ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ماہ اکتوبر، نومبر

جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۱ء کے موقعہ پر افریقن اور عرب دوستوں کے بیعت کا ایک منظر

القرآن الحکیم

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۝ ——— سورۃ النمل آیت ۶۳

(نیز بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اس (خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ رَجُلًا مِّنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ وَلٰکِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ یَجْلِسْ فِیْهِ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس ص ۹۲۸/۲ ۔ مسلم ص ۱۰/۲-۲)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعت قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : "اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔"

(مسلم کتاب الاسلام باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به ص ۱۱/۲-۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

ربیع الثانی جمادی الاول ۱۴۱۱ھ، اخاء نبوت ۱۳۷۰، اکتوبر، نومبر ۱۹۹۱ء

جلد ۱۶ شمارہ ۱۰، ۱۱

مجلس ادارت

صدر مجلس: عبداللہ واگس ہاوزر
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

ایڈیٹر: عرفان احمد خان

نائبین:
ڈاکٹر عمران احمد خان، ڈاکٹر وسیم احمد طاہر
انس محمود منہاس، خلیق سلطان انور

خطاطی: سعید اللہ خان

پبلشر: فلاح الدین خان

مینیجر: عبدالرزاق ڈوگر

نائبین: ندیم احمد، عبدالحنان

سالانہ چندہ بمعہ ڈاک خرچ
یورپ ـــ ۲۴ مارک، امریکہ و کینیڈا ـــ ۲۰ ڈالر
آسٹریلیا، جاپان ـــ ۲۵ ڈالر، انڈیا، پاکستان ـــ ۴۰۰ روپے

قیمت: ایک مارک

فہرست مضامین

اداریہ ۲
ارشادات عالیہ ۳
نظم ۴
خطبہ جمعہ ۵
نظم ۱۰
رپورٹ دورہ حضور ۱۱
اوقات نماز ۱۸
جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹
مقالہ خصوصی ۲۱
پنجابی نظم ۲۲
نظم خدام سے خطاب ۲۴
نیشنل چیمپئن شپ ۲۵
ذکر خیر ۲۶
عرب احمدیوں کے واقعات ۲۷
نظم ۲۸
ہمبرگ مشن کی سرگرمیاں ۲۹
کولون مشن ۳۰
اسلامک ورلڈ آرڈر ۳۱
اعلانات ۳۲
تبلیغی لیکچر ۳۴

اداریہ

ملکی سطح پر روشن مستقبل کی ایک اور خوشخبری

صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان نے گذشتہ دنوں قوم کو ایک عظیم خوشخبری سے نوازا ہے اور وہ یہ ہے کہ مستقبل میں پاکستان کا شمار اس کی اسلامی شناخت کے ساتھ دنیا کی مستحکم جمہوری اور ترقی یافتہ اقوام میں ہوگا۔ انہوں نے ایک خاص موقع پر قوم کے نام اپنے ایک خصوصی پیغام میں فرمایا۔

"ماضی میں دنیا نے ہمیں قائدِ اعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں معجزہ انجام دیتے دیکھا ہے۔ اس وقت دنیا ہمیں جمہوری ماحول میں پُرعزم طور پر کوشاں دیکھ رہی ہے۔ انشاء اللہ مستقبل میں دنیا یہ دیکھے گی کہ پاکستان کا شمار اس کی اسلامی شناخت کے ساتھ دنیا کی مستحکم جمہوری اور ترقی یافتہ اقوام میں ہوگا" ——— (روزنامہ جنگ لندن ۱۴ر اگست ۱۹۹۱ء صہ ۳)

اگر دیکھا جائے قوم اول دن سے خوشخبریاں ہی خوشخبریاں سنتی آ رہی ہے۔ مستقبل حسبِ معمول ماضی میں تبدیل ہوتا رہا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خوشخبریاں محض خبروں کا روپ دھار کر رفت گزشت ہوتی رہی ہیں۔ خوشی کی امیدیں لگائے ۴۴ گزر چکے ہیں۔ پیہم ملنے والی خوشخبریوں کے باوصف ان چوالیس سال میں ہم آدھا ملک ہاتھ سے گنوا چکے ہیں، کشمیر کا مسئلہ حل نہیں کروا سکے، الٹا یہ کہ نت نئے مسائل الجھ چکے ہیں۔ بجٹ کا خسارہ سال بہ سال بڑھتا ہی جا رہا ہے، عوام ارب ہا ارب ڈالر کے بیرونی قرضوں کے بوجھ تلے دبے چلے جا رہے ہیں، امن وامان مفقود ہو کر رہ گیا ہے، اپنے ہی ملک اپنے ہی شہر و دیہات اور اپنے ہی گھروں میں رہتے ہوئے ہر کسی کو جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں، بعض علاقوں میں تو یہ حالت ہے کہ جو بھی گھر سے نکلتا ہے اسے یقین نہیں ہوتا کہ زندہ واپس لوٹ آئے گا۔ سیاسی سطح پر ہمارا ماضی اور حال جمہوری حکومتوں پر نا اہلی کے الزاموں، منتخب اسمبلیوں کی باجواز یا بلاجواز توڑ پھوڑ، بیوروکریسی اور سیاستدانوں کی لوٹ کھسوٹ اور طویل ترین مارشل لائی حکومتوں کی بے تدبیروں سے اٹا پڑا ہے۔

ماضی تو ہوتا ہی ہے رفت گزشت کی لپیٹ میں اور مستقبل ٹھہرا سراپا غیب۔ عوام کا واسطہ تو حال سے ہوتا ہے اور اسی سے وہ مستقبل کا اندازہ لگاتے ہیں۔ حال کے متعلق صدر محترم کا ارشاد یہ ہے کہ اس وقت دنیا ہمیں جمہوری ماحول میں پُرعزم طور پر کوشاں دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے بجا ہی فرمایا ہوگا لیکن روزنامہ جنگ لندن نے پاکستان کی اب تک اسلامی شناخت، اس کے حالیہ جمہوری ماحول اور ہماری پُرعزم کوششوں کا جو احوال اپنے ایک اداریہ میں بیان کیا ہے وہ اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

"بدقسمتی سے قائدِ اعظم اور ان کے قریبی ساتھیوں کے بعد ہمارے ملک کو سیاسی قیادت کے فقدان کا مسلسل سامنا رہا ہے۔ ہمارے اکثر سیاسی رہنما سستی شہرت، جاہ پرستی اور شرمناک خودغرضی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ایسے نام نہاد رہنماؤں نے اپنے مفادات کے لئے قوم کو بے یقینی اور انتشار میں رکھنے میں کبھی شرم محسوس نہیں کی۔ ان کی خودغرضیوں نے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ سیاست کو شخصی انا کی جنگ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ پچھلے چند برسوں سے تو گندی سیاست کے اس کھیل میں باقاعدہ دہشت گردی، تشدد اور تخریب کاری تک کو شامل کر لیا گیا ہے۔ سیاسی مخالفین کو لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا نشانہ بنانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا اور اپنے ہمنواؤں کو خواہ وہ درجنوں بے گناہوں کے خون سے ہاتھ کیوں نہ رنگ چکے ہوں نیک مظلوم اور پارسا بنا کر پیش کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ خدا اور رسولؐ کے احکامات کے مطابق قوم کو متحد و مضبوط کرنے کی بجائے اپنی لیڈری چمکانے کے لئے نسلی، لسانی اور علاقائی نفرتوں کو سیاست کی بنیاد بنا کر بھائی کو بھائی کا دشمن بنانے پر فخر کیا جاتا ہے۔ حقوق حقوق کے نعرے تو سب لگاتے ہیں لیکن ملک اور قوم کی بھلائی کے لئے فرائض کی بات کوئی نہیں کرتا۔ حق و انصاف اور عدل و مساوات کی بات ہر سیاسی رہنما کا نعرہ ہے لیکن یہ حق و انصاف اور عدل و مساوات صرف اپنی جماعت کے لئے ہوتا ہے دوسرے اہل وطن اس دائرے میں نہیں آتے" ——— (روزنامہ جنگ لندن ۱۴ر اگست ۱۹۹۱ء صہ ۴)

اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ اضطراری ہو تو

وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے

ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

(ملفوظات جلد اول صـ ۱۹۸)

جس طرح باوجود تسلیم مسئلہ قضاء قدر کے صدہا امور میں یہی سنت اللہ ہے کہ جدوجہد سے ثمرہ مرتب ہوتا ہے اسی طرح دعائیں بھی جو جدوجہد کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دُعا سنتا ہے جیساکہ وہ فرماتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی مقبولیت اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ روحانیت نہیں؟

میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیساکہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہی ہے اور خدا کی ہستی اور صفت کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دُعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دُعا کے ذریعہ ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں اور ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔

(ایام الصلح صـ ۲۸-۲۹)

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"

(کشتی نوح)

منظوم کلام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الرابع

۲۷ جولائی ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ جلسہ سالانہ یو.کے. کے دوسرے اجلاس میں پڑھا گیا

وقت کم ہے۔ بہت ہیں کام۔ چلو — ملگجی ہو رہی ہے شام۔ چلو
عمر ہو جب تمام ایسا نہ ہو — کام رہ جائیں نا تمام۔ چلو
کہہ رہی ہے خرام بادِ صبا — جب تلک دم چلے مدام چلو
منزلیں دے رہی ہیں آوازیں — صبح محوِ سفر ہو شام۔ چلو
ساتھیو میرے ساتھ ساتھ رہو — قربتوں کا لئے پیام۔ چلو
تم اٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اٹھے — تم چلے ہو تو برق گام چلو
کبھی ٹھہرو تو مثلِ ابرِ بہار — جب برس جائے فیضِ عام۔ چلو
رات جاگو مہ و نجوم کے ساتھ — دن کو سورج سے ہم خرام چلو
ہو تمہی کل کے قافلہ سالار — آج بھی ہو تمہی امام۔ چلو
تم سے وابستہ ہے جہانِ نو — تمہیں سونپی گئی زمام۔ چلو
آگے بڑھ کر قدم تو لو۔ دیکھو — عہدِ نو ہے تمہارے نام۔ چلو
پیشوائی کرو۔ تمہاری طرف — آ رہا ہے نیا نظام۔ چلو
اے خوشا۔ دل بہ یار۔ دستِ بکار — لہر در لہر شاد کام۔ چلو
میرے پیارو خدا کے پیاروں پر — دائماً بھیجتے سلام۔ چلو
زیر و بم میں دلوں کی دھڑکن کے — موجزن ہو خدا کا نام۔ چلو

دل سے اٹھے جو نعرۂ تکبیر
ہو ثریا سے ہمکلام۔ چلو

خطبہ جمعہ

کائنات میں ظاہر ہونے والے اُمّ الصفات کے جلووں پر غور کرنے سے دل میں ایک سرور انگیز کیفیت پیدا ہوتی ہے

عبادت فی الاصل خدائی جلووں پر غور کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی انہی سرور انگیز کیفیتوں کا نام ہے

نماز میں لذّت پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنی نماز کو ان سرور انگیز کیفیتوں سے پُر کرنے کی کوشش کرے

حواس خمسہ خدا تک پہنچنے میں تبھی ممد ہو سکتے ہیں جب انسان اپنے اندر خدا تک پہنچنے کی طلب پیدا کرے

جب خدائی نور کی طلب انسان میں پیدا ہو جاتی ہے تو خدائی جلوے ہر طرف سے اُس تک پہنچنے لگتے ہیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۹۰ء مطابق ۱۴ فتح ۱۳۶۹ ہش بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

ہر نمازی کا نماز کو اپنی کیفیت سے بھرنا ضروری ہے

بچوں کو تصویر کشی کی تربیت دینے کے لئے بعض ایسی تصویروں کی کتب بھی دستیاب ہیں جن میں خاکوں کی صورت میں نقوش بنائے جاتے ہیں لیکن رنگ نہیں ہوتے اور بچے پھر اپنی مرضی اور مزاج کے مطابق، اپنی طبعی صلاحیتوں کے مطابق، اپنے ذوق کے مطابق ان میں رنگ بھرتے ہیں۔ اگر ایسی لاکھوں کتابیں بھی شائع کر دی جائیں اور لکھوکھہا بچوں کو تقسیم کر دی جائیں تو بظاہر تصویر ایک ہی ہو گی لیکن ہر بچہ جب اس میں رنگ بھرے گا تو نتیجہ مختلف نکلے گا۔ خواہ رنگ بھی ایک قسم کے مہیا کئے جائیں، لیکن ہر ایک اپنے ذوق، اپنے مزاج، اپنی صلاحیتوں کے مطابق رنگ بھرتا ہے اور تصویر مختلف روپ لے کر ظاہر ہوتی ہے۔

سورۂ فاتحہ (جس کا میں پچھلے دو خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں) کی عبارت اور نماز کی باقی تمام اُن عبارتوں کا یہی حال ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔ وہ سارے کلمات جو نماز میں ادا کئے جاتے ہیں ان میں رنگ انسان کو خود بھرنے پڑتے ہیں اور جہاں تک سورۂ فاتحہ کا تعلق ہے وہ تو خود بھی اپنی کیفیتیں اس طرح بدلتی رہتی ہے کہ زاویہ بدلنے سے اس کا اَور رنگ دکھائی دیتا ہے اور ہر زاویے پر پھر بے شمار ایسے امکانات ابھرتے ہیں جن کی روشنی میں انسان سورۂ فاتحہ کی مدد سے نئے سے نئے مضامین تک رسائی پاتا ہے اور مضامین کو جذبات میں ڈھال کر پھر سورۂ فاتحہ میں ایسی کیفیت کے رنگ بھرتا ہے جس سے سورۂ فاتحہ کوئی اجنبی چیز کوئی بیرونی چیز نہیں رہتی بلکہ اس کے دل کی واردات بن جاتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو نماز کے متعلق یوں بیان فرمایا کہ دیکھو نمازیں جو تم پڑھتے ہو ان میں الفاظ وہی ہیں جو سب پڑھتے ہیں لیکن کیفیتیں الگ الگ ہوتی ہیں اور کوئی نماز فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تم اس کو اپنی کیفیت سے نہ بھرو۔ کیفیت سے بہتر اور کوئی لفظ اس منظر کی تصویر کشی نہیں کر سکتا، اس صورتحال کو بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لفظ کیفیت رکھ کر تمام مضامین کو یہاں مجتمع کر دیا۔ کیفیت اس آخری احساس کا نام ہے جو مختلف چیزوں سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا خلاصہ کیفیت ہے۔ اگر سائنسی زبان میں ہم اس کی بات کریں تو اگرچہ ہم مختلف تصویریں دیکھ رہے ہوتے ہیں یا مناظر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ خوشبوئیں سونگھ رہے ہوتے ہیں، لمس سے لذّت پا رہے ہوتے ہیں اور اسی طرح حواسِ خمسہ ہمارے لئے مختلف قسم کے دلکشیوں کے سامان لا رہے ہوتے ہیں لیکن آخری صورت میں وہ الیکٹریکل PULSES (بجلی کے نبضوں) میں تبدیل ہوتے ہیں اور بجلی کی وہ لہریں جو ہمارے دماغ تک پہنچتی ہیں وہاں نہ رنگ پہنچتا ہے نہ خوشبو پہنچتی ہے نہ لمس سے کچھ حصّہ وہاں پہنچتا ہے، نہ نمک کا احساس نہ میٹھے کا احساس وہاں پہنچتا ہے۔ جو کچھ پہنچتا ہے وہ بجلی کی لہروں کی صورت میں پہنچتا ہے، اس کا نام کیفیت ہے جو انسان محسوس کرتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز میں لذّت پیدا کرنے اور افادیت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ نسخہ عطا فرما دیا کہ وہ نمازیں جن میں کچھ کیفیت شامل ہو گی وہ کارآمد نمازیں ہیں۔ وہ نمازیں جو کیفیت سے خالی ہوں گی اُن سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور وہ ایسے برتنوں کی طرح ہیں جن میں کچھ بھی بھرا نہیں ہوا۔ پس نمازوں میں کیفیت پیدا کرنے کی خاطر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ کون سی چیزیں کیفیت پیدا کرنے کے لئے ممد ہوتی ہیں کیفیت از خود پیدا نہیں ہو جاتی۔ کیفیت کے لئے حواسِ خمسہ سے مدد لینا ضروری ہے اور حواسِ خمسہ جو پیغامات پہنچاتے ہیں وہ پیغامات دماغ کے مختلف حصّوں پر اثر انداز ہو کر کیفیت پیدا کرتے ہیں۔

سرور انگیز کیفیت عرفان کی لہروں سے پیدا ہوتی ہے

پس علم بڑھانا اور گہری نظر سے کائنات کا مطالعہ کرنا خدا تعالیٰ سے شناسائی حاصل کرنا اور حواسِ خمسہ جو خدا نے عطا فرمائے ہیں اُن کے ذریعے خدا کی حمد تک پہنچنا یہ وہ مضمون ہے جس کا زندگی کے ہر لمحے سے تعلق ہے اور ہمارے گردو پیش یہ مضمون بنتا چلا جاتا ہے اگر ہم ہوشمندی کے ساتھ محسوس کریں کہ ہم کیسے رہ رہے ہیں اور اپنے ماحول کے اثرات کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ باندھنا سیکھ لیں پھر جب آپ نماز میں داخل ہوں گے تو وہ نماز کیفیتوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ اگر نماز سے باہر کچھ نہیں ہے تو نماز کے اندر بھی کچھ پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے بعض لوگ حیران ہو کر کہتے ہیں کہ ہم تو لذّتیں حاصل کرنے کے لئے نماز میں داخل ہوئے تھے، ہمیں تو وہاں کوئی لذّت نہیں ملی۔ وہ باہر کی دنیا میں لوٹ آتے ہیں اور لذّتوں میں دوبارہ کھو جاتے ہیں۔ وہ بالکل درست کہتے ہیں کیونکہ باہر کی لذّتوں کا خدا سے تعلق نہیں تھا اور اندر سے ان کی نماز خالی پڑی تھی اس لئے خالی ویرانے سے گھبرا کر وہ اُن لذّتوں کی طرف لوٹتے ہیں جن کا خدا کی ذات سے تعلق نہیں ہے۔ لذّتوں کا خدا کی ذات سے تعلق ہے تو سہی مگر وہ سمجھے نہیں، رشتے تھے تو سہی مگر وہ باندھے نہیں گئے۔ جن لذّتوں اور رشتوں کا خدا کی ذات سے تعلق ہے وہ روحانی لذّتیں اور روحانی رشتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں نماز میں لذت نہیں ملتی وہ اس مادی دنیا سے لذّت پانے کی اہلیت رکھتے ہیں روحانی دنیا سے لذّت پانے کی اہلیت نہیں رکھتے پس اپنی سوچ کو انگیخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ سوچ کے بغیر دل میں جذبات پیدا نہیں ہوا کرتے۔ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ قلبی کیفیت اور چیز ہے اور دماغ اور چیز ہے حقیقت میں ایک دوسرے سے الگ ان کا وجود نہیں ہے قرآن کریم نے سوچوں کے آخری مرکز کے طور پر فؤاد کا یعنی دل کا ذکر فرمایا ہے اور دلوں کو ہی اندھا قرار دیا ہے اور دلوں ہی کو دیکھنے والا بیان کیا ہے جس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ دماغ کی آخری حقیقت بھی دل پر منتج ہوتی ہے اور آخری صورت میں چونکہ کیفیتیں بن جاتی ہیں اور کیفیتوں کا مرکز دل ہے اس لئے قرآن کریم بھی دماغ کی بجائے دل کا ذکر کرتا ہے۔ پس اپنی سوچ کو بیدار کریں تو آپ کے دل میں عرفان کی لہریں دوڑنے لگیں گی۔ اور عرفان کی لہریں ہی ہیں جو وہ کیفیت پیدا کرتی ہیں جس سے نماز میں لذت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار بڑھتے رہتے ہیں۔

اب حواسِ خمسہ کا میں نے ذکر کیا ہے، اس سے پہلے میں پچھلے خطبے میں DAVID ATTEN-BOROUGH کی ایک دو ویڈیو کیسٹس کا ذکر کر چکا ہوں۔ مجھے بعد میں کسی نے بتایا کہ جو کچھ انہوں نے ویڈیو کی صورت میں بنایا ہے اس کو انہوں نے کتابی شکل میں بھی ڈھالا ہوا ہے اور ان کی تصنیف بھی ملتی ہے مگر بہرحال یہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر کس و ناکس کی پہنچ میں نہیں اور نماز ہر شخص نے پڑھنی ہے۔ بعض لوگوں کی رسائی ایسے مواد تک ہوتی ہے جن سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اُن کا علم بڑھتا ہے اور اگر اُن کے اندر بصیرت ہو تو وہ اِس علم کے بڑھنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی یاد میں بھی ترقی کرنے لگتے ہیں لیکن اگر دیکھنے کی طاقت ہی کچھ نہ ہو تو وہ علم الگ پڑا رہتا ہے اور خدا کا تصور الگ پڑا رہتا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان رشتہ قائم نہیں ہوتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ ساری دنیا تو اس قسم کے علم تک رسائی نہیں رکھتی اور وہ دنیا جو پہلے گزر چکی ہے جن میں ایسے زمانے شامل ہیں جن میں خدا کے عظیم انبیاء گزرے جو خدا کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے تھے اور وہ زمانہ بھی شامل ہے جس میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم پیدا ہوئے جن سے زیادہ ذکر کرنے والا نہ پہلے پیدا ہوا نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے تو اس زمانے میں تو DAVID ATTENBOROUGH کا وجود ہی کوئی نہیں تھا، اُس سائنس کا وجود نہیں تھا جس نے DAVID ATTENBOROUGH جیسے سائنسدان پیدا کئے۔ ان ایجادات کا کوئی تصور نہیں تھا جن کے ذریعے سے انسان کی خدا تعالیٰ کی ان صنعتوں تک رسائی ہوئی جن میں اس سے حیرت انگیز تخلیق کے کرشمے دیکھے۔ پس نماز تو ہر زمانے کے لئے ہے اور ذکرِ الٰہی ان ظاہری علوم کا محتاج نہیں مگر ذکرِ الٰہی اس اندرونی توجہ کا ضرور محتاج ہے جس کے نتیجے میں ہر جگہ انسان کو خدا ملنا شروع ہو جاتا ہے اور نظر میں گہرائی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اپنے گردو پیش جہاں بھی وہ نظر ڈالتا ہے وہاں وہ خدا کے وجود کو جلوہ گر پاتا ہے۔ اور جتنی بصیرت تیز ہو اور جتنی محبت بڑھے اتنا ہی خدا کا وہ جلوہ زیادہ خوبصورت، دلکش اور دلربا دکھائی دینے لگتا ہے۔ پس عام دنیا کے دستور کے لحاظ سے بھی نماز میں اور خصوصاً سورۂ فاتحہ میں ہر انسان اپنی اپنی توفیق کے مطابق رنگ بھر سکتا ہے۔

ایک بڑی دلچسپ اور غور طلب بات

اب یہ بھی ایک بڑی دلچسپ اور غور طلب بات ہے کہ سورۂ فاتحہ میں ربّ العالمین کے بعد رحمان کا ذکر فرمایا گیا اور رحمان پر غور کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایسی ذات ہے (بے شمار اور بھی معانی ہیں لیکن ایک بڑا نمایاں معنی یہ ہے کہ) جس نے "محض ضرورت" سے بہت بڑھ کر دیا۔ مثال کے طور پر "محض ضرورت" تو یہ ہے کہ ایک انسان کی بھوک مٹ جائے اور اس کی غذا اس لحاظ سے مکمل ہو کہ اس کو زندگی کے قیام کے لئے اور زندگی کی نشو نما کے لئے جن کیمیاوی اجزاء کی ضرورت ہے وہ اسے مناسب شکل میں مہیا ہو جائیں۔ یہ زندگی کی محض ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت بعض دفعہ ڈرپس (DRIPS) کی صورت میں بھی جس کے ذریعے مریضوں کو خوراک پہنچائی جاتی ہے، انسان کو مہیا ہو جاتی ہے۔ ایسے کنسنٹریٹس (CONCENTRATES) کی صورت میں یعنی ایسی غذاؤں کے خلاصے کی شکل میں بھی انسان کو مہیا ہو جاتی ہے جس میں مزا کوئی نہیں ہوتا یا ہوتا ہے تو معمولی سا ہوتا ہے اور ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر خدا تعالیٰ نے کائنات کو بعض ضرورتوں کی خاطر پیدا کرنا تھا تو محض اس طرح بھی پیدا فرما سکتا تھا کہ ہر چیز کی ضرورت پوری ہو جائے اور خدا نے تخلیق کا گویا حق ادا کر دیا۔ لیکن ہر جگہ آپ کو رحمانیت جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔ حواسِ خمسہ پر آپ غور کر کے دیکھیں یہ تو ہر انسان کے بس میں ہے، اس کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان سے مراد وہ ہے جیسے حواسِ خمسہ عطا ہوں اور اگر حواسِ خمسہ عطا نہ ہوں تو چار حواس عطا ہوں تو ان کے ذریعے بھی انسان اسی قسم کی معرفت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ تین ہوں تو اُن تین کے ذریعے انسان اپنی توفیق کے مطابق خدا تک پہنچ سکتا ہے مگر حواسِ خمسہ ہوں یا ۴ حواس ہوں یا ۳ ہوں یا ۲ یا ایک، زندگی میں کوئی ایسا زندگی کا حصّہ آپ کو دکھائی نہیں دے گا جو حواس سے عاری ہو اور اگر حواس سے عاری ہے تو وہ موت ہے۔ پس انسان ہی نہیں اس کی ادنیٰ حالتیں بھی حواس کے ذریعے خدا تک پہنچتی ہیں اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے اگر وہ محض اس پہلو سے غور کرے کہ میری ہر حِسّ میں اللہ تعالیٰ نے محض ضرورت پوری نہیں فرمائی بلکہ اس سے بہت بڑھ کر رکھا ہے۔ ناک کی خوشبو کی یا بُو کے احساس کی ضرورت ہے وہ اس لئے ہے کہ بعض زہریلی اور گندی چیزوں سے انسان بچ سکے لیکن اس میں لذّت کیوں

رکھ دی۔ بعض چیزوں میں لذّت کیوں رکھ دی گئی؟ سوال تو یہ ہے۔ اس کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا۔ بعض جانور اس حد تک قوّتِ شامّہ یعنی سونگھنے کی قوّت رکھتے ہیں کہ وہ اپنی ضرورت کی چیز کو پہچان لیں اور جو چیز اُن کے لئے مُضر ہو سکتی ہے اس کو پہچان کر اس سے دور ہٹ سکیں۔ یہ ہے بنیادی ضرورت جسے میں محض ضرورت کہتا ہوں لیکن ہر جانور کو خدا تعالیٰ نے کچھ نہ کچھ لذّت بھی عطا کر دی ہے جو انسان تک پہنچتے پہنچتے درجۂ کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ نظر کی محض ضرورت یہ ہے کہ آپ رستہ دیکھ سکیں۔ چیزوں کو نہ صرف دیکھ سکیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو ان کے فاصلے دیکھ سکیں۔ چیزوں کو اس حد تک پہچان سکیں کہ کون سی آپ کے لئے مفید ہیں اور کون سی مُضر ہیں، کہاں ٹھوکر ہے کہاں صاف رستہ ہے۔ غرضیکہ "محض ضرورت" کی زندگی کی بہت سی روزمرّہ کی ایسی حالتیں ہیں جنہیں نظر پورا کرتی ہے لیکن نظر کے ساتھ لذّت رکھ دی اور اس لذّت کو ایسی طاقت بخشی ہے کہ انسان حُسن کی تلاش میں زندگی بسر کر دیتا ہے۔ شعراءِ نظر سے تعلق رکھنے والی لذّت کا اپنے کلام میں ذکر کرتے ہیں۔ ساری زندگی اس بات پر صرف کر دیتے ہیں کہ ہم نے حُسن کو اِس طرح جلوہ گر دیکھا۔ کھانے کی لذّت سے ہر انسان آشنا ہے اور اگر محض ایسا کھانا ملے جو اس کی ضروریات پوری کرتا ہو لیکن لذّتیں زیادہ مہیا نہ کر سکے تو انسان بیزار ہو جاتا ہے۔ بعض گھروں میں اس وجہ سے میاں بیوی کی لڑائیاں طلاق تک پہنچ جاتی ہیں کہ بیوی کو کھانا نہیں اچھا پکانا آتا۔ ہر روز کی بک بک جھک جھک ہوتے ہوتے بالآخر نفرتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور خاوند کہتا رہتا ہے کہ تُو تو ہے ہی بے سلیقہ، تیرے ہاتھ میں تو مزہ ہی کوئی نہیں حالانکہ جہاں تک جسم کی ضرورت کا تعلق ہے وہ تو اُسے مہیا ہو رہی تھی۔ اسی طرح آپ اپنے دیگر حواس پر غور کریں تو کم سے کم ضرورت بہت تھوڑی تھی۔ اس سے بہت زیادہ عطا کیا گیا ہے اور اس عطا کرنے کی صفت کا نام جو ضرورتِ واجبی سے زیادہ ہو رحمانیّت ہے۔

ام الصفات پر غور کرنے سے نماز میں لذت پیدا ہوتی ہے

پس جب آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کہتے ہیں اور ربوبیّت کے نظارے اپنے ذہن میں تصویر کی طرح گھماتے ہیں تو اپنے گردوپیش، اپنی ذات میں، اپنی اولاد کی صورت میں، اپنے ماں باپ کی صورت میں، اپنے دوستوں کی صورت میں، اپنے معلّمین کی صورت میں ہر طرف سے آپ کو ربوبیّت کے نظارے مختلف شکلوں میں دکھائی دینے لگیں گے اور جس دن کی وہ نماز ہے اس دن جو خاص ربوبیّت کا اثر دل پر ڈالنے والی بات ہے وہ نمایاں طور پر اپنے ذہن میں آپ حاضر کر سکتے ہیں اور روزمرّہ کے بدلتے ہوئے تجارب کے ساتھ ساتھ ربوبیّت کے مختلف نقشے آپ کے ذہن میں ابھر سکتے ہیں اور جب آپ رحمانیت میں داخل ہوں تو آپ کے حواسِ خمسہ نے اُس دن آپ کو جو بھی لذّت پہنچائی ہے وہ لذّت حمد میں تبدیل ہو جائے گی۔ آپ اُس وقت نماز پڑھتے ہوئے یہ سوچ سکتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ ایسا عجیب ہے میرا رب کہ ساری کائنات کا نظام اُس نے سنبھالا ہوا ہے۔ تمام کائنات کی ربوبیّت فرما رہا ہے اور کسی کے حال سے کسی کی ضرورتوں سے غافل نہیں ہے لیکن ضرورتیں ایسی پوری کرتا ہے کہ ضرورت پورا کرتے وقت ضرورت سے زیادہ یعنی کم سے کم ضرورت سے زیادہ لذّتیں عطا کر دیتا ہے۔ پس اگرچہ رحمانیّت کا مضمون یہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ اسے آغاز کہنا بھی درست نہیں ہو گا کیونکہ رحمانیّت کے ذکر میں یہ بات ایک بہت ہی معمولی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن سوچ کا ایک طریقہ ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس طرح آپ سورۂ فاتحہ پر غور کرنا شروع کریں اور پھر رحمانیّت پر غور کر کے رحیمیت پر آئیں اور وہاں جا کر دیکھیں کہ اور باتوں کے علاوہ رحیمیت میں بار بار دینے کا مفہوم ہے اور اس رنگ میں بار بار دینے کا مفہوم ہے کہ محنت ضائع نہ جائے بلکہ زیادہ ہو کر واپس ملے تو ساری کائنات میں رحیمیت پھیلی ہوئی دکھائی دینے لگے گی۔ ایک پہلو سے جب آپ خدا کو دیکھتے ہیں تو ساری باقی صفات غائب ہو گئی ہیں وہی اصل صفت تھی لیکن ربوبیّت سے جب رحمانیّت میں داخل ہوتے ہیں تو ہر طرف رحمان خدا کا نظارہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ رحمانیت سے جب رحیمیت میں جاتے ہیں تو یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جہاں رحیمیت کارفرما نہ ہو۔ انسانی جسم کے تمام اجزاء میں اور انسان کے تمام ارکان میں اُس کے اعضاء میں ہر چیز سے جو انسان بنا ہوا ہے انسان رحیمیت کے سبق پڑھ سکتا ہے۔ گردوپیش پر دیکھیں، ایک زمیندار کو بڑے علم کی ضرورت نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ میں موسموں سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔ اور موسم آتے جاتے رہتے ہیں۔ ایک موسم میں کھو دیتا ہوں تو اگلا موسم دوبارہ وہی مواقع لے کر میرے حضور حاضر ہو جاتا ہے اُس موسم سے میں فائدہ اٹھاتا ہوں اور پھر وہ موسم نکل جاتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ یہ کمی رہ گئی، وہ کمی رہ گئی لیکن پھر وہ دوبارہ چکر لگاتا ہوا میرے پاس پہنچ جاتا ہے اور کہتا ہے اچھا اب کمیاں پوری کر لو۔ موسم کے بار بار آنے میں کوئی کمی نہیں ہوتی لیکن اس سے فائدہ اٹھانے میں کمی رہ جاتی ہے۔

حواسِ خمسہ کے ذریعہ خدا تک پہنچنے کی مثال

پس بعض لوگ ایسے ہیں جن کا رحیمیّت سے تعلق اس طالب علم کی طرح ہوتا ہے جو ہر امتحان کے وقت سوچتا ہے کہ جو ہو چکا وہ ہو چکا اگلے امتحان کی دفعہ میں یہ سب تیاریاں کروں گا تا کہ یہ نقص بھی نہ رہے، یہ نقص بھی نہ رہے، یہ نقص بھی نہ رہے۔ اور اگلا امتحان پھر بھی آتا ہے لیکن پھر تیاریوں سے محروم رہ جاتا ہے تو استفادہ کرنے کا کام ہمارا ہے لیکن جہاں تک افادہ کا تعلق ہے، فائدہ پہنچانے کا تعلق ہے، رحیمیّت ہر بار اپنے سب جلوے لے کر آتی ہے اور بار بار آتی ہے، رحیمیّت کا مضمون بھی اتنا وسیع ہے کہ ایک خطبہ چھوڑ بیسیوں خطبات میں بھی مضمون کی نشاندھی بھی پوری نہیں کی جا سکتی لیکن یہ مثال میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے کہ ایک مثال پر غور کرتے ہوئے اپنے علم کو بڑھائیں، اپنے عرفان کو بڑھائیں، کسی بیرونی علم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپ کے حواسِ خمسہ یہ اہلیت رکھتے ہیں کہ آپ کو خدا تک پہنچا دیں۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ آپ کے اندر خدا تک پہنچنے کی طلب ہو۔ اگر طلب پیدا ہو جائے تو پھر آپ کو اس بات کا عرفان حاصل ہو گا کہ دراصل آپ خدا تک نہیں پہنچتے خدا آپ تک پہنچا ہے۔ حواسِ خمسہ کے ذریعے آپ ہر چیز تک پہنچ جاتے ہیں لیکن خدا کی توفیق کے بغیر خدا کو پا نہیں سکتے۔ پس ثابت ہوا کہ حواسِ خمسہ بذاتِ خود خدا تعالیٰ تک پہنچانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ امکانات پیدا کرتے ہیں۔ اب ان دو چیزوں میں بڑا فرق ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے مثال دی تھی بڑے بڑے علماء دنیا میں موجود ہیں جو سائنس کے ایسے ماہرین ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تخلیق کی باریک در باریک چیزوں تک ان کی نگاہ پہنچتی

ہمبرگ مشن کی سرگرمیاں

نعیم الدین احمد۔ نمائندہ خصوصی ہمبرگ

تبلیغی سٹالز

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ہمبرگ ریجن کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے تبلیغی سٹالز لگائے۔

HANNOVER, STADE, LÜBECK, BLANKENSE, KROONHORST, ALTONA, DITMASSDIEN, BARMBEK, BAD OLDESLOE, BAD SEGEBENG ان سٹالز کے ذریعہ جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ان سٹالز پر مجموعی طور پر ۳۸ احباب جماعت نے ڈیوٹیاں دیں اور تقریباً ۵۴۰ شہریوں سے رابطہ ہوا جنہیں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور مجموعی طور پر تقسیم والے لٹریچر کی تعداد تقریباً ۱۸۵۰ تھی۔

تبلیغی نشستیں

جماعت STADE میں ترکی تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے چند مثالی جماعتوں میں سے ایک ہے اور اپنے علاقہ میں خدمت خلق اور تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس جماعت میں مورخہ ۵ رمئی کو ترکی تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں ۹ ترکی احباب و خواتین نے شرکت کی۔ سب سے پہلے مکرم محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب نے ان سے ترکی زبان میں خطاب فرمایا اس کے بعد ان کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ آخر میں احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔

بنگلہ دیش کے احباب کی مسجد فضل عمر ہمبرگ میں آمد

ہمبرگ کے ایک دوست کا رابطہ بنگلہ دیش کے SHIP میں آنے والے بنگالی غیر از جماعت دوستوں سے ہوا اور وہ ایڈریس حاصل کر کے مکرم محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کی معیّت میں ان سے ملنے گئے۔ وہاں ان کو تبلیغ کی گئی اور ان کو دوسرے دن جمعہ کی نماز مسجد فضل ہمبرگ میں ادا کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ ان غیر از جماعت بنگالی دوستوں نے دعوت منظور کر لی۔ ان کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام مکرم محترم ریجنل امیر صاحب کی ہدایت پر کیا گیا۔ اس طرح جمعہ پڑھنے کے لئے ۲۲ دوست مسجد میں تشریف لائے۔ محترم مربی صاحب نے اس موقعہ کے لحاظ سے خطبہ دیا اور اس کا ان دوستوں کے افادہ کی خاطر انگلش ترجمہ بھی پیش کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دوستوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد ان کی تواضع کی گئی۔ ان کو احمدیت کا صحیح پیغام پہنچایا گیا۔ بنگالی ترجمہ قرآن کریم و دیگر لٹریچر بھی انہیں مہیا کیا گیا۔ اور ان کو چٹاگانگ میں احمدیہ مشن سے رابطہ کے متعلق بھی درخواست کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ اس طرح ان کے ساتھ گروپ فوٹوز بھی کھینچی گئیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ پھر جب بھی یہاں آئیں گے انشاء اللہ ضرور رابطہ کریں گے۔

جرمن کلاسز کی مسجد فضل عمر ہمبرگ میں آمد

مورخہ ۳۱ رمئی ۹۱ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک جرمن کلاس نے پہلے سے آنے کا ٹائم مقرر کیا ہوا تھا۔ یہ کلاس ۱۵ خواتین پر مشتمل تھی۔ اس موقعہ پر مکرم فضل الرحمان انور لوکل امیر ہمبرگ نے ان کے سوالات کے تسلّی بخش جوابات دیئے۔ اسی طرح مکرم چوہدری ظہور احمد ریجنل امیر نے بھی اس میں شرکت فرمائی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں اُن کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ چائے اور کیکس وغیرہ سے ان کی تواضع کی گئی۔ ان سب نے آئندہ رابطہ رکھنے کا بھی وعدہ کیا۔

مورخہ ۲۲ رجون کو ایک جرمن کلاس جس میں ۱۷ تا ۱۹ سال کے بچّے اور بچیّاں شامل تھے پہلے سے طے شدہ TERMINE پر مسجد تشریف لائے اُن کی تعداد ۲۰ تھی۔ اس موقعہ پر اسلام کے بارہ میں ان کے سوالات کے جوابات تسلّی بخش طور پر دیئے گئے۔ اس طرح اسلام کی ابتدائی تعلیم کے بارہ میں ان کو مطلع کیا گیا۔ تمام حاضرین نے خصوصی دلچسپی ظاہر کی۔ اس موقعہ پر مکرم ریجنل امیر کے علاوہ مکرم لوکل امیر نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

آپ کی خصوصی توجہ کے لئے!!

- حال ہی میں جرمنی کی عدالتوں اور وکلاء کو سو سے زائد صفحات پر مشتمل ضروری مواد بھجوایا گیا ہے۔ مستقبل میں یہ سلسلہ انشاء اللہ باقاعدگی کے ساتھ جاری رہے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے وکلاء اور شہر میں موجودہ دیگر سماجی تنظیموں اور اداروں کے پتہ جات سے شعبہ امور خارجہ کو آگاہ رکھیں۔

  اس کام میں معاونت کی غرض سے ایسے احباب و خواتین کا تعاون درکار ہے جو اُردو سے انگریزی اور جرمن زبان میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسے احباب و خواتین خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

- جلسہ سالانہ قادیان کا دعوتی خط منگوانے کا فارم و دیگر تفصیلات ریجنل امراء صاحبان کی وساطت سے تمام جماعتوں میں ارسال کر دی گئی ہیں۔ فارم پُر کر کے شعبہ امور خارجہ سے دعوتی خط و ویزے سے متعلق دیگر تمام تفصیلات منگوائی جا سکتی ہیں۔ انڈیا کا ویزا ہر دوست نے خود لگوانا ہو گا۔

عرفان احمد خان، سیکرٹری امور خارجہ ــــــــــ جرمنی

ہے اور جہاں پہنچ کر ٹھہرتی ہے وہاں ان کو یہ پیغام دیتی ہے کہ ابھی تم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ اس سے پرے علم کے اور بھی جہان ہیں۔ پس نہ صرف یہ کہ وہ نظر رکھتے ہیں بلکہ نظر کے اندر عمق رکھتے ہیں، گہرائی رکھتے ہیں اور پھر بھی خدا تک نہیں پہنچتے۔

لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَار

(سورۃ الانعام: آیت ۱۰۴)

قرآن کریم فرماتا ہے کہ تمہاری آنکھیں، تمہاری بصارت خدا تک نہیں پہنچ سکتی۔ ھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَار۔ ہاں وہ ہے جو تمہاری قوتِ ادراک تک پہنچتا ہے۔ کتنا عظیم الشان نکتہ اس میں بیان فرما دیا گیا۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و لطافت اور اس کا اعلیٰ ہونا اور اس کا عظیم ہونا اور اس کا اکبر ہونا یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو انسانی حواسِ خمسہ کو ناکام کر دیتی ہیں کہ انسان محض ان کے زور سے خدا کی عظمت کو پا لے، اس کے علو کو پا لے، اس کی کبریائی کو پا لے اور اس کی ذات کی گہرائی تک اتر سکے۔ پس سطحوں تک جا کر ہمارے حواس ٹھہر جاتے ہیں، اس کے بعد پھر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہ چیز جو ہمیں بظاہر دکھائی دے رہی ہے یہ بڑی پیاری ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی اور ذات چھپی ہوئی ہے، پس ہم اس کی عبادت کریں۔ جب اس کی عبادت کرتے ہیں اور حمد کو اس کے ساتھ ملاتے ہیں تو پھر وہ ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ حمد کی توفیق بھی اسی سے ملتی ہے۔ پس اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن سے یہ مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ پس حواسِ خمسہ کے ذریعے آپ کوشش کریں لیکن ساتھ یہ دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اے خدا! تو ہمارے حواسِ خمسہ پر نازل ہو۔ ان پر جلوہ فرما کیونکہ جب تک تو اپنی صفات کا جلوہ ہم پر نہیں فرماتا اس وقت تک ہم دیکھتے ہوئے بھی دیکھنے سے محروم رہیں گے۔ ہم سنتے ہوئے بھی سننے سے محروم رہیں گے۔ ہم چکھتے ہوئے بھی چکھنے سے محروم رہیں گے اور اپنی کسی حِس کے ذریعے بھی تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

حواسِ خمسہ سے استفادہ کیلئے خدا تک رسائی کی طلب ضروری ہے

مومن جب اس عجز کے مقام پر فائز ہوتا ہے تو پھر اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی دعا میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ عجز میں ایک طاقت ہے اور کبر میں ناطاقتی پائی جاتی ہے۔ جب بھی انسان خدا سے تعلق باندھتا ہے تو یاد رکھے کہ وہاں طاقت کا نام عجز ہے یعنی اپنی کمزوریوں کا احساس۔ اور اپنی بڑائی کا احساس کمزوری ہے جس کے بعد انسان خدا سے تعلق کاٹ لیتا ہے۔ پس حواسِ خمسہ کی نااہلی کو دیکھنے کے لئے آپ کو کہیں بہت دور کے سفر کی ضرورت نہیں۔ اہلیت رکھتے ہوئے بھی ان میں ایک نااہلیت پائی جاتی ہے۔ پس دنیا کی عظیم قوموں کو آپ دیکھیں جو خدا تعالیٰ کی تخلیق پر غور کرتے ہوئے، اس تخلیق میں چھپے ہوئے رازوں سے استفادہ کرتے ہوئے عظیم الشان ایجادات کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں اور وہ قومیں آج تمام دنیا پر غالب ہیں لیکن ان کا بھاری حصّہ ایسا ہے اور بہت بھاری حصّہ ایسا ہے جو خدا کے تصوّر سے ناآشنا ہے اور ذاتی طور پر خدا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، خدا کے تصوّر کا ایک ایسا مبہم سا سایہ ان کے ذہنوں پر پڑا ہوتا ہے جو تعلق قائم کرنے کے لئے کافی نہیں۔ ایک فرضی سا خیال ہے اور ایک کثیر تعداد ان میں سے ایسے لوگوں کی ہے جو باشعور طور پر یہ اعلان کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ خدا نہیں ہے۔ ایسے بھی بڑے بڑے سائنسدان ہیں جنہوں نے بے انتہا تفحّص کیا اور قدرت کے بہت بڑے بڑے عظیم راز پا لئے اور سب کچھ پانے کے بعد یہ کہہ کر سب کچھ گنوا بیٹھے کہ ہم نے تو ہر طرف دیکھا، ہمیں تو خدا کہیں دکھائی نہیں دیتا۔

پس جب میں حواسِ خمسہ کی بات کرتا ہوں تو وہ کھڑکیاں ہیں، دروازے ہیں جہاں تک روشنی پہنچ سکتی ہے مگر دروازے اور کھڑکیاں اچھل اچھل کر روشنیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ روشنی ان تک پہنچتی ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (سورۃ النور۔ آیت ۳۶)

خدا زمین و آسمان کا نور ہے اور اَور معانی کے علاوہ ایک یہ معانی ہیں کہ تم آنکھیں کھولو، نور خود تم تک پہنچے گا اگر تم نور کی طلب کرنے والے ہو گے اور نور کی خواہش رکھنے والے ہو گے۔ اگر تم نور کی خواہش رکھو گے تو آنکھیں کھولو گے اور کھولو گے تو ہر طرف سے خدا کے جلوے تم تک پہنچنے لگیں گے اور اگر آنکھیں رکھتے ہوئے آنکھیں بند رکھو گے تو اندرونی طور پر تم میں بظاہر صلاحیت ہو گی لیکن نور تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔ پس حواسِ خمسہ تو ہر شخص کو عطا ہوئے ہیں اور حواسِ خمسہ کے مضامین پر اگر انسان غور کرتا رہے تو سورۂ فاتحہ میں اس کو بہت ہی خوبصورت رنگ بھرتے ہوئے دکھائی دیں گے اور خدا کی حمد اس کے اندر اس غور و خوض کے بعد کیفیت پیدا کرے گی یا کیفیتیں پیدا کرے گی اور انہیں کیفیتوں کا نام عبادت ہے۔ اس عبادت کے بعد جب آپ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کہتے ہیں تو بلا تردّد یقین کے ساتھ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا سے پھر ضرور مدد ملے گی لیکن دوسرے دروازے بند کرنے پڑتے ہیں۔ ان معنوں میں بند کرنے پڑتے ہیں کہ آخری یقین بلا شرکتِ غیرے یہی رہتا ہے کہ صرف ایک ذات ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔

اُم الصفات جملہ صفاتِ الٰہیہ پر حاوی ہیں

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب آپ خدا تعالیٰ کی اُن چار صفات کی طرف واپس جاتے ہیں جن کا سورۂ فاتحہ میں ذکر ہے تو تعجب پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں تو یہ بتایا گیا کہ اِیَّاکَ نَعْبُد کہو اور یہی چار صفات ہیں جو بنیادی طور پر خدا کا تعارف کروانے کے لئے کافی ہیں لیکن ان میں بہت سی صفات موجود ہی نہیں ہیں۔ ہم جب کہہ دیتے ہیں کہ ہم صرف تیری عبادت کریں گے اور صرف تجھ سے ہی مانگیں گے تو اگر ہماری ضرورتیں اَور ہوں اور زائد ہوں تو یہ عہد تو ہمارے لئے موت کا پیغام بن جائے گا۔ آپ ایک محدود طاقت والے انسان سے یہ رشتہ باندھ بیٹھیں جس کی طاقتیں بھی محدود ہیں جس کی پہنچ محدود ہے جو ہمیشہ رہ بھی نہیں سکتا اُس سے یہ عہد کر بیٹھیں کہ میں جو کچھ مانگوں گا تجھ سے ہی مانگوں گا تو جب اس کی ضرورت دینے والے کی طاقت سے باہر ہو گی وہیں وہ مارا گیا۔ ایک دفعہ ایک عباسی وزیر نے جو عباسی خلیفہ کے وزیر تھے کسی کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا تو اس نے احسان کا شکریہ اس رنگ میں ادا کیا کہ اس سے تحریری معاہدہ کیا کہ اے وزیر! میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ آئندہ میں تیرے دروازے کے سوا کسی دروازے کی طرف نہیں دیکھوں گا اور تیرے سوا کسی سے نہیں مانگوں گا لیکن کچھ عرصے کے بعد نہ وہ وزیر رہا نہ وہ در رہا اور یہ وعدہ از خود ہی جھوٹا ثابت ہو گیا۔ پس جب ہم اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کہتے ہیں غور طلب بات یہ ہے کہ آیا یہ

حکمت کی بات تھی بھی کہ نہیں۔ کہیں ہم ایسا عہد تو نہیں کر بیٹھے جس کے نتیجے میں بعض ہماری ضرورتیں خدا کی ذات سے باہر رہ جائیں گی اور جب ذات کی طرف واپس لوٹتے ہیں تو وہاں صرف چار صفات ہیں۔ ربوبیّت، رحمانیّت، رحیمیّت، اور مالکیّت۔ اب کیا ان چاروں صفات سے انسان کا گزارا ہو سکتا ہے۔ علم کا یہاں کہیں ذکر نہیں کہ خدا عالم الغیب بھی ہے۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے وہ مضمون ذہن میں ابھرتا ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ درحقیقت یہ چاروں صفات امّ الصفات ہیں۔ اور کوئی ایک صفت بھی ایسی نہیں جو ان کے اثر سے باہر ہو۔ بعض دفعہ ایک صفت سے کئی دوسری صفات پیدا ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ مختلف صفات مل کر بعض صفات پیدا کرتی ہیں اور آپس میں ان کے تعلقات کے ادلنے بدلنے سے نئے مضامین ابھرتے ہیں اور بعض دفعہ ہماری نظر نہیں ہوتی کہ ہم ایک صفت میں دوسری صفات موجود دیکھ سکیں لیکن موجود ہوتی ہیں اور قرآن کریم کا مطالعہ ہماری توجہ ان کی طرف مبذول کرواتا ہے اور بتاتا ہے کہ دیکھو اس کھڑکی کے رستے یہ روشنی بھی دکھائی دینی چاہیئے تھی مگر دکھائی نہیں دی مگر قرآن کریم مددگار بنتا ہے اور سارے قرآن کریم کے مطالعہ کے بعد یہ حقیقت ایک یقین کے طور پر دل میں ہمیشہ کے لئے جاگزیں ہو جاتی ہے کہ سورۂ فاتحہ کو امّ الصفات کہنا محض ایک جذباتیت کی بات نہیں تھی، ایک جذباتی تعلق کے نتیجے میں نہیں تھا بلکہ گہرے ٹھوس علم کے نتیجے میں ہے اور یہی حقیقت ہے مثلاً میں نے علم کا ذکر کیا کہ خدا کو ہم سورۂ فاتحہ کے علاوہ جانتے ہیں کہ عالم الغیب ہے، عالم الشہادۃ ہے اور حاضر کو جانتا ہے، غائب کو جانتا ہے۔ ماضی کو بھی جانتا ہے، مستقبل کو بھی جانتا ہے لیکن سورۂ فاتحہ میں تو کوئی ایسا ذکر نہیں ملتا۔ پھر انسان قرآن کریم کے مطالعہ میں یہ بات پڑھ کر اچانک حیران رہ جاتا ہے کہ

الرّحمان ٥ علّم القرآن ٥ خلق الانسان، علّمه البیان ٥

(سورۃ الرحمان۔ آیات ۲ تا ۵)

کہ یہ رحمان ہے جس نے قرآن سکھایا۔ اب رحمانیّت کا علم سے کوئی تعلق ہے ورنہ رحمان کو قرآن سکھانے والا کیوں قرار دے دیا گیا۔ یہ کہنا چاہیئے تھا کہ علّام الغیوب ہے، عالم ہے، علیم ہے جس نے قرآن سکھایا۔ کیونکہ علم سکھانے والے کو تو عالم کہا جاتا ہے یا علیم کہا جاتا ہے یا علّامہ کہا جاتا ہے۔ رحمان تو نہیں کہا جاتا تو رحمانیت میں علم کا کون سا جزو پایا جاتا ہے یا کونسی مشابہت ان صفات میں پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم جو تمام علوم میں سب سے زیادہ جامع ہے اور سب سے اونچا مقام رکھتا ہے اور سب سے زیادہ گہرائی رکھتا ہے اس کو علیم کی طرف منسوب کرنے کی بجائے رحمان کی طرف منسوب کر دیا۔

رحمانیت کی صفت میں تخلیق اور علم دونوں شامل ہیں

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب آپ رحمانیّت میں سفر شروع کرتے ہیں تو آپ یہ سوچ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ربوبیّت بہت وسیع طور پر اثر انداز دکھائی دیتی ہے اور قانونِ قدرت اور تخلیق میں کارفرما نظر آتی ہے لیکن جب کچھ بھی نہ ہو تو رحمانیت کے سوا کسی چیز کا آغاز ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ رحمان کے اندر بن مانگے دینے والے کا معنی پایا جاتا ہے یعنی ابھی سائل کا وجود ہی پیدا نہیں ہوا۔ کوئی کچھ مانگنے کے لئے دربار میں حاضر نہیں ہوا لیکن اس کے لئے عطا کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ پس حقیقت میں تخلیق کا بھی رحمانیّت کے ساتھ تعلق ہے اور علم کا بھی رحمانیّت کے ساتھ تعلق ہے۔ تخلیق کا تعلق تو آپ کو فوراً سمجھ آ گیا، جب آپ دوبارہ اس آیت پر غور کریں تو آپ کو سمجھ آ جائے گی کہ رحمٰن کے ساتھ تخلیق کو کیوں باندھا تھا۔ الرحمان ٥ علّم القرآن ٥ خلق الانسان ٥ علّمه البیان ٥ کہ رحمان نے انسان کی تخلیق کی ہے اور رحمان ہی تھا جس نے قرآن عطا کیا۔ تخلیق کے ساتھ رحمانیّت کا جوڑ سمجھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے بہترین مثال پیش فرما دی انسان کی۔ انسان تخلیق کی وہ آخری شکل ہے جس میں سب سے زیادہ رحمانیّت جلوہ گر ہے۔ کیونکہ انسان کو سب سے زیادہ وہ چیزیں عطا ہوئی ہیں جو بن مانگے عطا ہوئیں اور جو درجۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہیں کوئی اور مخلوق اس میں انسان کا مقابلہ نہیں کرتی بلکہ تمام کائنات کا خلاصہ انسان ہے تو خلق الانسان کا فاعل رحمان قرار دے دینا اور یہ فرمانا کہ رحمان نے انسان کی تخلیق کی ہے، نہ صرف ہمیں یہ بتاتا ہے کہ تخلیق کا آغاز رحمانیت کے نتیجے میں ہوا ہے بلکہ تخلیق پر غور کرنے سے سمجھ آ جاتی ہے کہ کیوں رحمان کو خالق کہا گیا کیونکہ وہی مضمون دوبارہ ابھرتا ہے جو میں نے آپ سے پہلے بیان کیا ہے کہ ہر تخلیق میں ضرورتِ واجبی کے علاوہ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ وہ کم سے کم ضرورت جس کے پورا ہو جانے کے بعد چیز کو بقاء نصیب ہو جاتی ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ وہ ضرورت پورا کرنے کے بعد اگر مزید کچھ عطا کیا جائے تو وہ واجبی ضرورت سے زیادہ ہے اور اس کے لئے رحمان کا ہونا ضروری ہے ورنہ آپ روزمرّہ کی زندگی میں تو رحمان نہیں بنتے۔ مزدور نے جب آپ کا کوئی کام کیا ہو تو بالعموم انسان کم سے کم دے کر پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ اکثر مالکوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نوکروں بیچاروں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں کہ تمہاری ضرورت پوری ہو گئی، بس کافی ہے۔ تم اس میں رہ سکتے ہو۔ سردی سے بچ سکتے ہو، گرمی سے کسی حد تک بچ سکتے ہو جبکہ واجبی ضرورت بھی پوری نہیں کی جاتی کسی حد تک پوری ہو جائے تو سمجھتے ہیں کہ ذمّہ داری ادا ہو گئی۔ وہ تو رحمان نہیں کہلا سکتے۔ پس تخلیق میں کوئی بھی زندگی کا ایسا ذرّہ آپ کو دکھائی نہیں دے گا خواہ وہ زندگی کی کسی نوع سے تعلق رکھنے والا ذرّہ ہو جس ذرّے کے اندر بھی رحمانیّت کا جلوہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے

اب کیڑے کا پاؤں بنانے پر انسان قادر نہیں۔ یہ بات آج کے زمانے میں عجیب لگتی ہے جب آپ دیکھتے ہیں کہ ہوائی جہاز ایجاد ہو گئے، ٹیلی ویژنز ایجاد ہو گئیں، حیرت انگیز باریک در باریک صفاتِ کائنات پر غور کرنے کے نتیجے میں انسان باریک در باریک چیزیں بنانے پر قادر ہوتا چلا جا رہا ہے تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مصرعہ اب پرانے زمانے کی بات بن گیا کہ ؏

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز

لیکن جب آپ گہری نظر سے دیکھتے ہیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ بڑی بڑی تخلیق اور عظیم تخلیق اور باریک در باریک تخلیق کا دعویٰ کرنے والا انسان بھی آج تک کیڑے کا ایک پاؤں بنانے سے عاجز ہے کیونکہ کیڑے کے ایک پاؤں میں عجیب در عجیب چیزیں بنی ہوئی ہیں۔ کیڑے کا ایک پاؤں جس مسالحے سے بنا ہوا ہے جس طرح اس کے اندر انرجی (ENERGY) پہنچانے کا انتظام ہے، جس طرح وہ اپنے ظاہری حجم کے مقابل پر بیسیوں گنا زیادہ وزن

اٹھانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جس طرح اس کے اندر باریک در باریک اعصاب ہیں جس طرح وہ اس بات کا اہل بنایا گیا ہے کہ سیدھی عمودی چیزوں پر بھی وہ چڑھ جائے اور عام سطح پر بھی اسی طرح دوڑنے لگے۔ جس طرح بعض ان میں سے پانی کی سطح پر بھی دوڑنے کی استطاعت رکھتے ہیں اس کیڑے کے پاؤں پر آپ غور کریں تو عقل دنگ رہ جائے گی اور بغیر کسی شک کے ایک انسان جو صاحبِ علم ہو اور صاحبِ فراست ہو وہ دوبارہ یہ اعلان کرے گا اور ہزار بار یہ اعلان کرے گا کہ ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز

تو خدا تعالیٰ کی صنعتوں میں تو ہر جگہ رحمانیّت جلوہ گر دکھائی دیتی ہے اور رحمانیّت کو تخلیق میں ڈھالنے کے لئے علم کی ضرورت ہے کیونکہ تخلیق میں سائنس بھی ہے اور ٹیکنالوجی بھی ہے۔ یہ دو چیزیں اکٹھی ہو کر تخلیق میں ڈھلتی ہیں۔ علم کے بغیر تخلیق ممکن ہی نہیں ہے۔ پس علم جب درجۂ کمال کو پہنچا ہو تب تخلیق خوبصورت ہوتی ہے اور اس کے باوجود تخلیق کوئی عملی جامہ نہیں اوڑھ سکتی یا عمل کی صورت میں ڈھل نہیں سکتی جب تک ساتھ ٹیکنالوجی بھی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کو، رحمان خدا کو علم کے بغیر رحمانیت کو تخلیق میں ڈھالنے کی استطاعت ہو ہی نہیں سکتی تھی اور سب سے زیادہ عالم وہ ہوتا ہے جو چیز کو خود بنانے والا ہے۔ دوسرے بھی سمجھتے ہیں اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کے بنائے ہوئے ماڈل پر غور کرتے ہیں اور گہرائی میں اترنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو بنانے والا ہے اس سے بڑھ کر عالم دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس رحمان میں ہی علم بھی شامل ہے اور رحمان میں ہی تخلیق بھی شامل ہے۔ پس جب ہم کہتے ہیں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ تو بلا شبہ کوئی ناقص سودا نہیں کر رہے ہوتے۔ کوئی خوف والا سودا نہیں کر رہے ہوتے۔ کامل یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس سے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ صرف تیری عبادت کریں گے اور کسی اور کو عبادت کے لائق نہیں سمجھیں گے۔ ہم پورے یقین اور عرفان کے ساتھ یہ عہد کر رہے ہیں۔ ان کا یہ مطالبہ ایک طبعی آواز ہے جو اس کے پیچھے آنی چاہئے کہ اے ہمارے معبود! پھر ہماری ضرورتیں بھی تُو ہی پوری کرنا کیونکہ تُو تمام ضرورتیں پوری کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مضامین ہیں مگر اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے، میں انشاء اللہ اگر وقت ملا تو اسی مضمون پر مزید گفتگو اگلے خطبے میں کروں گا اور اگر بیچ میں ایسا کوئی اور امر زیادہ فوری توجہ کے لائق آیا تو پھر ایک خطبے کا ناغہ کر کے پھر انشاء اللہ آئندہ خطبے میں اس مضمون کی طرف آؤں گا تاکہ لوگ جو ہر وقت ہمیشہ پوچھتے رہتے ہیں کہ آپ نے کچھ بتایا تھا لیکن ابھی پیاس نہیں بجھی۔ کچھ اور بتائیں۔ نمازوں کو ہم کس طرح زندہ کریں تو جہاں تک خدا مجھے توفیق عطا فرمائے میں چاہتا ہوں کہ اس ذمہ داری کو ادا کروں اور آپ کو نمازوں کو زندہ کرنے کے کچھ راز سمجھا سکوں۔ اگر ہماری نمازیں زندہ ہو جائیں تو ہم زندہ ہوں گے اور ساری انسانیت زندہ ہو گی کیونکہ عبادت کی زندگی کے سوا انسان کو زندگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ دیکھتے ہوئے بھی اندھا رہے گا۔ وہ سنتے ہوئے بھی بہرا رہے گا۔ وہ بظاہر بولنے کی طاقت رکھے گا مگر بیان سے خالی ہو گا کیونکہ اس کے بیان کا رحمانیّت سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ پس یہ بہت ہی اہم بات ہے، زندگی کی تمام اہم چیزوں میں سب سے زیادہ اہم عبادت ہے مگر وہ عبادت جسے سمجھ کر ادا کیا جائے، جو کیفیتوں میں ڈھلنی شروع ہو جائے اور کیفیتوں سے بھر جائے اس سے زندگی پیدا ہوتی ہے اور وہ زندگی پھر تمام کائنات کو زندہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا داعیان الی اللہ کیمپ سٹٹگارٹ ریجن

سٹٹگارٹ ریجن کے زیر اہتمام داعیان الی اللہ کے لئے سال ۱۹۹۱ء کا دوسرا تربیتی کیمپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا الحمدللہ۔ اس مقصد کے لئے بمقام وائی بلنگن ایک ہال کرایہ پر حاصل کیا گیا۔ پروگرام صبح ۱۰ بجے سے شام ۴ بجے تک جاری رہا۔ اس دفعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری میں نمایاں اضافہ ہوا، اور ریجن کی ۱۸ جماعتوں میں سے ۱۳ جماعتوں کے ۱۳۰ داعیان الی اللہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ جبکہ پچھلے کیمپ میں ۹ جماعتوں کے ۶۵ داعیان الی اللہ نے پروگرام میں شرکت کی تھی۔

صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم سے پروگرام کا آغاز ہوا جس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ و امیر جماعت سٹٹگارٹ ریجن نے افتتاحی خطاب کیا اور داعیان پر اس کیمپ کی غرض و غائیت واضح کی اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ صدر جماعت CLAW کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح کا مشن از روئے بائبل کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ پروگرام کے تیسرے مقرر مکرم افضل احمد صاحب پاشا معاون سیکرٹری تعلیم و تربیت سٹٹگارٹ ریجن تھے۔ آپ نے "دعوت الی اللہ کے تقاضے" بیان فرمائے اور داعیان کو نہایت احسن رنگ میں نصائح کیں۔ اس کے بعد مکرم قریشی مقصود احمد صاحب نے اپنے سابقہ مضمون کا دوسرا حصہ بعنوان "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مشرق کی طرف ہجرت" بیان کیا۔ اس کے بعد کھانے و نماز ظہر و عصر کا وقفہ ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر نے کی۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب شروع ہوئی۔ دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر نے کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے "درود شریف کی فضیلت" بیان کی اور داعیان کو درود شریف کثرت کے ساتھ ورد کرنے اور دعاؤں میں انہماک اور توجہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں پروگرام کا نہایت دلچسپ سلسلہ محفل سوال و جواب منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ اور مکرم قریشی مقصود احمد صاحب نے داعیان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پروگرام کے اس حصہ کو خصوصیت کے ساتھ پسند کیا گیا اور داعیان نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سوالات کئے جو کہ ہر ایک کے لئے علمی اضافے کا سبب بنے۔ شام ۴ بجے دعا کے ساتھ اس کیمپ کا اختتام ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیمپ میں شامل تمام داعیان الی اللہ کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرماتے ہوئے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

سلیم احمد شاہد، ریجنل معاون سیکرٹری تبلیغ ـــــــ سٹٹگارٹ ریجن

سالِ رواں ۱۹۹۱ء کے دوران

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمنی کا دوسرا تفصیلی دورہ

کولون، فرینکفرٹ، کوبلنز اور ہمبرگ میں ۸ روزہ قیام کے دوران اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

جماعت احمدیہ جرمنی کے سولھویں جلسہ سالانہ میں بصیرت افروز افتتاحی اور اختتامی خطابات

جرمنی میں مقیم دوصد سے زائد روسی باشندوں کے ساتھ خصوصی نشست، ۵ افراد کا قبول احمدیت

۲۴۶ احمدی خاندانوں کے ۱۲۴۳ افراد سے انفرادی ملاقات

مرتبہ : ڈاکٹر عمران احمد خان

یہ جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت جماعت کی تربیتی اور تبلیغی امور میں نگرانی و راہنمائی فرمانے اور جرمنی کے سولھویں جلسہ سالانہ کو رونق بخشنے کے لئے سالِ رواں میں دوسری بار جرمنی تشریف لائے۔ حضور کی جرمنی میں تشریف آوری ۲۹ راگست کو ہوئی اور حضور جرمنی میں ۸ روز قیام کے بعد ۵ ستمبر کو یہاں سے سکنڈے نیوین ممالک کے دورے پر تشریف لے گئے۔ اپنے قیام کے دوران حضور کولون، کوبلنز فرینکفرٹ اور ہمبرگ کے شہروں میں تشریف لے گئے۔ کولون میں حضور انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوئے اور کُرد اور تُرک قوم کے افراد کے ساتھ تبلیغی نشست میں شرکت فرمائی۔ فرانکفرٹ میں قیام کے دوران حضور نے جماعتِ احمدیہ جرمنی کے سولھویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی و اختتامی اجلاسات سے خطاب فرمایا۔ دوصد سے زائد زیر تبلیغ باشندگان کے اجلاس میں شرکت فرمائی، نیز متعدد بار مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوئے۔ کوبلنز میں حضور نے دوصد سے زائد روسی باشندگان کے ایک خصوصی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ ہمبرگ میں جرمنی میں زیر تعلیم احمدی بچوں اور بچیوں کے خصوصی اجلاس میں شمولیت فرمائی۔ اسی طرح ہمبرگ میں زیر تبلیغ احباب کی مجلس سوال وجواب میں بھی رونق افروز ہوئے۔ حضور انور کے حالیہ دورہ کے دوران ۵ افراد کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کے قیام کے دوران حضور کی مصروفیات کا کسی قدر تفصیلی ذکر ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے :

حضور کے حالیہ دورہ کے دوران درج ذیل احباب وخواتین کو حضور کے قافلہ میں شمولیت کا خصوصی شرف حاصل ہوا :

حضرت بیگم صاحبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مکرم منیر احمد صاحب جاوید ـــــ بطور پرائیویٹ سیکرٹری
مکرم بشیر احمد رفیق ـــــ ایڈیشنل وکیل التصنیف
مکرم چوہدری ہادی علی صاحب ـــــ قائم مقام ایڈیشنل وکیل التبشیر
مکرم میجر محمود احمد ـــــ چیف سیکورٹی افسر
مکرم فدا حسین وڑائچ ، مکرم محمد سلیم ظفر
مکرم ملک اشفاق احمد ، مکرم محمد اشرف سندھو
مکرم سعید احمد جبوال ، مکرم محمد احمد جبوال
مکرم محمود احمد جبوال ، مکرم وسیم احمد جبوال
مکرم مرزا سفیر احمد ، مکرمہ صاحبزادی شوکت جہاں
مکرمہ صاحبزادی ریحانہ یاسمین ، عزیزم حسن رضا
عزیزم بلال احمد، عزیزہ ملیحہ ، صاحبزادی امۃ المجیب
مکرم مرزا نسیم احمد ، بیگم مرزا نسیم احمد

جرمنی میں تشریف آوری

حضور اقدس ہالینڈ اور بیلجئم سے ہوتے ہوئے ۲۹ راگست بروز جمعرات کو صبح جرمنی تشریف لائے۔ حضور اور قافلہ کی دیگر کاریں صبح دس بجکر اکاون منٹ پر بیلجئم سے جرمنی کی سرحد میں داخل ہوئیں۔ سرحد پر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی ، مکرم چوہدری سعید الدین صاحب ریجنل امیر کولون ، مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ ، مکرم عبدالرشید صاحب بھٹی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی ، مکرم عرفان احمد خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ ، اور جناب محمد اسحاق اطہر نے حضور اقدس کا استقبال کیا۔ حضور نے ان سب افراد کو شرف معانقہ عطا فرمایا اور فرداً فرداً سب سے خیریت دریافت فرمائی۔ سرحد پر مختصر قیام کے بعد حضور کا قافلہ "بیت النصر" کولون کے لئے روانہ ہوا۔

کولون مشن میں ورود

حضور نے اپنے دورۂ جرمنی کے پہلے مرحلہ پر بیت النصر کولون میں مختصر قیام فرمایا تھا جہاں کولون زیجن کی جماعتوں کے احباب کے ساتھ انفرادی ملاقات اور مجلس عرفان کا پروگرام تھا۔ حضور ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر بیت النصر کولون میں تشریف لائے تو حاضر احباب نے باآواز بلند اھلاً وسھلاً و مرحبا و دیگر اسلامی نعرے لگا کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے حاضر احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور پھر اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

انفرادی ملاقاتیں

حضور کے یہاں کے پروگرام میں سب سے پہلے انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ حضور اپنی یہاں آمد کے ۵ منٹ بعد اپنے دفتر میں تشریف لے آئے، اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع فرما دیا جو دوپہر ۲ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران ۴۲ فیملیز کے ۲۰۱ احباب و خواتین اور بچوں نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان میں شام کی ایک کرد فیملی بھی شامل تھی ان کا نام عبدالرحمٰن قادری ہے۔ آپ نے اپنی بیگم اور دو بچوں کے ہمراہ حضور سے ملاقات کی۔ یہ فیملی ہماری نومسلم احمدی بہن مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ (سپینش) کے زیر تبلیغ ہے۔ حضور نے ملاقات کے لئے آنے والے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے اور ان کو پیار کیا۔ اسی طرح بہت سے مریضان کے لئے ہومیوپیتھی کی دوا تجویز فرمائی۔ ملاقاتوں کے اختتام پر دو بجے دوپہر حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

مجلس عرفان

کولون زیجن کی جماعتوں کے احباب و خواتین کے ساتھ حضور کی مجلس عرفان کے لئے ۱/۲ ۴ بجے کا وقت مقرر تھا اس کے لئے تمام جماعتوں میں اطلاع کروائی گئی تھی کولون کی جماعتوں کی یہ خوش نصیبی تھی کہ آج حضور تیسری بار بیت النصر میں تشریف لائے تھے۔ پہلی بار حضور بیت النصر کی خرید پر اس کے افتتاح کے لئے کولون تشریف لائے تھے۔ دوسرے موقعہ پر حضور نے فرینکفرٹ سے ہالینڈ جاتے ہوئے مختصر وقت کے لئے کولون مشن ہاؤس میں قیام فرمایا تھا۔ آج اس تیسری خوش نصیبی کے موقعہ پر بھی لوگ جوق در جوق مشن ہاؤس تشریف لائے۔ ہرچند کہ احباب نے صبح جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے فرینکفرٹ کا سفر بھی کرنا تھا پھر بھی کولون زیجن کی دور دراز جماعتوں سے احباب و خواتین اس کثرت سے مجلس عرفان میں شامل ہوئے کہ مسجد کا بڑا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ یہ بابرکت مجلس دو گھنٹے یعنی ۱/۲ ۶ بجے شام تک جاری رہی جس میں حضور نے تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات دیئے۔ اجتہاد سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا "کوئی چیز کوشش کر کے حاصل کرنے کے معنی اجتہاد ہیں۔ مذہبی زندگی میں جہاں کھلا کھلا قرآن کریم کا حکم نہ ہو اور احادیث نبوی میں بھی GUIDE LINE نہ ملتی ہو وہاں قرآن اور احادیث کے بین بین حل تلاش کرنے کا نام اجتہاد ہے۔" استفسار پر کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اجتہاد کے دروازے بند ہو چکے ہیں حضور نے فرمایا: "لیکن قرآن کریم نے یہ نہیں کہا۔" حضور نے سمجھانے کی غرض سے فرمایا کہ جانور پانی کی تلاش میں صحرا میں مارا مارا پھرتا ہے یہ بھی ایک قسم کا اجتہاد ہے جو وہ پانی کی تلاش میں کرتا ہے۔ اگر جانور کر سکتا ہے تو پھر انسان کیوں نہیں کر سکتا۔

انسانی اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق حضور نے فرمایا کہ اگر اس فعل سے اعضاء دینے والے کی جان کو خطرہ ہو تو پھر جائز نہیں، ہاں البتہ اگر دینے والے کی جان کو کوئی خطرہ نہیں تو پھر جائز ہے۔ اسلامی تعلیم میں بعض حالت میں سؤر کا گوشت جائز قرار دیا گیا ہے تو پھر بھائی کی جان بچانے کے لئے اعضاء دے دینا جائز ہے۔ اس مجلس میں مہمان عرب اور ترکش دوستوں نے بھی سوالات کئے جبکہ خواتین کی طرف سے نائیجیرین اور یوگوسلاوین خواتین نے بھی حصہ لیا۔

زیرِ تبلیغ احباب کے ساتھ گفتگو

مجلس عرفان سے حضور سیدھے مشن ہاؤس کے نچلے چھوٹے ہال میں تشریف لے گئے جہاں پر ترکی کے بہت سے زیر تبلیغ احباب و خواتین کے ہمراہ حضور کی تبلیغی نشست کا اہتمام تھا۔ یہ تبلیغی نشست ۱/۲ ۸ بجے شام تک جاری رہی۔ اس میں ترجمانی کے فرائض مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے ادا کئے۔ ہرچند کہ یہ نشست ترک قوم کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن چونکہ حضور نے اس کے بعد فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہونا تھا اس لئے بعد ازاں دوسری قومیت کے حاضر احباب کو بھی استفادہ کیلئے اس نشست میں شامل ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ اس قوم کو کس طرح تبلیغ کی جائے؟ حضور نے فرمایا خدا انبیاء کو اپنا مبلغ بنا کر اس دنیا میں بھیجتا ہے۔ انبیاء کے بعد یہ کام خلفاء کرتے ہیں اور اگر خلافت نہ ہو تو پھر مجددین یہ کام کرتے ہیں۔ آج کے زمانے کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ امام مہدی ظاہر ہوں گے اور ان کے ذریعہ خدا کا پیغام پوری دنیا کے لوگوں تک پہنچایا جائے گا۔ امام مہدی کے ذریعہ ہی اسلام کا احیاء نو ہوگا۔ آج کے زمانہ میں ان اقوام کو تبلیغ کی ذمہ داری امام مہدی اور آپ کے خلفاء اور آپ کی جماعت کے سپرد کی گئی ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ مسیح اور مہدی کے آنے پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے حضور نے جواباً آنحضور صلعم کی اس حدیث کا ذکر فرمایا جس میں ارشاد ہے کہ فساد کی دنیا میں رہنے سے بہتر ہے کہ غاروں میں چلے جاؤ اور پتے کھاؤ اور جب مہدی آجائے تو اس کو قبول کرو۔ حضور نے اس کی مزید تشریح میں فرمایا کہ یہ ناممکن ہے کہ ایک بار جب امت بٹ گئی ہو وہ پھر انسانی کوششوں سے یکجا ہو گئی ہو۔ آنحضور نے امام مہدی کے اہم کاموں میں سے یہ کام بتایا کہ قوم کے اختلاف کو ختم کرے گا اور یہ اختلاف اسی صورت میں ختم ہوگا جب آپ امام مہدی پر ایمان لے آئیں گے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ کرامت یا معجزہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے بڑی کرامت قبولیت دعا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی دعا کی کرامت ہے۔ یہ کرامت انبیاء کے بعد خلفاء اور صلحاء امت کو بھی عطا کی گئی ہے۔ حضور نے اس کی تشریح میں حدیث کا بھی ذکر فرمایا کہ بعض لوگوں کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں، مٹی پڑی ہوتی ہے لیکن وہ خدا کو اتنے پیارے ہوتے ہیں کہ وہ ان کی بات کو نہیں ٹالتا۔ انسانی عام زندگی میں بھی آپ کو ایسے لوگ ملیں گے جو بظاہر آپ کو دعا گو نظر نہیں آتے لیکن وہ خدا کو اتنے پیارے ہوتے ہیں کہ خدا ان کی بات کو نہیں ٹالتا۔ جب وہ اس کے حضور دعا مانگتے ہیں خدا اس کو قبول کر لیتا ہے۔

اس پر اثر تبلیغی نشست کے اختتام پر ۸ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور باہر تشریف لائے جہاں قافلہ کی کاریں فرینکفرٹ روانگی کے لئے تیار کھڑی تھیں۔ اور تمام احبابِ جماعت حضور کو الوداع کہنے کے لئے قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر معہ ممبران قافلہ فرینکفرٹ کے لئے بیت النصر سے روانہ ہوئے۔ اس

سفر میں محترم اعبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی معہ اپنے رفقاء کے ایک علیحدہ کار میں قافلہ کے ہمراہ تھے۔

فرینکفرٹ میں تشریف آوری

کولون سے روانگی اور ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ کی مسافت کے بعد رات دس بجکر دس منٹ پر حضور معہ ہمراہان قافلہ نور مسجد فرینکفرٹ پہنچے۔ نور مسجد میں ایک سو کے قریب احباب جماعت حضور کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے جمع تھے۔ جونہی حضور کی کار مشن ہاؤس کے احاطہ میں پہنچی احباب نے اسلامی نعرے بلند کر کے حضور کی یہاں آمد پر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے تمام حاضر احباب سے مصافحہ فرمایا۔ اپنی آمد کے معاً بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور نے اپنے دفاتر کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

۳۰ اگست بروز جمعہ

۳۰ اگست کو حضور نے فجر کی نماز مسجد نور فرینکفرٹ میں پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح تھا۔ افتتاح اور نماز جمعہ و خطبہ کے لئے حضور نے ناصر باغ گروس گیراؤ تشریف لے جانا تھا۔ ناصر باغ روانگی سے قبل حضور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور بعض اہم امور سرانجام دئے۔ حضور نے روانگی سے قبل مکرم عبدالرشید بھٹی جنرل سیکرٹری اور مکرم عبدالرحیم احمد ایڈیشنل جنرل سیکرٹری سے اپنے دفتر میں ملاقات فرمائی۔ اور بعد ازاں نماز جمعہ کے لئے ناصر باغ گروس گیراؤ تشریف لے گئے۔

ناصر باغ میں آمد

ناصر باغ — جہاں جماعت احمدیہ جرمنی کا ۱۶واں جلسہ سالانہ ہو رہا تھا میں حضور اپنی آمد کے بعد پہلے اس جگہ تشریف لے گئے جہاں پر مختلف ممالک کے جھنڈے لگائے گئے تھے۔ اس موقعہ پر حضور نے لوائے احمدیت فضا میں لہرایا مکرم امیر جماعت جرمنی کو جرمنی کا جھنڈا لہرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ

حضور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ آجکل خطبات جمعہ میں تقویٰ سے متعلق مضمون کا تسلسل چل رہا ہے۔ گذشتہ خطبہ میں میں نے جماعتی انتظامی معاملات سے متعلق تقویٰ کا مفہوم بیان کیا تھا۔ آج اسی تسلسل میں میں کچھ باتیں جرمن جماعت کے بارہ میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے نظام جماعت میں امیر جماعت کے مقام کی اہمیت واضح فرمائی اور تمام جماعت کو اپنے امیر جماعت کی اطاعت کی لازمی پابندی کی طرف متوجہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں جماعت جرمنی کی مجلس عاملہ سے جو غفلتیں ہوئی ہیں میں ان کو صرف اس لئے نظر انداز کرتا رہا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک مجھے اپنی جگہ اخلاص کے ساتھ کام کرنے والا محسوس ہوتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ عاملہ کے اجلاس میں اپنی رائے دیتے ہوئے امیر کے مقام کو نظر انداز کر دے۔ حضور نے فرمایا کہ امیر کے آگے بلند آواز میں بولنا بھی بے ادبی میں شامل ہے۔ حضور نے بعض واقعات کی تفصیل میں جاتے ہوئے احادیث نبوی کی روشنی میں امیر کی اہمیت بیان فرمائی۔ اور اپنی طرف سے محترم امیر صاحب جرمنی کو یقین دلایا کہ آپ کی پشت پر نہ صرف خلافت احمدیہ کا ہاتھ ہے بلکہ خلافت سے وابستہ ساری دنیا کی جماعتیں آپ کے ساتھ ہیں۔

نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد حضور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے ۱۶ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمانا تھا چنانچہ جب حضور افتتاحی اجلاس کی صدارت کے لئے تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ اور پرجوش اسلامی نعرے بلند کئے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضور نے حاضرین سے جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے۔

افتتاحی خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں سورۃ فاتحہ کی ایک نئے نقطۂ نگاہ سے بہت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے خطاب کے آغاز میں فرمایا سورۃ فاتحہ کا ہر قسم کے افتتاح سے ایک گہرا تعلق ہے اسی لئے سورۃ فاتحہ کی عظیم الشان دعا کا ایک نام الفاتحہ یعنی ابتدار کرنے والی رکھا گیا ہے اس سورۃ سے قرآن کریم کی ابتدار ہوتی ہے۔ اس کو ام الکتاب بھی کہا گیا ہے۔ یعنی یہ سارے قرآن کی ماں ہے۔ یہ اپنے اندر قرآن مجید کے جملہ مضامین کا خلاصہ لئے ہوئے ہے۔ اس لئے سورۃ فاتحہ کا سفر ایک ایسا سفر ہے جس میں ہر ہر قدم اپنی جگہ ایک منزل بن جاتا ہے۔ انسان ہر ہر قدم پر ایسے فیوض و برکات سے متمتع ہوتا ہے کہ وہ اگر چاہے تو اپنے وجود اور اپنے گھر کو برکتوں سے بھر سکتا ہے اس ضمن میں حضور نے سورۃ فاتحہ کے معانی اور اس میں بیان کردہ مضامین پر غور کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا سورۃ فاتحہ کے معانی اور مضامین پر غور کرنے کا عمل شروع کریں اور قدم قدم آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کا ویرانہ سرسبز ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ ویرانے کی بجائے شاداب کھیتیاں لہلہانے لگیں گی۔ لیکن یہ سب کچھ ایک دن میں نہیں ہوگا اس کے لئے محنت درکار ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنی اندرونی کیفیت کو تبدیل کریں یعنی وہ اندرونی کیفیت پیدا کریں جو آسمان سے برسنے والے نور سے استفادہ کی قوت انسان کو عطا کرتی ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا سورۃ فاتحہ روحانی دنیا کا وہ نقطۂ مرکزی ہے جس کے گرد انسان کی روحانیت گھومتی ہے۔ اس لئے سورۃ فاتحہ سے ایک گہرا ربط اور تعلق پیدا کریں۔ زندگی کے ہر نئے مرحلے اور ہر نئے کام کا آغاز سورۃ فاتحہ سے کریں۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ آپ سورۃ فاتحہ کے معانی اور مضامین کو سمجھنے کے لئے ایک نئے سفر کا اس عزم سے آغاز کریں کہ آپ اس کے مطالب کو سمجھنے لگیں۔ حضور نے فرمایا جب تک مجھے یہ اطمینان نہیں ہو جاتا کہ احمدیوں نے سورۃ فاتحہ سے ایک نئی زندگی کا آغاز کر دیا ہے میں ہمیشہ ہی یہ باتیں دہراتا رہوں گا۔ ہر احمدی کے دل میں یہ بات راسخ ہو جانی چاہئے کہ اس کی روحانی زندگی سورۃ فاتحہ کے مضامین کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ کہ ایاك نعبد میں ایک لامتناہی سفر کی طرف بلایا جا رہا ہے۔

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح جماعت احمدیہ جرمنی کے ۱۶ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح خالص دینی اور روحانی ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

عربی ڈیسک کی میٹنگ

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے بعد حضور اپنے دفتر واقع ناصر باغ میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر دفتر میں ٹھہرنے کے بعد حضور نے زیر تبلیغ عرب دوستوں کے ساتھ ملاقات فرمائی تھی۔ ملک جرمنی میں کیونکہ دنیا کی مختلف اقوام کے باشندے آباد ہیں اور احمدی دوست ان سے تبلیغی رابطے رکھتے ہیں اس لئے ہر قوم کے زیر تبلیغ دوستوں پر مشتمل تبلیغی ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔ ہر ڈیسک کا ایک انچارج ہے جو اس قوم کے باشندوں میں تبلیغ کی عمومی نگرانی کرتا ہے اور احمدی دوستوں کو مدد یا ہم پہنچاتا ہے۔ حضور کی یہاں آمد پر ان زیر تبلیغ دوستوں کی حضور سے ملاقات کروائی جاتی ہے اس طرح وہ حضور سے بالمشافہ ملاقات کرکے اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کا جواب حضور کی زبانی معلوم کر لیتے ہیں اور خدا کے فضل سے بہتوں کو ہدایت نصیب ہو جاتی ہے۔ آج شام بھی مختلف عرب ممالک کے ۲۱ زیر تبلیغ دوستوں نے حضور سے ملاقات فرمائی۔ ترجمانی کے فرائض مصر کے نو احمدی دوست جناب ابو طالب نے سرانجام دئے۔ یہ مجلس ایک گھنٹہ سے زائد دیر تک جاری رہی۔ اس مجلس کے اختتام پر حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں اور بعد ازاں اپنی قیام گاہ مشن ہاؤس فرینکفرٹ تشریف لے آئے۔

۳۱ اگست بروز ہفتہ

حضور نے نماز فجر نور مسجد فرینکفرٹ میں پڑھائی اور سیر اور ناشتہ سے فراغت کے بعد صبح ½۸ بجے حضور اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ جہاں حضور نے ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں ½۹ بجے حضور جلسہ گاہ ناصر باغ کے لئے تشریف لے گئے۔

میٹنگ افریقن ڈیسک

ناصر باغ میں آمد کے ساتھ ہی حضور افریقن ڈیسک کی میٹنگ میں تشریف لے گئے جس کا انتظام حضور کے دفتر کے قریب ایک خیمہ میں کیا گیا تھا۔ گو پروگرام کے مطابق یہ مجلس صرف افریقن زیر تبلیغ احباب کے لئے تھی لیکن بہت سے عرب دوست جو کل کی مجلس میں شامل نہ ہو سکے تھے ان کی خواہش پر ان کو اس مجلس میں شامل ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ کل ۲۰ افراد اس مجلس میں شامل تھے جن میں لائبیریا سے ۲، نائیجیریا سے ۲، صومالیہ سے ۶، گھانا سے ۲، الجزائر سے ایک مصر سے ایک، یمن سے ایک، لبنان سے ۶ اور ایک پاکستانی دوست بھی اس میں شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں افریقن ڈیسک کے انچارج مکرم مرزا عبدالحق صاحب بھی تمام وقت اس میٹنگ میں موجود رہے۔

حضور نے سب حاضر احباب کی خیریت دریافت فرمائی اور بعد ازاں سوالات پوچھنے کی اجازت دی۔ سوالوں کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی اسلام ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے اسلام کا احیاء اور اسلام کا غلبہ مقصود ہے جس سے دکھی انسانیت کو چین و امن نصیب ہوگا۔ حضور نے سامعین کو نصیحت فرمائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تحریرات و کتب کا مطالعہ کریں جس سے انہیں قرآن کریم کی معرفت حاصل ہوگی اور دینی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ یہ سعید مجلس ½۱ گھنٹہ جاری رہی جس میں ترجمانی کے فرائض مکرم ہبۃ النور صاحب امیر جماعت ہالینڈ اور مکرم حامد السباعی (برلن) نے ادا کئے۔ مجلس کے اختتام پر دو افریقن، دو عرب اور ایک پاکستانی نے بیعت کی خواہش کا اظہار فرمایا چنانچہ حضور نے ان سے دستی بیعت لی اور افریقن دوستوں کی درخواست پر ان کے عیسائی ناموں ALFRED-K کی بجائے احمد علیم، اور KOWABOR کی بجائے احمد سلیم اسلامی نام تجویز فرمائے اور دونوں کے بیعت فارم پر حضور نے تحریر فرمایا۔ الحمد للّٰہ۔ اللّٰھم زد و بارک وثبت اقدامھم

مرزا طاہر احمد

لبنانی دوست مکرم صفرانی احمد اور انکی بیوی الکبیرہ نے بھی دستی بیعت کی گو وہ خود قبل ازیں بذریعہ خط بیعت کر چکے تھے لیکن آج اشتیاق زیارت اور دستی بیعت کے لئے خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔

آج اس مجلس کے اختتام پر حضور نے مقامی انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ ان خصوصی ڈیسکوں میں ملاقات کیلئے تشریف لانے والے زیر تبلیغ افراد کو ملاقات سے قبل احمدیت کا تعارف ضرور کروا دیا کریں تاکہ ابتدائی باتوں پر گفتگو کی بجائے زیادہ وقت ٹھوس اور اہم تبلیغی نکات پر صرف ہوا کرے۔

احمدی خواتین سے خطاب

افریقن ڈیسک کی میٹنگ کے بعد حضور خواتین کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں حضور نے احمدی خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور کا خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا۔ حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں ان عوامل کا ذکر فرمایا جن کی وجہ سے جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں تبدیلی لانی پڑی۔ بعد ازاں حضور نے ان عوامل کی روشنی میں احمدی خواتین کو عموماً اور عہدیداران لجنہ اماء اللہ کو خصوصاً بعض نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ خشک نصیحت تربیت کا طریق نہیں۔ تربیت کے لئے اپنے دل کو زخمی کرنا پڑتا ہے تاکہ دوسرے کے دلوں کو زخمی کر دیا جائے۔ جو کسی کمزور کے لئے دکھ محسوس کرتا ہے اس کی تنقید میں ایک خاص رنگ ہوتا ہے اور اس کی نصیحت بھی اپنے اندر ایک خاص رنگ لئے ہوئے ہوتی ہے۔ تربیت اور نصیحت کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کو اختیار کیا جائے پہلے اپنے سے کمزور کے لئے اپنے دل میں ایک درد محسوس کریں۔ دل کا درد ہے جو عظیم روحانی انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین کہا گیا ہے کیونکہ سب سے زیادہ درد آپؐ کے دل میں تھا۔ اگر خشک نصیحت ہوتی تو کس طرح رحمت للعالمین بن سکتے تھے۔ پس ناصح کے لئے سب سے اہم جذبہ محبت اور پیار کا جذبہ ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے دکھ محسوس کرے جو نیکی پر عمل نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصولی فیصلے فرمائے اور جب تک وحی نہ ہوئی ان فیصلوں پر قائم رہے لیکن اندر سے آپ اپنے ان بھائیوں کے لئے دکھ محسوس کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں یہی کیفیت عہدیداران میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو تعلق ماں بیٹی کے مابین ہے وہی صدر لجنہ اور ممبرات کے مابین ہونا چاہیے یاد رکھیں ماں کی نصیحت سے بڑھ کر کوئی نصیحت نہیں۔ پس اس تعلق کو وسیع کریں پھر دیکھیں کس طرح روحانی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں عہدیداران لجنہ کو ایک بار پھر نصیحت فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز نصیحت سیکھیں بلکہ اس کو اپنی حرز جاں بنا لیں اللہ تعالیٰ آپ کو وہ قوت عطا کرے گا کہ جو نصیحت بھی آپ کریں گے لوگ اس پر عمل کریں گے۔ آپ کی نصیحت میں وہ درد پیدا ہوگا جو بچے پر گہرا اثر کرے گا۔ اس طرح بچہ ان راہوں پر چلے گا جو بالآخر روحانی منزلوں تک رسائی میں اس کی

راہ نمائی کریں گی۔

حضور کا یہ انتہائی پر اثر خطاب ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور نے دعا کرائی جس میں زنانہ جلسہ گاہ اور مردانہ جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام سامعین شامل ہوئے۔ لجنہ سے خطاب کے بعد حضور گروس گیراؤ سے نور مسجد فرانکفرٹ تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس آکر حضور نے نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں پڑھائیں اور بعد ازاں جرمن مہمانوں کے ایک سیشن میں شرکت فرمائی۔

جرمن سیشن

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سہ پہر کو حسب معمول جرمن سیشن تھا جس کی تمام کارروائی جرمن زبان میں ہوئی۔ مردانہ جلسہ گاہ میں تمام سامعین نے مہمان مقررین کو سنا۔ اجلاس کے اختتام پر تمام جرمن و دیگر غیر ملکی مہمانوں کے لئے علیحدہ خیمہ میں استقبالیہ کا اہتمام تھا جس میں حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور نے اس تقریب میں بعض مہمانوں کے ساتھ گفتگو بھی فرمائی۔ بہت سے نئے مہمان حضور سے متعارف ہوئے۔ مشروبات اور کافی وغیرہ سے فراغت کے بعد اسی جگہ پر سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں جرمن و دیگر غیر ملکی خواتین وحضرات نے پوری دلچسپی سے حصہ لیا۔ یہ مجلس ۷ ۱/۲ بجے شام تک جاری رہی۔ اس مجلس میں دو صد سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ بعض مہمان کئی کئی سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے خصوصی طور پر شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔

عام ملاقاتیں

جرمن سیشن کے بعد حضور عام ملاقاتوں کے لئے اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ۹ بجے رات تک ۱۷ فیملیز کے ۸۷ احباب وخواتین کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور نے نماز مغرب وعشاء جلسہ گاہ میں پڑھائیں اور بعد ازاں مجلس عرفان میں تشریف فرما رہے جو رات ۱۰ ۱/۲ بجے تک جاری رہی۔ مجلس عرفان کے اختتام پر حضور مشن ہاؤس فرینکفرٹ تشریف لے گئے

یکم ستمبر بروز اتوار

آج صبح بھی نماز فجر حضور نے مسجد نور فرینکفرٹ میں پڑھائی اور سیر اور ناشتہ سے فراغت کے بعد حضور نو بجے اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ جہاں آپ نے ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم چوہدری ہادی علی صاحب قائمقام ایڈیشنل وکیل التبشیر کو بلا کر اہم ہدایات سے نوازا

کرد احباب سے ملاقات

کولون میں جس تبلیغی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا اس میں شامل کرد احباب نے حضور سے درخواست کی تھی کہ ان کو علیحدہ ملاقات کا وقت دیا جائے جس کو حضور نے منظور فرماتے ہوئے اتوار کے روز ۱۱ بجے دوپہر کا وقت مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ ۴ کرد احباب جن کا تعلق ملک شام سے ہے۔ اتوار کے روز خصوصی طور پر کولون سے فرینکفرٹ تشریف لائے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا حضور نے اپنے دفتر میں ان سے ملاقات فرمائی۔ دوران ملاقات ایک کرد صحافی دوست مکرم عبدالرحمٰن نقشبندی نے حضور سے درخواست کی کہ ہم کرد لوگ بھی اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم بہت سے مسائل کا شکار ہیں۔ ان مسائل کی بدولت ہم اپنے بہت ہی محدود وسائل سے بھی خواہش کے باوجود استفادہ نہیں کر سکتے۔

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تمام مشکلات کا حل "مسیح موعود و مہدی موعود" کو ماننے سے وابستہ ہے۔ میں آپ کو اسی پیغام کی طرف توجہ دلاتا ہوں مسلمانوں پر عموماً اور عرب مسلمانوں پر خصوصاً جو مصائب نازل ہو رہے ہیں وہ مسیح آخر الزماں کے انکار کی وجہ سے ہیں۔ اگر مسلمان مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہیں تو ان پر سے یہ مصائب ٹل جائیں۔ حضور نے بہت تفصیل سے اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ اسی کرد دوست نے حضور کی تصنیف "مذہب کے نام پر خون" کے عربی ترجمہ پر مشتمل کتاب حضور کی خدمت میں بڑھاتے ہوئے درخواست کی کہ اپنے دست مبارک سے کچھ تحریر فرما دیں اور مجھے اجازت دیں کہ اس کتاب کا کردی میں ترجمہ کر سکوں۔ حضور نے ان کی خواہش کو قبول فرماتے ہوئے اس کتاب پر عربی میں کچھ تحریر فرمایا اور ان کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ اس کتاب کا کردی ترجمہ کریں۔ ایک کرد دوست جو دو ماہ قبل نابینا ہو گئے تھے نے حضور سے دوا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا اور ساتھ دوا بھی تجویز فرمائی جو اسی وقت حضور کی ہدایت کے مطابق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ان کو دے دی۔ یہ ملاقات ایک گھنٹہ سے زائد دیر تک جاری رہی۔ اس میں عربی زبان میں ترجمانی کے فرائض مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے ادا کئے۔

دوپہر کا کھانا حضور نے اپنی قیام گاہ پر تناول فرمایا اور پھر ۲ بجے دوپہر جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمانے کے لئے ناصر باغ کے لئے روانہ ہوئے۔ ناصر باغ میں آمد کے معاً بعد حضور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ہی حضور کی زیر صدارت ۱۶ ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔

اختتامی اجلاس سے خطاب

حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ النمل کی آیت ۶۳ کی تلاوت فرمائی۔ حضور نے فرمایا اس آیت کا دعا سے گہرا تعلق ہے۔ اس آیت میں دعا کے مضمون کو ایسے خاص انداز میں پیش فرمایا گیا ہے جس کا زمانہ حال سے گہرا تعلق ہے۔ دعا سے متعلق جتنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زور دیا ہے جہاں تک میں نے مذہبی کتب کا مطالعہ کیا ہے مجھے دنیا کے کسی مذہب میں اور مذہب کے پیروکاروں میں دعا کے مضمون کا اس شدت اور خلوص کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے دیکھنے کا کہیں موقعہ نہیں ملا۔ اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ازل سے یہی مقدر تھا کہ وہ جنگ جس کی سپہ سالاری اور قیادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام کے سپرد ہونا تھی اس جنگ میں دعا کے ذریعہ ہی فتح حاصل ہونا تھی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول مسیح کی پیشگوئی کے وقت اس مضمون کو خوب کھول دیا کہ جب مسیح کا دجال سے مقابلہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ اس کو یہ ہدایت فرما دے گا کہ تم یہ جنگ دعا سے جیتو گے پس اس آخری زمانہ میں اسلام کی عالمگیر فتح کا دعا سے گہرا رشتہ ہے۔ دعا اس طریق پر کام کرتی ہے جیسے گرمی کی شدت سے سمندر میں بخارات اٹھتے ہیں تو بجلی پیدا ہوتی ہے جو طاقت کی ایک قسم ہے۔ وہ بجلی صرف اٹھنے والے بادلوں میں ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ ہر اٹھنے والا بادل اپنے پیچھے سمندر کی سطح پر بھی ایک

بجلی کی طاقت چھوڑ جاتا ہے۔ پس دعا کی مثال بھی ایسی ہے جب وہ دل سے اٹھتی ہے تو ایک عظیم قوت اپنے پیچھے دل کے سمندر میں چھوڑ جاتی ہے۔ یہی وہ دعا ہے جس کو مضطر کی دعا کہا گیا ہے جس کے مقدر میں قبول ہونا لکھا گیا ہے۔"

حضور نے فرمایا جب انسان کو اپنی کمزوریاں دکھائی دینے لگیں اور قوت سے بڑھتی ہوئی دکھائی دیں اور انسان ان کے مقابل پر اپنے آپ کو بے حقیقت اور کمزور پاتا ہو، تب اضطرار پیدا ہوتا ہے۔ پس اس آیت میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک پیغام تو یہ ہے کہ اضطرار اپنی کمزوریوں پر دکھاؤ، اپنی نااہلی اور اپنی بے بسیوں پر دکھاؤ۔ عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور گریہ وزاری کرو، کہ اے خدا ہم اپنی کمزوریاں دور کرنا چاہتے ہیں تو ہماری مدد فرما۔ اگر جماعت احمدیہ دنیا کی اصلاح سے پہلے اضطرار کے ساتھ اپنی اصلاح شروع کر دے تو یقیناً خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پہلی نصیحت آپ کو یہ ہے کہ مضطر کا دل پیدا کریں۔ ایک ایسا دل جو اپنی برائیوں سے بیزار ہونا شروع ہو جائے اور اگر ان کو دور نہیں کر سکتا تو ان برائیوں پر بے قرار ہونا شروع ہو جائے اور بیقراری ایسی بڑھے کہ اضطرار کی کیفیت تک پہنچ جائے تو پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح رفتہ رفتہ کسی کے لئے جلدی اور کسی کیلئے دیر سے اصلاح کے سامان پیدا فرمائے گا۔

حضور کا یہ انتہائی اہم اور بصیرت افروز تربیتی خطاب ۵ بجے شام تک جاری رہا۔ اپنے خطاب کے اختتام پر حضور نے رقت آمیز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور نے فرمایا آپ کے منتظمین کو مبارکباد دینی ہے۔ امیر صاحب کو اور تمام منتظمین کو، آپ سب کو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ اس جلسہ کو کئی قسم کی کامیابیوں سے نوازا ہے اور ہر لحاظ سے گذشتہ سال کے مقابل پر بہتر اور کامیاب جلسہ ہے۔ حاضری بھی بہت ہے ماشاء اللہ۔ سب انتظام عمدگی سے چل رہے ہیں جن احمدی احباب وخواتین اور بچوں نے محنت سے اس کام میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے اور ہمارا ہر آئندہ جلسہ پہلے جلسہ سے ہر لحاظ سے بہتر اور کامیاب ہو۔ ان چند کلمات کے بعد حضور نے اپنے دفتر میں جانے سے قبل جلسہ گاہ کے سٹیج پر محترم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی کو معانقہ کا شرف بخشا اور آپ کی پیشانی کو چوما۔

انفرادی ملاقاتیں

اختتامی دعا کے بعد نماز مغرب وعشاء تک انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ حضور نے ۵½ بجے سہ پہر سے ۸ بجے شام تک ۵۳ فیملیز کے ۲۵۴ احباب وخواتین اور بچوں سے ملاقات فرمائی۔ اس موقعہ پر ۸ افراد نے حضور سے انفرادی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کے اختتام پر حضور نے جلسہ گاہ میں ہی مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوئے جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد ازاں ۱۰ بجے شب حضور مشن ہاؤس اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے گئے۔

۲ ستمبر بروز سوموار

آج بھی حضور نے حسب معمول فجر کی نماز مسجد نور میں پڑھائی اور صبح کی سیر اور ناشتہ سے فراغت کے بعد ۹ بجے سے قبل اپنے دفتر میں تشریف لائے

انفرادی ملاقاتیں

آج کا دن ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھا۔ اس دن بجے صبح ۹ بجے سے رات عشاء کی نماز کی ادائیگی تک حضور احباب جماعت سے ملاقاتوں میں مصروف رہے صبح کے وقت میں نو بجے سے دوپہر ۲ بجے تک حضور نے نور مسجد میں اپنے دفتر میں ۵۷ فیملیز کے ۲۶۳ احباب وخواتین سے ملاقات فرمائی۔ ملاقاتوں کے بعد حضور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ سہ پہر ۴½ بجے حضور نے جماعت جرمنی کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ بعد ازاں ناصر باغ تشریف لے گئے جہاں ۵½ بجے سے شام ۸½ بجے تک ۳۲ فیملیز کے ۱۶۲ احباب وخواتین اور بچوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اس موقعہ پر ۷ افراد نے انفرادی طور پر بھی حضور انور سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر حضور نے شعبہ ضیافت کے ۲۵ کارکنان کو ملاقات کا شرف بخشا اور ان کے ہمراہ تصویر اتروائی۔ حضور کے ناصر باغ میں واقعہ دفتر کے کارکنان نے بھی حضور سے مصافحہ کیا اور حضور کے ساتھ تصویر اتروائی۔ بعد ازاں حضور مجلس عرفان کے لئے تشریف لے گئے۔ مجلس عرفان کے اختتام پر منتظمین جلسہ سالانہ کو حضور نے شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ان کے ہمراہ تصویر اتروائی۔ بعد ازاں حضور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور واپس مشن ہاؤس فرینکفرٹ تشریف لے آئے۔

۳ ستمبر بروز منگل

نماز فجر حضور نے نور مسجد میں پڑھائی اور سیر اور ناشتہ کے بعد حضور ۹ بجے سے قبل اپنے دفتر میں تشریف لائے۔ حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور مکرم چوہدری ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کو دفتر میں طلب فرما کر بعض امور سے متعلق ہدایات سے نوازا۔

انفرادی ملاقاتیں

آج حضور سے انفرادی ملاقات کا آخری دن تھا۔ حضور نے نماز ظہر کی ادائیگی تک ۴۵ فیملیز کے ۲۲۵ احباب وخواتین اور بچوں کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ ۶ احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی۔ شعبہ ملاقات کے ۵ کارکنان اور حفاظت خاص کے ۴ خدام نے بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح حضور کی آمد سے اب تک ۲۴۶ فیملیز کے ۱۱۸۳ احباب وخواتین اور بچوں نے حضور سے ملاقات کی۔ اسی طرح ۹۰ احباب نے بھی انفرادی طور پر وقت لے کر حضور سے ملاقات کی۔ اس طرح حضور کے اس دورہ کے دوران ۱۲۷۳ انفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ ملاقاتوں کے اختتام پر حضور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں

کوبلنز میں تشریف آوری

آج شام حضور نے فرینکفرٹ سے ۱۱۲ کلومیٹر دور ایک شہر KOBLENZ تشریف لے جانا تھا جہاں پر کوبلنز اور گردونواح کی جماعتوں BAD BREISIG, BOPPARD, MOUNTABAUR, VALLENDAR, LAHNSTEIN PLEID-COCHEMZELL نے مل کر ایک جلسہ کا اہتمام کیا تھا جس میں روسی زبان جاننے والے مہمانان کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔ حضور معہ ممبران قافلہ کوبلنز جانے کیلئے ۴½ بجے شام فرینکفرٹ

سے روانہ ہوئے اور ۱/۴ ۵ بجے بخیریت کوبلنز شہر پہنچ گئے۔ سب سے پہلے حضور DEUTSCHE ECKE پر تشریف لے گئے۔ اس جگہ پر دریائے RHEIN اور دریائے MOSEL کا ملاپ ہوتا ہے۔ یہ ایک تفریحی جگہ ہے جہاں پر ہر وقت بے شمار ٹورسٹ موجود ہوتے ہیں۔ حضور نے وہاں کچھ دیر چہل قدمی فرمائی اور عین وقت مقررہ پر RHEIN MOSAL ہال میں اجلاس سے خطاب فرمانے کے لئے تشریف لے آئے۔

تلاوت قرآن کریم معہ ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے حاضرین کو جماعت احمدیہ اور حضور کی شخصیت سے متعارف کروایا۔ بعد ازاں روسی مہمانوں کے نمائندے MR. WILY PALMER نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے فرمایا کہ میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد جو انسانیت، پیار اور محبت کے نمائندہ ہیں کو دلی جذبات کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اپنے بعض ساتھیوں سمیت گذشتہ جلسہ سالانہ پر لندن میں آپ سے ملا تھا اور میں نے محسوس کیا تھا کہ آپ کو روسیوں سے دلی لگاؤ ہے۔ اس سال مئی میں آپ کی جرمنی میں آمد کے موقعہ پر EDITH MEMETOR نے آپ کو یہاں کوبلنز آنے کی دعوت دی جس کو آپ نے قبول فرمایا اور اس بار جرمنی میں اپنی آمد پر آپ نے یہاں آکر ہم سب سے ملاقات کا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ جس کے لئے میں آپ تمام ساتھیوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ان کے اس خطاب کے بعد جرمن نمائندہ نے بھی مختصر تقریر کی اور آج کی اس تقریب میں شمولیت پر حضور کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں حضور نے ۴۰ منٹ تک حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا جس کا جرمن اور روسی زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا جاتا رہا۔ حضور نے اپنے خطاب کے بعد حاضرین کی طرف سے پوچھے جانے والے سوالات کے جواب دیے۔ اس مجلس میں ۲۶۵ روسی، جرمن اور دیگر قوموں کے مہمانوں نے شرکت کی۔ یہ دلچسپ مجلس رات سوا نو بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور فرینکفرٹ کیلئے روانہ ہو گئے۔ واپس فرینکفرٹ پہنچ کر حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

۴ ستمبر بروز بدھ

روانگی برائے ہمبرگ: آج صبح حضور نے نماز فجر مسجد نور میں ادا کی۔ آج حضور کی روانگی کا دن تھا۔ حضور نے اگلے سفر کے پہلے مرحلہ پر آج ہمبرگ تشریف لے جانا تھا۔ صبح ۹ بجے سے قبل حضور دفتر میں تشریف لے آئے۔ کچھ دیر دفتر میں کام کرنے کے بعد ٹھیک ۹ بجے روانگی کے لئے باہر تشریف لائے۔ حضور نے پہلے ان تمام دوستوں کو جو الوداع کہنے کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔ ٹھیک سوا نو بجے حضور معہ ممبران قافلہ ہمبرگ جانے کے لئے نور مسجد فرینکفرٹ سے روانہ ہوئے۔

ہمبرگ میں قیام

حضور معہ ممبران قافلہ ۳ بجے سہ پہر ہمبرگ پہنچے۔ حضور نے پروگرام کے مطابق مسجد فضل عمر ہمبرگ میں قیام فرمانا تھا جبکہ جگہ کی تنگی کے باعث تمام پروگرام مشن ہاؤس سے باہر ایک سکول میں تین بڑے ہال کرایہ پر لیکر ترتیب دئے گئے تھے۔ حضور اپنی آمد کے تھوڑی دیر بعد نمازوں کی ادائیگی کے لئے اس سکول میں تشریف لے آئے جہاں احباب و خواتین نے حضور کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کیں۔

طلباء و طالبات و مجلس عرفان سے خطاب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور نے جرمنی میں زیر تعلیم طلباء و طالبات سے علیحدہ علیحدہ دو گروپس میں ملاقات کی۔ طالب علموں نے اپنے روزمرہ کے مسائل کے بارے میں حضور سے رہنمائی حاصل کی۔ اس کے بعد احمدی خواتین و احباب کے ساتھ حضور کی مجلس عرفان کا پروگرام تھا جس میں حضور نے شرکت فرمائی خواتین کی طرف TV کا انتظام کیا گیا تھا جس پر حضور کی مجلس عرفان ساتھ ساتھ ریلے کی جا رہی تھی۔ حضور دس منٹ کے لئے احمدی مستورات کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ حضور نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ آئندہ سے لجنہ کے ساتھ علیحدہ مجلس عرفان کا انتظام ہونا چاہیے۔ مجلس عرفان ۱/۲ ۸ بجے شام تک جاری رہی جس کے بعد حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور جرمن میٹنگ میں تشریف لے گئے۔

جرمن میٹنگ

جرمن احباب و خواتین کے ساتھ حضور کی میٹنگ کا انتظام جماعت EIDESTADT نے کیا تھا۔ جس کے لئے باقاعدہ دعوت نامے جاری کر کے مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ حضور ٹھیک نو بجے وہاں تشریف لے آئے مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضور نے ایک گھنٹہ تک مہمانوں کے سوالات کے جوابات دئے۔ اس مجلس میں ۱۰۰ سے زائد جرمن مہمان شامل ہوئے آخر میں تمام حاضرین کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔

۵ ستمبر بروز جمعرات

نماز فجر مسجد فضل عمر میں حضور کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد حضور نے قریبی پارک میں سیر کی۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد حضور سفر پر روانہ ہونے کے لئے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت ہمبرگ کی خواہش پر حضور تھوڑی دیر کے لئے مہدی آباد تشریف لے گئے اور وہاں سے سکنڈے نیوین ممالک کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ریجنل امیر ہمبرگ، اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب انور لوکل امیر ہمبرگ شہر حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے جرمنی کے بارڈر تک ساتھ تشریف لے گئے۔

حضور نے اپنے ۸ روزہ دورے کے دوران جرمنی کے تین شہروں کولون، فرینکفرٹ اور ہمبرگ میں قیام فرمایا۔ حضور کے قیام کے دوران جن کارکنان نے انتہائی اخلاص و محنت کے ساتھ ڈیوٹیاں سرانجام دیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزاء دے۔ اور ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو ______ آمین

تبدیلی پتہ:- مکرم مبشر احمد صاحب طاہر ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ فرینکفرٹ کا پتہ اور فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ نیا پتہ یہ ہے:

M.A.TAHIR, EMMERTSGRUND PASSAGE – 12

6900-HEIDELBERG, TEL: 06221 – 382622

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Gebetsplan für Frankfurt/Main
November 1991

اوقات نماز برائے فرینکفرٹ نومبر ۱۹۹۱ء

تاریخ Datum	فجر Fajr	ظہر Sohar	عصر Aßr	مغرب Maghrib	عشاء Ischa
01. Nov	5:54	12:30	14:45	17:08	18:23
02. Nov	5:56	12:30	14:45	17:06	18:21
03. Nov	5:58	12:30	14:45	17:04	18:19
04. Nov	5:59	12:30	14:45	17:03	18:18
05. Nov	6:01	12:30	14:45	17:01	18:16
06. Nov	6:03	12:30	14:45	17:00	18:15
07. Nov	6:04	12:30	14:45	16:58	18:13
08. Nov	6:06	12:30	14:45	16:56	18:11
09. Nov	6:08	12:30	14:45	16:55	18:10
10. Nov	6:09	12:30	14:45	16:53	18:08
11. Nov	6:11	12:30	14:45	16:52	18:07
12. Nov	6:13	12:30	14:45	16:51	18:06
13. Nov	6:14	12:30	14:45	16:49	18:04
14. Nov	6:16	12:30	14:45	16:48	18:03
15. Nov	6:17	12:30	14:45	16:47	18:02
16. Nov	6:19	12:30	14:30	16:45	18:00
17. Nov	6:21	12:30	14:30	16:44	17:59
18. Nov	6:22	12:30	14:30	16:43	17:58
19. Nov	6:24	12:30	14:30	16:42	17:57
20. Nov	6:26	12:30	14:30	16:41	17:56
21. Nov	6:27	12:30	14:30	16:40	17:55
22. Nov	6:29	12:30	14:30	16:39	17:54
23. Nov	6:30	12:30	14:30	16:38	17:53
24. Nov	6:32	12:30	14:30	16:37	17:52
25. Nov	6:33	12:30	14:30	16:36	17:51
26. Nov	6:35	12:30	14:30	16:35	17:50
27. Nov	6:36	12:30	14:30	16:34	17:49
28. Nov	6:38	12:30	14:30	16:33	17:48
29. Nov	6:39	12:30	14:30	16:33	17:48
30. Nov	6:40	12:30	14:30	16:32	17:47

فرق اوقات Zeitunterschiede in:	طلوعِ آفتاب Sonnenaufgang:	غروبِ آفتاب Sonnenunterg.:
Aachen:	+13	+8
Berlin:	-11	-26
Bremen:	+10	-10
Dortmund:	+9	+1
Hamburg:	0	—
Hannover:	+3	+3
Köln:	+9	+5
Mannheim:	-1	+2
München:	-17	-5
Stuttgart:	-6	+1

شعبہ تعلیم ـــــــ جرمنی

مقالہ خصوصی
م-ا-د

اسلامی ملکوں پر منڈلانے والے مہیب خطرات

ان سے بچنے اور محفوظ رہنے کی حقیقی راہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافروں اور اسی طرح منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی ایک یہ علامت بھی بتائی ہے کہ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ باہم متحد ہیں اور ان کے دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے یعنی ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں اور افتراق اُنہیں اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا رہا ہوتا ہے ——————— (بحوالہ سورۃ الحشر آیت ۱۵)

اس کے بالمقابل حقیقی مومنوں اور مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ بفضل اللہ تعالیٰ اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدق و صفا اور اخلاص و وفا سے خوش ہو کر اُن کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے الفت پیدا کر دیتا ہے اور اس طرح وہ باہمی اخوت کے مضبوط رشتے میں منسلک ہو جاتے ہیں۔ چونکہ وہ باہم بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں اس لئے وہ تشتت و افتراق کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے اور اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ وہ پھر کہیں پراگندہ نہ ہو جائیں ——— (مفہوم ماخوذ از سورۃ ال عمران آیت ۱۰۴ سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

ان کا باہمی اتحاد و اتفاق اُنہیں امّت واحدہ کی شکل میں ڈھالنے کا موجب بنتا ہے اور اس کی بدولت ہی وہ بہترین اُمّت قرار پاتے ہیں یعنی ایک ایسی اُمّت جسے بنی نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ——————— (بحوالہ سورۃ ال عمران آیت ۱۱۱)

آج سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ امّت مسلمہ جسے ساری دنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا تھا اس آخری زمانہ میں اپنے مثالی اتحاد و اتفاق سے یکسر تہی ہو چکی ہے۔ جنہیں خدا نے آپس میں بھائی بھائی بنایا تھا ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ ایک دوسرے کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ آج دنیا میں مسلمان ممالک مغرب کی عیسائی اور دہریہ اقوام کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ وہ جب چاہتی ہیں انہیں ایک دوسرے سے لڑوا کر ہر دو کی تباہی و بربادی کا نظارہ کرتی رہتی ہیں۔ اس صورت حال سے پریشان ہو کر بعض فکر مند مسلمان یہ سوچنے اور سمجھنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ امّت مسلمہ کا وجود باقی نہیں رہا ہے مسلمان تو دنیا میں موجود ہیں اور بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں لیکن امّت نادار ہو چکی ہے۔ ایسے لوگوں کے بقول امّت کا وجود اتحاد و اتفاق کے نتیجہ میں اُبھرتا اور مسلّم ہوتا ہے۔ جب اتحاد ہی پارہ پارہ ہو جائے تو کروڑوں کروڑ مسلمانوں کے موجود ہونے کے باوجود امّت کے وجود کا تحلیل ہونا ناگزیر ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک "یوسف ثانی" نامی مسلمان بھی ہیں جو برطانیہ کے شہر برمنگھم میں مقیم ہیں۔ ان کا ایک مضمون "مسلم پارلیمنٹ اور مسلم منشور کی سیاست" کے زیر عنوان روزنامہ "جنگ" لندن کے ایک حالیہ شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ مسلمانان عالم کے باہمی افتراق اور اس سے پیدا ہونے والی انتہائی دردناک صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"مسلم اُمّہ کے دو الفاظ اشارہ کرتے ہیں اُن انسانوں کی طرف جو دین اسلام سے تعلق رکھتے ہیں یعنی جن کی قدر مشترک دین اسلام ہے اور جو دین اسلام کے حوالہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ لیکن یہ اشتراک صرف عمومی حوالہ تک ہی محدود ہے۔ یہ عمومی حوالہ ہمیں ان کی خصوصی اختلافی حقیقتوں کے ضمن میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ ٹھوس خصوصی حقیقتیں یہ ہیں کہ مسلمان مختلف ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی اپنی حکومتیں ہیں۔ ان حکومتوں کی اکثریت آمرانہ ہے، ان کے اپنے اپنے مفادات ہیں جن کی خاطر وہ دوسرے مسلمان ممالک سے برسر پیکار ہیں۔ ایران عراق جنگ اور کویت پر عراق کی جارحیت اس جنگ بازی کی بہترین مثالیں ہیں۔ معاشرتی سطح پر ان تمام ملکوں کے مسلمان فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ شیعہ سنّی کی بنیاد پر فرقہ وارانہ قتل عام کی روایت بھی نئی نہیں۔ پاکستان میں تقریباً ہر سال فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں۔ سیاسی سطح پر بھی کوئی اتفاق نہیں۔ ہر فرقہ کی سیاست اور سیاسی نظام کا تصور مختلف ہے مثلاً پاکستان میں کوئی فقہ جعفریہ کا نفاذ چاہتا ہے اور کوئی فقہ حنفیہ کا۔ چنانچہ ایک متحد اور متفق مسلم امّہ کا کوئی وجود نہیں جس کا ایک مرکز ہو اور جس کے مقاصد میں یکسانیت ہو"

(روزنامہ جنگ لندن ۱۰، ۱۱ اگست ۱۹۹۱ء صفحہ ۴ کالم ۵)

اس کے بعد جناب یوسف ثانی نے اس امر پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا ہے کہ مسلمان ملکوں میں انسانیت کا احترام مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ مسلموں اور غیر مسلموں میں تفریق برتی جاتی ہے اور یہ کہ ان کے مساوی حقوق تسلیم نہیں کئے جاتے بلکہ جان بوجھ کر مسلمان، مسلمان میں بھی تفریق کی جاتی ہے اور اس بات کی عملاً نفی کی جاتی ہے کہ جملہ مسلمانوں کے حقوق مساوی ہیں۔ انہوں نے اس امر پر بھی کچھ کم دکھ کا اظہار نہیں کیا کہ اکثریتی فرقہ اقتدار کے زعم میں مسلمان اقلیتی فرقہ

کے حقوق غصب کرنے کو شرعاً اور اخلاقاً جائز سمجھتا ہے اور اس طرح اتحاد و اتفاق اور یک جہتی کی بنیاد کو ڈھا کر رکھ دیتا ہے۔ ان کے نزدیک مغربی ممالک میں جن کی آبادی اکثر و بیشتر کافروں پر مشتمل ہے صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہاں بلا تفریق رنگ و نسل اور بلا تفریق مذہب و عقیدہ سب انسانوں کو یکساں معاشرتی، سیاسی اور مذہبی حقوق حاصل ہیں۔ کسی کے ساتھ بھی مذہبی اختلاف کی بناء پر کوئی تفریق نہیں برتی جاتی۔ ان کا بنیادی مسلک ہی یہ ہے کہ بلا استثناء تمام انسان (خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا مسلک سے ہو) مساوی حیثیت کے مالک ہیں یعنی انسان ہونے کے ناطے کلیتہً یکساں سلوک کے حقدار ہیں اس لئے ان کے شہری، سیاسی اور مذہبی حقوق میں کسی قسم کی تفریق انسانیت کی تذلیل کے مترادف ہے۔ اس بارہ میں وہ مسلم ممالک کی تقابلی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"جدید جمہوریت نے شہریت کے محدود تصور کی توسیع کر کے اسے ملکی سطح پر ہمہ گیر کر دیا ہے بلکہ یہ رفتہ رفتہ عالمگیر ہوتا جا رہا ہے۔ برطانیہ کے ہر شہری کو شہری حقوق حاصل ہیں اور یہ حقوق بلا امتیاز سب کو حاصل ہیں۔ کسی بھی شہری کو رنگ و نسل اور مذہب کی بنیادوں پر ان حقوق سے محروم نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کو معاشرتی اور سیاسی دونوں سطح پر عبادت کے علاوہ مذہبی تبلیغ و تشہیر اور عیسائیوں کو مسلمان بنانے کی مکمل آزادی ہے مزید یہ کہ انہیں عیسائی مذہب پر تنقید کرنے کے علاوہ اسے علی الاعلان جھوٹا مذہب کہنے پر بھی کوئی پابندی نہیں۔ جبکہ مسلمان ممالک میں یہ آزادیاں غیر مسلموں کو تو کجا مسلمانوں کو بھی حاصل نہیں۔ سعودی عرب میں سنّی علمائے دین کی کتابوں پر پابندی ہے، وہابیت پر تنقید کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ ایران میں صرف شیعہ مسلک کو ہی اسلام سمجھا جاتا ہے۔ غیر شیعہ کو محض اس لئے بُرا کہنا کہ اس کی وابستگی عیسائیت (یا کسی اور دینی مسلک) سے ہے انتہائے تعصب اور تنگ نظری کی دلیل ہے۔

ثانیاً جمہوری ملکوں میں حقوق کا تحفظ قانون کرتا ہے۔ ان ملکوں میں قانون کی حاکمیت ہے۔ اصولاً قانون کے سامنے سب برابر ہیں۔ قانون بلا امتیاز سب کے ساتھ مساویانہ سلوک کرتا ہے . . . یہ تحفظ صرف عیسائیوں کے لئے نہیں بلکہ اس ملک کے سب شہریوں کے لئے ہے۔ یہ تحفظ مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ انسانیت (کی بنیاد) پر کیا جاتا ہے۔ یعنی اس بنیاد پر کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم سب انسان ہیں۔ ہماری قدر مشترک انسانیت ہے۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۱۰، ۱۱ اگست ۱۹۹۱ء صؔ۴ کالم ۵، ۶)

مسلمانوں اور مسلمان ملکوں کے باہمی نفاق اور اس سے پیدا ہونے والی انتہائی افسوسناک صورتِ حال پر صرف ایک یوسف ثانی ہی نوحہ کناں نہیں ہیں بلکہ روزنامہ جنگ لندن نے خود بھی اپنے اداریتی کالموں میں اس صورت حال پر کچھ کم فکرمندی اور تاسف کا اظہار نہیں کیا ہے۔ اس نے اسی شمارہ میں "مسلم اُمّہ کا اتحاد" کے زیرِ عنوان جو اداریتی مقالہ شائع کیا ہے اس میں وہ رقم طراز ہے۔

"اس وقت خدا کے فضل سے آزاد مسلمان ملکوں کی تعداد پینتالیس ۴۵ چھیالیس ۴۶ ہے اور مسلمانوں کی کل آبادی ایک ارب کے لگ بھگ ہے۔ دنیا کا ہر پانچواں انسان مسلمان ہے۔ اقوام متحدہ میں صرف مسلمان ملکوں کے ووٹ ایک تہائی کے قریب ہیں۔ ان حقائق کی بناء پر مسلمان ممالک کو عالمی سطح پر سب سے زیادہ طاقتور اور موثر گروپ کی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے۔ لیکن عملی صورت یہ ہے کہ اتنی بڑی طاقت ہونے کے باوجود سارے مسلمان ملک بھارتی مسلمانوں اور کشمیری عوام کے جائز حقوق کا تحفظ بھی نہیں کر سکتے . . . . . پھر خدا کے فضل سے اسلامی ملکوں کی جغرافیائی وسعت کم و بیش دو براعظموں پر پھیلی ہوئی ہے۔ سب زمینی لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط و منسلک ہیں اور دفاعی اور اقتصادی لحاظ سے کرۂ ارض پر ان کا محلِ وقوع حد درجہ اہم ہے۔ یہ ساری سہولتیں حاصل ہونے کے باوجود عالمی سطح پر ان ملکوں کی حیثیت ایک منتشر اور باہم دست و گریباں گروہ کی سی ہے جسے جو چاہتا ہے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر لیتا ہے۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۱۰، ۱۱ اگست ۱۹۹۱ء صؔ۴ کالم اول)

◎◎◎◎◎◎◎◎◎◎

جناب یوسف ثانی اور روزنامہ جنگ کے اداریہ نویس نے امّت مسلمہ میں تشتت و افتراق کی جس تیزی سے بڑھتی اور بگڑتی ہوئی صورت حال اور اس کے جن نتائج و عواقب کی نشاندہی کی ہے وہ بہت ہی افسوسناک اور دل گرفتہ کرنے والے ہیں۔ اس سے کوئی ہوش مند بھی اختلاف نہیں کر سکتا کہ امت مسلمہ میں تشتت و افتراق کی کیفیت کم ہونے کی بجائے دن بدن فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مختلف ملکوں، مختلف طبقوں اور مختلف فرقوں کے مابین اختلاف کی خلیج تنگ ہونے کی بجائے روز بروز بڑھتی، پھیلتی اور وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ امت میں یہ افتراق آج پیدا نہیں ہوا۔ اس کا آغاز صدیوں پہلے ہو چکا تھا لیکن اس سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ اس افتراق نے اس آخری زمانہ میں جو بھیانک صورت اختیار کی ہے اس نے ہر دردمند مسلمان کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور وہ یہ سوچ کر لرزہ براندام ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ نہ معلوم ابھی اور کیا ہونے والا ہے۔ ابھی چند سال پیشتر مغربی طاقتوں کی ایماء پر ایران، عراق جنگ ہوئی جو اپنی تمام تر تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ مسلسل آٹھ سال تک جاری رہی۔ دونوں طرف مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہتا رہا اور لاکھوں کُشتوں کے پُشتے لگتے چلے گئے۔ خدا خدا کر کے یہ بے مقصد اور بے نتیجہ جنگ ختم ہوئی تو کچھ ہی عرصہ بعد امریکہ کے اُکسانے پر عراق مسلمان پڑوسی ملک پر چڑھ دوڑا۔ پھر اُسی امریکہ نے اس امر کو بہانہ بنا کر کہ سعودی عرب اور کویت نے اسے مدد کے لئے پکارا ہے تمام مغربی اور بعض اسلامی ملکوں کی متحدہ فوجوں کو ساتھ ملا کر بلائے بے درماں کی شکل میں عراق پر ہلّہ بول دیا۔ دو درجن ممالک کی افواج قاہرہ نے لاکھوں عراقیوں کو تہ تیغ کر کے پورے عراق کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور ایک چھوٹے سے ملک پر اس قدر ہولناک تباہی مسلط کی کہ اس کے آگے پوری جنگ عظیم دوم کے دوران کی جانے والی لامتناہی بمباریاں ماند پڑ کر رہ گئیں۔ اب ہر طرف امریکہ کے نئے عالمی نظام کا غلغلہ بلند ہو رہا ہے اور اخباری اطلاعات کی رو سے سننے میں یہ آ رہا ہے کہ اس نام نہاد عالمی نظام میں پاکستان سمیت پورے عالم اسلام کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ مشرق و مغرب میں تمام تر بالادستی غیر مسلم طاقتوں کو حاصل رہے گی وہ خواہ امریکہ اور اس کا بغل بچّہ اسرائیل اور اس کے ہمنوا مغربی اتحادی ہوں یا بھارت، جاپان اور دوسری غیر مسلم مشرقی طاقتیں۔ خاص طور پر پاکستان کے مستقبل کے بارہ میں آئے دن اخبارات میں اس قدر خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ان خدشات کے تصور سے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ سب سے زیادہ افسوسناک

اور خدشات کو مہیب سے مہیب تر بنانے والی بات یہ ہے کہ مسلمان ملکوں کی آنکھیں اب بھی نہیں کھل رہیں۔ وہ اتحاد کی طرف آنے کی بجائے باہمی تشتت وافتراق کو اور زیادہ گہرا بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس ہمہ گیر نا اتفاقی کی وجہ سے آج تک نہ فلسطین کا مسئلہ حل ہوا ہے اور نہ کشمیر کا اور نہ بعض غیر مسلم ممالک میں آباد مسلم اقلیتوں کے حقوق کا مسئلہ۔ نہ صرف یہ کہ پہلے سے موجود مسائل پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتے چلے جا رہے ہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے نئے سے نئے مسائل کھڑے کئے جا رہے ہیں۔

اس اندوہناک صورت حال میں سوچنے والی بات یہ ہے کہ مسلمان ممالک یکے بعد دیگرے تباہیوں سے دوچار ہونے اور نت نئی تباہیوں کے آثار مشاہدہ کرنے کے باوجود اتحاد کی طرف کیوں نہیں آ رہے؟ مسلمانوں سے من حیث المجموع ایسا کونسا ناروا فعل سرزد ہوا ہے کہ جس نے انہیں تائید و نصرت الٰہی سے محروم کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے حق میں فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کا نظارہ از سر نو دکھانے سے کیوں ہاتھ کھینچ لیا ہے؟ آگ کے گڑھے کے کنارے دوبارہ جا لگنے والوں کو وہ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا (آل عمران آیت ۱۰۴) کا نظارہ از سر نو کیوں نہیں دکھا رہا؟ یہ بات ظاہر و باہر ہے اور کسی کو اس سے مجال انکار نہیں کہ مسلمانوں نے اپنے کسی فعل ناروا کے ذریعہ خدائے ذوالجلال کی ناراضگی مول لے لی ہے۔ اس کا علاج ایک ہی ہے کہ اُس فعل ناروا سے توبہ کر کے خدا تعالیٰ کو راضی کیا جائے۔ توبہ سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ فعل ناروا ہے کیا؟ اُس فعل ناروا کا معلوم کرنا ہی مشکل امر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے معروف ہونے کے باعث ایک مسلمان کے لئے ان سے بچنا آسان ہوتا ہے۔ گناہ صغیرہ باریک در باریک ہونے کی وجہ سے چونکہ معروف نہیں ہوتے اس لئے بسا اوقات ان میں ملوث ہو جاتا ہے۔ وہ گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور اس حقیقت سے یکسر بے خبر ہوتا ہے کہ وہ ایک گناہ کے بعد دوسرے گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اسی طرح بعض گناہ یا ناروا افعال ایسے ہوتے ہیں کہ انسان انہیں نیکی سمجھ کر کر رہا ہوتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ اپنے ان افعال کی وجہ سے خدا کی ناراضگی مول لے رہا ہے ایسے افعال اسے ثواب کی بجائے عذاب کا مستحق بنا رہے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مصلح کا انکار کرتے اور اہانت کے مرتکب ہو کر اسے اور اس کے ماننے والوں کو دکھ دیتے اور مظالم کا نشانہ بناتے ہیں وہ ایسا کار ثواب کے طور پر کر رہے ہوتے ہیں لیکن فی الاصل وہ اپنے ان ناروا افعال کی وجہ سے خدا کی ناراضگی مول لے رہے ہوتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا پھر سے مورد بننے کے لئے ان مخفی ناروا افعال سے آگاہی حاصل کرنا ازبس ضروری ہے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہوتے ہیں۔ اس کے بغیر ان ناروا افعال یا کسی ایک مخصوص ناروا فعل سے اجتناب اور تلافیٔ مافات کی توفیق نہیں مل سکتی۔ تشتت وافتراق اور اس کے نتیجہ میں سروں پر منڈلانے والے مہیب خطرات سے بچنے اور محفوظ رہنے کی یہی حقیقی راہ ہے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ (اس امر کے باوجود کہ اسے پاکستان میں سراسر ناحق اور ناروا طور پر آئینی اور قانونی لحاظ سے غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے، اس کے شہری اور مذہبی حقوق پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں اور افراد جماعت کو انتہائی مظالم کا نشانہ بنایا گیا ہے) اپنے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مسلسل دی جانے والی ہدایات کے تحت امت مسلمہ کے سر پر سے بلائیں دور ہونے کے لئے انتہائی دردمندی کے ساتھ دعائیں کر رہی ہے اور کرتی چلی جائے گی۔ اسے یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا جب اُس کی دعائیں قبول ہوں گی لیکن مسلمانوں کے سرکردہ اور سربراوردہ اصحاب کا یہ فرض ہے کہ وہ اُس فعل ناروا کا کھوج لگا کر اُس کی تلافی کی طرف متوجہ ہوں جو فی الاصل خدائے قادر و قدوس کو ناراض کرنے پر منتج ہوا ہے۔

آخر میں ہم جماعت احمدیہ عالمگیر کے ایثار پیشہ مخلص احباب کو ازراہ یاددہانی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے سچے اسلامی جذبے اور اسلام کے لئے اپنی دردمندی اور اس کے غلبہ کی لازوال تڑپ کے تحت اپنی ان دعاؤں پر اور زیادہ زور دیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو سمجھ عطا کرے اور عالم اسلام پر منڈلانے والے مہیب خطرات کو دور کر کے اس کے دشمنوں کو زیر کر دکھائے اور اسے دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

ویلا بھوں کے آیا اے فیر یوسف دے ویراں دا

جگ وچ آپ وتاپ پئی اے نئیں سانجھی کوئی پیڑاں دا
منہ لکھیا پڑھ لینا واں کوئی کردا نئیں اعتبار
کل نالوں اج جگ اتے ہر شے دا حسن سوایا اے
کی چار چفیرے ہر پاسے خود غرضی ہتھ پھیلائے نیں
دل نوں کر کے ٹکڑا توں ہر پھٹ نوں سہہ جا سینے تے
جے کر لوکی دکھے نیں تے آپ کدے نہ دکھا ہو
ناں لالچ کوئی خود غرضا نئیں وسیم پیار کنہوں سجھا دا اے
جگ وچ آپ وتاپ پئی اے نئیں سانجھی کوئی پیڑاں دا

ویلا بھوں کے آیا اے فیر یوسف دے ویراں دا
پڑھے لکھے اَن پڑھاں نوں کی میں دساں حال لکیراں دا
مرن دے بعدوں پے جائے گا مل اینہاں تحریراں دا
غرضاں ماری ایس دنیا تے سودا ہووے ضمیراں دا
پی اک پیالہ صبر دا نہ زور وکھائیں تیراں دا
پیار دے مٹھے بولاں نال اے ویلا اے تدبیراں دا
نئیں بکھا قبر دی مٹی دا تے تن کفن دیاں لیراں دا
ویلا بھوں کے آیا اے فیر یوسف دے ویراں دا

وسیم چوہدری

خدام الاحمدیہ سے خطاب

یہ نظم مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع ۱۹۹۱ء کے اختتامی اجلاس میں حضور کی موجودگی میں پڑھی گئی۔

آج خُدّام سے اک اپنی گزارش ہو گی
بات اگر غور سے سُن لیں تو نوازش ہو گی

ہیں یہاں حُسن و لطافت کے نظارے دِلکش
رنگ جتنے بھی ہیں دُنیا کے وہ سارے دِلکش

حُسن بھی جامِ شفق رنگ میں ڈھلتا ہے یہاں
اِک نیا چاند سرِ شام نِکلتا ہے یہاں

میں نے یاقُوت سے چہروں کو بہکتے دیکھا
میں نے مَرجان سے جسموں کو بھٹکتے دیکھا

حُسن ہے، جام ہے، دعوت ہے، پری خانے ہیں
ہر طرف بکھرے ہوئے عیش کے افسانے ہیں

کیا تعلق ہے مگر تم کو پری خانوں سے
بچ کے رہنا ہے تمہیں زہر کے پیمانوں سے

یاد رکھنا کہ یہاں کس کی طلب لائے ہو
گھر سے کیوں نکلے ہو پردیس میں کیوں آئے ہو

تُم نے چھوڑا ہے وطن حضرتِ احمدؑ کیلئے
تم پہ ٹُوٹے ہیں ستم اسمِ محمدؐ کے لیے

اپنے ماں باپ کو احباب کو چھوڑ آئے ہو
اک تعلق تھا جو دُنیا سے وہ توڑ آئے ہو

بیٹیاں بہنیں تسلّی کو ترستی ہیں وہاں
کتنی مائیں ہیں جو روتی ہیں تڑپتی ہیں وہاں

شب کو سرگوشیاں کرتے ہیں ستارے اُن سے
ٹُوٹ سکتے نہیں پیوند تمہارے اُن سے

دہر میں چاروں طرف آگ کا دریا ہے رواں
جس میں عصیان و جرائم کے بپا ہیں طوفاں

تم کو اس آگ کے دریا سے گزرنا ہو گا
اک نئی زیست کے ساحل پہ اُترنا ہو گا

تم تو ہو امن کا پیغام زمانے کے لئے
تم کو کرنا ہے نیا کام زمانے کے لئے

تم کو جِینا ہے تو مستقبلِ دوراں بن کر
تم کو ہر دیس میں رہنا ہے بہاراں بن کر

دہر میں احمدِ مُرسلؐ کی نشانی تم ہو
جس کو دہرائے گی دنیا وہ کہانی تم ہو

قمر اجنالوی

احمدیہ کرکٹ ٹیم نے

جرمن نیشنل چیمپئن شپ جیت لی

احمدیہ کرکٹ ٹیم نے مورخہ ۱۵ ستمبر کو میونخ میں منعقد ہونے والے فائنل میچ میں RCC-HANAU کرکٹ کلب کو شکست دے کر پہلی بار نیشنل چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کرلیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس سے قبل احمدیہ کرکٹ ٹیم رائن مائن نیکر لیگ کے چیمپئن ہونے کا اعزاز بھی حاصل کر چکی ہے۔ نیشنل چیمپئن شپ کے سیمی فائنل میں جو کہ انگلش گارڈن میونخ میں کھیلا گیا احمدیہ کرکٹ کلب نے میونخ کرکٹ کلب کو ۸ وکٹوں سے شکست دی۔ فائنل میچ میں مقررہ چالیس اووروں میں ہماری ٹیم نے ۲۴۷ رنز بنائے۔ ٹیم کے کپتان عبدالسلام بھٹی نے آٹھ چھکوں اور دس چوکوں کی مدد سے ۱۵۳ رنز سکور کئے۔ مخالف ٹیم ۱۲۳ رنز پر آؤٹ ہوگئی۔

میچ کے اختتام پر جرمن کرکٹ بورڈ کے ممبر MIKE BREADLY نے کھلاڑیوں میں اسناد تقسیم کیں۔ مین آف دی میچ کا اعزاز بھی مکرم عبدالسلام بھٹی کے حصّہ میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ٹیم کی کامیابی کی اطلاع دی گئی تو حضور نے مبارک باد کا درج ذیل خط تحریر فرمایا۔

لندن / ۱۶۔۹۔۹۱

پیارے عزیزم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی مراسلہ فیکس سے احمدیہ کرکٹ ٹیم جرمنی کی کُل جرمنی قومی چیمپئن شپ کے فائنل میچ میں ۱۲۴ رنز کی نمایاں برتری کے ساتھ چیمپئن شپ جیتنے کی خوشکن خبر ملی الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اَللّٰھم زدہ بارک۔

آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ آئندہ اس ٹیم کو ظاہری اور باطنی اور روحانی ہر لحاظ سے مضبوط کرے اور انشاءاللہ بنا دے اور احمدیت کا نام روشن کرنے کا ذریعہ بنی رہے۔ سب کھلاڑیوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام اور مبارک باد دیں۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

احمدیہ کرکٹ ٹیم درج ذیل کھلاڑیوں پر مشتمل تھی

عبدالسلام بھٹی ، اعجاز احمد ، کلیم احمد پاشا ، سہیل اکرم ، صلاح الدین ، طیب احمد ، تنویر احمد

انیس الرحمٰن ، حسنات احمد ، وحید احمد ، عبدالباسط چیمہ ، شاہد احمد جمیل ، عرفان احمد

قومی کرکٹ چیمپئن شپ جیتنے والی احمدیہ کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی

یہ امر بھی انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ احمدیہ کرکٹ کلب کی بی ٹیم نے گذشتہ دنوں رائن مائن نیکر لیگ بی بھی جیت لی ہے۔ ہماری بی ٹیم میں درج ذیل کھلاڑی شامل تھے۔

طاہر محمود ، سردار محمود ، اعجاز احمد ، عرفان احمد ،

کلیم احمد پاشا ، عبدالحمید رامہ (کیپٹن) ، داؤد احمد ،

برکات احمد ، عبدالقادر کوکب ، شہناز احمد ،

اعتزاز احمد ، مبارک احمد راٹھور ، شرافت اللہ خان ،

فہیم احمد ، نصیر احمد چغتائی

محترم چوہدری فرزند علی مرحوم کا ذکرِ خیر

محمد امداد الرحمٰن صدیقی۔ مبلغ سلسلہ

محترم چوہدری فرزند علی صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ۱۳، ۱۴ اگست ۱۹۹۱ء کی درمیانی شب بوقت ۳۰-۱۲ بجے ان کی روح اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئی۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعُون۔

مرحوم ومغفور نے اپنے پیچھے ایک بیوی، آٹھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے چھوٹے بیٹے عزیزم ڈاکٹر مہدی علی صاحب کے سوا سب بیٹے بیٹیاں شادی شدہ ہیں، اپنے اپنے گھروں میں خوش وخرم ہیں۔ ایک بیٹا واقفِ زندگی مکرم ہادی علی چوہدری صاحب مبلغ انگلستان حال دفتر وکالت تبشیر میں اہم ذمہ داریوں پر مقرر ہیں۔ الحمدللہ۔

محترم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم گوکھوال ضلع فیصل آباد کے زمیندار گھرانے کے خوش قسمت انسان ہیں جنہوں نے بالکل نوجوانی میں قبولِ احمدیت کی سعادت حاصل کی تھی۔ وہ ایک کامیاب زمیندار تھے اور طبِّ یونانی میں بھی خاص دسترس رکھتے تھے۔ یہ کام وہ پیشہ کے طور پر نہیں بلکہ محض خدمت خلق کے لئے کرتے تھے۔ چنانچہ ہزاروں مریضوں نے اُن سے علاج کروایا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دی۔

خلیفۂ وقت کے ساتھ ہمیشہ ان کا نہایت عقیدت ومحبت کا تعلق رہا۔ اپنے بچوّں کو اعلیٰ تربیت کی خاطر پہلے قادیان میں رکھتے رہے۔ بعد میں ۱۹۴۸ء میں ہی ربوہ میں مکان بنوایا اور بچوّں کو ربوہ میں رکھا۔ خود مختلف مقامات پر زمیندارہ کرتے رہے۔ ہر قدم پر خلیفۂ وقت سے مشورہ، راہنمائی اور دعا لیتے تھے۔ محترم چوہدری صاحب انتہائی متوکل انسان تھے۔ تہجد گذار تھے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے آپ کو ہمیشہ مالی فراخی سے نوازا تھا ویسے ہی خدمت دین کا جذبہ بھی بہت بڑھ چڑھ کر عطا فرمایا تھا۔ خلفاء سلسلہ کی طرف سے مالی تحریکات پر ہمیشہ بڑھ کر حصّہ لیتے اور اپنی اولاد کو بھی اُن میں ضرور شامل کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں جو نمایاں پہلو تھا وہ یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی طرف سے بھی ادائیگی کرتے تھے۔ اسی طرح اپنی پہلی بیوی مرحومہ کی طرف سے مالی تحریکات میں حصّہ لیتے۔

ربوہ کے مکینوں کی سہولت کے لئے شروع میں ہی وہاں برف خانہ اور آٹے کی چکّی محض اس نیّت سے لگائی کہ لوگوں کو دور دور سے یہ ضرورتیں پوری کرنے کے لئے دقت اور تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مرحوم بہت مہمان نواز تھے۔ مہمان نوازی سے ان کو بہت خوشی ہوتی تھی اور عموماً آپ کے ہاں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ رہتا۔ آخری بیماری میں بعض دفعہ نیم بے ہوشی میں بھی گھر والوں سے کہتے کہ مہمان آئے ہیں ان کا بستر لگاؤ و کھانے کا انتظام کرو۔

چوہدری صاحب غرباء اور دیہاتی بے کسوں کی مالی امداد بڑی کثرت سے کرتے تھے۔ شادیوں کے سلسلہ میں اُن کی ضرورتوں کے لئے ضرور رقم دیتے تھے۔ چوہدری صاحب کو کئی قسم کی خدماتِ سلسلہ کی بھی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم کئی سال تک اپنے محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کے صدر رہے اور صدر عمومی ربوہ کے طور پر بھی کچھ عرصہ خدمات سرانجام دیں۔

علاقائی جرگوں اور پنچائتوں کے ممبر تھے۔ لوگ اپنے جھگڑوں کا تصفیہ کرانے کے لئے ان کے پاس بڑی کثرت سے آتے تھے۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کو اولاد میں بھی جاری رکھے اور بڑھاتا چلا جائے۔ مرحوم نے ۷۶ سال کی عمر میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

حق ادا نہ ہوا

ان سے وعدوں کی ہم کو کیا امید
جن کا وعدہ کبھی وفا نہ ہوا

جن کی نظروں نے کر لیا تسلیم
اپنا ہی حق تو ادا نہ ہوا

دن بھی گزرے مہینے بھی اور سال
وعدہ تکمیل تشنہ پا نہ ہوا

کتنی وابستہ ان سے امیدیں
پر کسی سے بھی آشنا نہ ہوا

ہم سہے جاتے ہیں ان کے ستم
ہم پہ ایسے ہی کیا سے کیا نہ ہوا

آپ سن کر خاموش بیٹھے ہیں
اس لئے کہ حق ادا نہ ہوا

بارہا کہہ چکے غریب ہیں ہم
ہم سے محشر کوئی بپا نہ ہوا

ہم نے وعدہ کیا کریں گے ہم
جو بھی حق آپ کا ادا نہ ہوا

نیم الفت ہے آپ کا اسلوب
میری محرومیوں پہ کچھ گِلا نہ ہوا

چھوڑ دو وشت میں اگر چاہو
آج تک میں بھی لب کشا نہ ہوا

ظلم آخر کو رنگ لائے گا
جُز خدا کے بھی آسرا نہ ہوا

ہم مجسم شریف ہیں لیکن
کسی پہلو پہ بھی بھلا نہ ہوا

کیا نہیں ابتلا خدا کا یہ
ایسا پہلے تو مبتلا نہ ہوا

یا خدا رحم کر کہ بندہ ہوں
جز تیرے کسی کا میں گدا نہ ہوا

شاہدہ ملک، آلزے

برلن جماعت کے چند عرب احمدیوں کے ایمان افروز واقعات

عبد الباسط طارق

برلن جماعت میں گذشتہ چند ماہ میں کچھ عرب احمدیوں نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی ہے۔ ان کے قبولیت احمدیت کے واقعات ایمان افروز ہیں۔ سب سے پہلے خاکسار مکرم **عبد الرحمٰن شافعی مصری** صاحب کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو ہمارے عرب احمدی دوست مکرم حامد السباعی صاحب کی تبلیغی کاوشوں کا ثمر ہیں۔ یہ نوجوان مصری دوست یاہوا وٹنس نامی فرقہ کے عیسائی تھے اور اسلام سے متنفّر تھے۔ یہ حامد السباعی صاحب کو ۲ ماہ تک روزانہ ملتے رہے اور اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ انہیں یقین ہو گیا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سچے رسول ہیں، اسلام ایک سچا مذہب ہے اور جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے جس کا سابقہ پیشگوئیوں میں ذکر ہے۔ مکرم حامد السباعی نے انہیں کہا کہ اب وہ اپنے خوابوں کے بارہ میں محتاط ہو جائیں اور کیونکہ بعض اوقات خدا تعالیٰ اس روحانی جماعت کی صداقت خواب کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ چند ہفتوں کے بعد ہی انہوں نے خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک خوبصورت انسان دیکھا جو ایک چھوٹی سی پہاڑی پر کھڑا لوگوں کو ایمان کی طرف بلا رہا تھا۔ اس نے عبد الرحمٰن سے کہا کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں لیکن وہ میری بات نہیں سنتے کیا تو میری پیروی کرے گا؟ تو خواب میں ہی مکرم عبد الرحمٰن صاحب نے کہا کہ ہاں میں تیری پیروی کروں گا۔ اس پر اس بزرگ شخص نے عبد الرحمٰن کو بلا کر معانقہ کیا۔ جب یہ خواب مکرم عبد الرحمٰن صاحب نے مکرم حامد السباعی کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ یہ سچا خواب ہے اور ضرور پورا ہو گا۔ اس خواب کے فوراً بعد خاکسار عبد الباسط طارق مبلغ برلن ان عربوں سے ملا اور انہیں بتایا کہ چند دنوں کے بعد حضور پر نور خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر تشریف لا رہے ہیں۔ اس پر مکرم عبد الرحمٰن صاحب اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ فرینکفرٹ آئے اور حضور انور سے ملے اور خواب میں جیسا کہ دیکھا تھا حضور سے معانقہ کا شرف حاصل کیا اور حضور پر نور کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ اس واقعہ کو بیان کر کے عبد الرحمٰن صاحب رو دیئے اور حامد السباعی صاحب نے انہیں بتایا کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ایسے ہی نشانات دکھلاتا ہے۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں، انگلش اور جرمن زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔

دوسرا واقعہ مکرم **محمد عزّت عطوی** صاحب کا ہے۔ یہ دوست ۴۲ سال کے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ لبنان میں کیمسٹ کی دوکان کرتے رہے ہیں اور ایک لمبا عرصہ ٹیچر رہے ہیں۔ عربی ادب اور فرانسیسی زبان پر عبور حاصل ہے۔ عرصہ پندرہ سال سے یہ قرآن کریم پر غور کرتے رہے اور مختلف اسلامی حلقوں میں شامل ہو کر علماءِ دین سے مباحثات کرتے رہے اور پھر بعض سیاسی حلقوں کے حالات کا جائزہ بھی لیا اور ان سب سے امام مہدی منتظر کے حالات دریافت کرتے رہے۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ ان علماء کے اقوال و اعمال میں تضاد ہے۔ اس پر یہ دوست دعا کرتے رہے کہ اے خدا تو مجھے حق دکھا اور اس کی پیروی کی توفیق عطا کر، اور اسی طرح مجھے باطل سے دور کر دے۔ چنانچہ اسی بیقراری کے عالم میں یہ عرب دوست ساری رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہے اور استغفار میں مصروف رہے تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ہے جس نے سفید لباس پہنا ہوا ہے اس کا چہرہ چاند کی طرح خوبصورت ہے، چمک رہا ہے اور چہرے پر تقویٰ اور نیکی کا نور ہے اور اس کے سر پر تین پرندے سفید رنگ کے بیٹھے ہوئے ہیں جن میں سے ایک مشرق کی طرف، دوسرا مغرب کی طرف اور تیسرا جنوب کی طرف اڑ کر گیا ہے اور اس نورانی شخص کا چہرہ شمال کی طرف ہے۔ اس کے بعد اسی شخص کو انہوں نے دوبارہ خواب میں دیکھا اور وہ شخص مکرم محمد عزت عطوی صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ یا ولدی انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب۔ ان اللہ تعالیٰ جعلنا امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس۔ یعنی اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے امّت مسلمہ کو امت وسط بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفس کے اندر یہ نشان رکھا ہے کہ تمہاری ہر انگلی کے تین پورے ہیں، اور انگوٹھے کے ۲ پورے ہیں اس طرح ایک ہاتھ کے ۱۴ پورے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے ۲۸ پورے ہوئے۔ اور سورۃ فاتحہ کے الفاظ اگر گنے جائیں تو چودھواں لفظ اھدنا ہے۔ یعنی ۱۔ الحمد ۲۔ للہ ۳۔ رب ۴۔ العلمین ۵۔ الرحمٰن ۶۔ الرحیم ۷۔ مالک ۸۔ یوم ۹۔ الدین ۱۰۔ ایاک ۱۱۔ نعبد ۱۲۔ وایاک ۱۳۔ نستعین ۱۴۔ اھدنا۔ اسی طرح چودھویں صدی ہدایت کی صدی ہے۔ اس طرح عربی زبان کے بھی ۲۸ حروف تہجی ہیں۔ بعد ازاں مجھے ان دونوں خوابوں کے بعد ایک عجیب سرور اور طمانیت ملی اور میں خدا اور اس کے رسول اور مسیح مہدی الموعود پر ایمان لایا۔ اس کے بعد مکرم محمد عزّت عطوی صاحب لبنان سے جرمنی آ گئے۔ یہاں ان کی ملاقات ایک احمدی دوست سے جو لاگر میں ان کے ساتھ مقیم تھے ہوئی جن کے ذریعے انہیں احمدیت کی صداقت نصیب ہوئی چنانچہ انہوں نے برلن مسجد میں دوسرے عرب اور پاکستانی احباب کی موجودگی میں بیعت کر لی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خدا کے فضل سے باقاعدہ جمعہ پر آتے ہیں۔ انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت کر چکے ہیں۔

اس کے بعد مکرم **جلال السباعی** صاحب جو حامد السباعی کے چھوٹے بھائی ہیں اپنے بڑے بھائی کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدی ہوئے ہیں انہوں نے کچھ مطالعہ کیا۔ جلد ہی خدا تعالیٰ نے ان کا دل کھول دیا اور ان کی زندگی کا عظیم اور ناقابل فراموش لمحہ وہ تھا جب انہوں نے حضور پر نور سے ملاقات کی اور بیعت کی۔ مکرم السباعی صاحب نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ وہ اپنے بھائی کو اسکندریہ بھجوا رہے ہیں جہاں وہ ایک احمدیہ مرکز کھولیں گے اور اسی طرح محارسہ مطروحہ

جو مصر اور لیبیا کے درمیان ایک علاقہ ہے میں بھی مرکز احمدیت کھولیں گے، انہیں لٹریچر عربی زبان میں مہیا کیا جائے گا اور ان مراکز کا خرچہ جہاں تک ہو سکا یہ دونوں مصری بھائی اٹھائیں گے اور حضور پر نور کو بھی دعا اور مدد کی درخواست کریں گے، اس وقت وہ برلن میں اعلیٰ پائے کی علمی کتب پر مشتمل ایک لائبریری بنانا چاہتے ہیں جو احمدیہ لائبریری کہلائے گی۔

مکرم **حامد السباعی** جو چند سال سے برلن جماعت کے ممبر ہیں اور خدا کے فضل سے بہترین داعی الی اللہ ہیں ہر وقت ان کے گھر میں تبلیغی مجالس ہوتی رہتی ہیں ان کی جرمن نژاد اہلیہ ہیں اور تین بچے ہیں، اس کے باوجود وہ اپنے گھر میں عربوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ انہوں نے احمدیت کا علمی نقطۂ نظر سے بہت گہرا مطالعہ کیا ہے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے آغاز کے ساتھ ہی ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے۔ احمدیت ایک طرزِ فکر اور طرزِ حیات کا نام ہے اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ داعی الی اللہ بن کر ہر جگہ تبلیغ کرے۔ مکرم السباعی صاحب نے خاکسار کو یہ بھی بتایا کہ مذاہب کی تاریخ کے گہرے مطالعہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ عیسائیت کی تاریخ دہرائی جا رہی ہے۔ مکرم حامد السباعی صاحب نے خاکسار عبدالباسط طارق مبلغ برلن کو بتایا کہ اس زمانہ میں علوم اتنے ترقی کر چکے ہیں اور قیافہ شناسی کا علم اتنا ترقی پذیر ہے کہ ایک شخص کی تصویر سے اس کی شخصیت، اس کی عادات، اس کی صفات اور سیرت، اس کا تقویٰ اور دیانت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مکرم حامد السباعی نے خاکسار کو بتایا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر گہرا مطالعہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ شخص غیر معمولی صفات کا مالک ہے۔ اس کا کردار بہت عظیم اور دیانت اور تقویٰ سے مزیّن ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا مطالعہ کیا ہے اور نفسیاتی تجزیہ سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ شخص خدا کا مامور ہے اور معمولی انسان نہیں ہے۔ حضور اقدس کی تصویر اور تحریرات کا لمبا مطالعہ اور تجزیہ ان کے لئے راہ نما ثابت ہوا اور انہوں نے بیعت کی۔ چار ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹا عطا فرمایا تو حضرت اقدس کی محبت میں سرشار ہو کر انہوں نے بچے کا نام **مہدی** رکھا ہے اور ان کا ارادہ ہے کہ ان کا یہ بیٹا احمدیت کی تبلیغ کے لئے وقف ہوگا۔ وباللہ التوفیق

آخر میں ایک غیر از جماعت دوست مکرم **حامد رمضان** صاحب کا واقعہ درج کرنا ضروری ہے۔ مکرم رمضان صاحب ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مصری نوجوان ہیں اور مکرم حامد السباعی صاحب کے دوست ہیں۔ دوستی ۱۲ سال پرانی ہے۔ مکرم رمضان صاحب مصر میں ایک بینک میں آفیسر تھے۔ انہوں نے اسلامی علوم کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور کافی کتب پڑھی ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں وہ مصر سے جرمنی آئے اور یہاں آکر دنیاوی کاموں میں ایسے مصروف ہوئے کہ دین کی طرف توجہ نہ رہی لیکن چند ماہ قبل اچانک ان کا دین کی طرف غیر معمولی رجحان ہوا۔ مکرم حامد السباعی صاحب نے ان سے رابطہ کر کے دن رات ان کی تربیت کی کہ دنیائے فانی کو چھوڑ کر دین کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں احمدیت کے بارہ میں بھی تعلیم دی گئی اور تعارف کروایا گیا۔ مکرم حامد السباعی صاحب کے گھر تبلیغی گفتگو اور مباحثات کو مکرم رمضان صاحب نے سنا۔ اس پر ان کا دل بیدار ہوا اور وہ احمدیت میں دلچسپی لینے لگے۔ دو مرتبہ احمدیہ مشن آکر نماز ادا کی۔ قرآن کریم خریدا۔ خاکسار نے انہیں دیوار والی ایک گھڑی تحفۃً دی۔ انہیں ملازمت حاصل کرنے میں شدید دِقّت پیش آ رہی تھی۔ جرمنی میں کسی غیر ملکی کے لئے وائٹ کالر ملازمت حاصل کرنا بعید مشکل ہے بلکہ قریب قریب ناممکن ہے۔ مکرم رمضان صاحب نے مکرم السباعی صاحب کو کہا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے ملازمت دے تو میں ۵۰ مارک ماہانہ جماعت احمدیہ کو بطور چندہ دیا کروں گا۔ خدا کی قدرت کہ ایک ہفتہ کے بعد ہی انہیں بینک کی ملازمت مل گئی اور اس کے علاوہ دو ملازمتوں کی مزید آفر آئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس وقت مکرم حامد رمضان صاحب اور ایک لبنانی دوست مکرم محمد موسیٰ صاحب معہ فیملی بیعت کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پاکستانی دوست مکرم محمد اکبر صاحب اور آئیوری کوسٹ کے ایک دوست بھی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ ان سب کی ہدایت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آنکھوں کو انتظار کی عادت نہیں رہی
اب تو کسی خوشی کی بھی حاجت نہیں رہی

کچھ اس طرح سے پیچھے مرے ہو لیا ہے غم
اب غم سے بھی مجھے تو عداوت نہیں رہی

کہنے کو ہر طرف ہے چمن سا کھلا ہوا
پھولوں میں بھی مگر وہ تراوت نہیں رہی

سب مانتے ہیں تم کو اگر جاہ و حشم ہو
رشتوں کی اب تو کوئی بھی الفت نہیں رہی

جس سے کرو گے بات تو ٹوٹے گا اپنا دل
لہجے میں اب کسی کے حلاوت نہیں رہی

شکوہ کروں میں کیسے کہ شکوے کی جا نہیں
سجدوں میں میرے روحِ عبادت نہیں رہی

روئیں گے یاد کر کے مجھے دیکھنا تو سب
سوچیں گے جب کہ ہم میں وہ شفقت نہیں رہی

شفقت شاکرہ
(BENSHEIM)

ہمبرگ مشن کی سرگرمیاں

نعیم الدین احمد۔ نمائندہ خصوصی ہمبرگ

تبلیغی سٹالز

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ہمبرگ ریجن کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے تبلیغی سٹالز لگائے۔

HANNOVER, STADE, LÜBECK, BLANKENSE, KROONHORST, ALTONA, DITMASSDIEN, BARMBEK, BAD OLDESLOE, BAD SEGEBENG ان سٹالز کے ذریعہ جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ان سٹالز پر مجموعی طور پر ۳۸ احباب جماعت نے ڈیوٹیاں دیں اور تقریباً ۵۴۰ شہریوں سے رابطہ ہوا جنہیں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور مجموعی طور پر تقسیم والے لٹریچر کی تعداد تقریباً ۱۸۵۰ تھی۔

تبلیغی نشستیں

جماعت STADE میں ترکی تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے چند مثالی جماعتوں میں سے ایک ہے اور اپنے علاقہ میں خدمت خلق اور تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس جماعت میں مورخہ ۵رمئی کو ترکی تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں ۹ ترکی احباب و خواتین نے شرکت کی۔ سب سے پہلے مکرم محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب نے ان سے ترکی زبان میں خطاب فرمایا اس کے بعد ان کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ آخر میں احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔

بنگلہ دیش کے احباب کی مسجد فضل عمر ہمبرگ میں آمد

ہمبرگ کے ایک دوست کا رابطہ بنگلہ دیش کے SHIP میں آنے والے بنگالی غیر از جماعت دوستوں سے ہوا اور وہ ایڈریس حاصل کر کے مکرم محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کی معیت میں ان سے ملنے گئے۔ وہاں ان کو تبلیغ کی گئی اور ان کو دوسرے دن جمعہ کی نماز مسجد فضل ہمبرگ میں ادا کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ ان غیر از جماعت بنگالی دوستوں نے دعوت منظور کر لی۔ ان کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام مکرم محترم ریجنل امیر صاحب کی ہدایت پر کیا گیا۔ اس طرح جمعہ پڑھنے کے لئے ۲۲ دوست مسجد میں تشریف لائے۔ محترم مربی صاحب نے اس موقعہ کے لحاظ سے خطبہ دیا اور اس کا ان دوستوں کے افادہ کی خاطر انگلش ترجمہ بھی پیش کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دوستوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد ان کی تواضع کی گئی۔ ان کو احمدیت کا صحیح پیغام پہنچایا گیا۔ بنگالی ترجمہ قرآن کریم و دیگر لٹریچر بھی انہیں مہیا کیا گیا۔ اور ان کو چٹاگانگ میں احمدیہ مشن سے رابطہ کے متعلق بھی درخواست کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ اس طرح ان کے ساتھ گروپ فوٹوز بھی کھینچی گئیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ پھر جب بھی یہاں آئیں گے انشاء اللہ ضرور رابطہ کریں گے۔

جرمن کلاسز کی مسجد فضل عمر ہمبرگ میں آمد

مورخہ ۳۱رمئی ۹۱ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک جرمن کلاس نے پہلے سے آنے کا ٹائم مقرر کیا ہوا تھا۔ یہ کلاس ۱۵ خواتین پر مشتمل تھی۔ اس موقعہ پر مکرم فضل الرحمان انور لوکل امیر ہمبرگ نے ان کے سوالات کے تسلّی بخش جوابات دیئے۔ اسی طرح مکرم چوہدری ظہور احمد ریجنل امیر نے بھی اس میں شرکت فرمائی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں اُن کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ چائے اور کیکس وغیرہ سے ان کی تواضع کی گئی۔ ان سب نے آئندہ رابطہ رکھنے کا بھی وعدہ کیا۔

مورخہ ۲۲رجون کو ایک جرمن کلاس جس میں ۱۷ تا ۱۹ سال کے بچّے اور بچیّاں شامل تھے پہلے سے طے شدہ TERMINE پر مسجد تشریف لائے اُن کی تعداد ۲۰ تھی۔ اس موقعہ پر اسلام کے بارہ میں ان کے سوالات کے جوابات تسلّی بخش طور پر دیئے گئے۔ اس طرح اسلام کی ابتدائی تعلیم کے بارہ میں ان کو مطلع کیا گیا۔ تمام حاضرین نے خصوصی دلچسپی ظاہر کی۔ اس موقعہ پر مکرم ریجنل امیر کے علاوہ مکرم لوکل امیر نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

آپ کی خصوصی توجہ کے لئے !!

- حال ہی میں جرمنی کی عدالتوں اور وکلاء کو سو سے زائد صفحات پر مشتمل ضروری مواد بھجوایا گیا ہے۔ مستقبل میں یہ سلسلہ انشاء اللہ باقاعدگی کے ساتھ جاری رہے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے وکلاء اور شہر میں موجودہ دیگر سماجی تنظیموں اور اداروں کے پتہ جات سے شعبہ امور خارجہ کو آگاہ رکھیں۔ اس کام میں معاونت کی غرض سے ایسے احباب و خواتین کا تعاون درکار ہے جو اُردو سے انگریزی اور جرمن زبان میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسے احباب و خواتین خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔
- جلسہ سالانہ قادیان کا دعوتی خط منگوانے کا فارم و دیگر تفصیلات ریجنل امراء صاحبان کی وساطت سے تمام جماعتوں میں ارسال کر دی گئی ہیں۔ فارم پُر کر کے شعبہ امور خارجہ سے دعوتی خط و ویزے سے متعلق دیگر تمام تفصیلات منگوائی جا سکتی ہیں۔ انڈیا کا ویزا ہر دوست نے خود لگوانا ہو گا۔

عرفان احمد خان، سیکرٹری امور خارجہ ——— جرمنی

جماعت کی مساعی BÜDINGEN

انس محمود منہاس

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ۳۰ جرمنوں سے رابطہ کیا گیا جس میں سے ۷ افراد نے شرکت کی۔ بوڈنگن سٹڈٹ کے برگاماسٹر TLERR BAUNER سے مکرم عرفان احمد خان نیشنل سیکرٹری امور خارجہ ایک معزز جرمن خاتون FRAU نا KÖRNER اور خاکسار نے ملاقات کی۔ یہ ملاقات خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ سب سے پہلے تبلیغی سٹال کے بارے میں دو مختلف جگہوں پر سٹال لگانے کے لئے اتفاق رائے ہوا۔ سپورٹس کے پروگرام کے سلسلہ میں انہوں نے وعدہ کیا کہ جب بھی ہم کو ضرورت ہوگی جگہ مہیا کی جائے گی۔ شہر میں عبادت کے لئے موزوں جگہ بغیر کرائے کے دینے کا وعدہ کیا۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے بارہ میں یہ کہتے ہوئے معذرت کی کہ انہوں نے پہلے ہی فرانس میں چھٹیاں منانے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار نے غیر ملکیوں کے نمائندہ کی حیثیت سے غیر ملکیوں کے مکانوں کی پرابلم اور دوسرے مسائل کے بارے میں توجہ دلائی۔ انہوں نے ان مسائل کے حل کے بارہ میں مدد کا وعدہ کیا۔ آخر میں اُن کو جماعت کی ۱۰۰ سالہ سوونیئر پلیٹ، جرمن زبان میں قرآن شریف، اسلامی اصول کی فلاسفی، DER ISLAM جس میں جماعت کی تاریخ ہے تحفتہً پیش کیا جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ WETTRAUKNEIS کے فرسٹ KNEIS VERTRATER اور پولیس کے سربراہ HERR MAIS سے FRAU KÖNNER اور خاکسار نے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں اُن سے مکانوں کی اجازت کے سلسلہ میں اور کرائس سے باہر کام کرنے کی اجازت کے سلسلہ میں بات کی۔

"DER ISLAM" اور جرمن زبان میں برادر ہدایت اللہ صاحب کی کتاب پیش کی گئی۔ پچھلے ماہ دو تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ اس کے علاوہ مکرم جمیل احمد گیلانی، مکرم نصیر احمد، مکرم مسعود محمود اور خاکسار نے انفرادی طور پر مختلف احباب کو تبلیغ کی۔ پچھلے ماہ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں تین دن ۶ افراد نے وقار عمل کیا۔

مشرقی حصہ جرمنی میں

کولون مشن کی جماعتوں کی مساعی

جماعت OSNABRÜCK نے مورخہ ۱۵ رجون ۱۹۹۱ء کو WERNIGERODE شہر میں تبلیغی سٹال لگایا۔ مکرم افضال احمد ناصر، مکرم رانا وسیم احمد، مکرم عقیل الدین اور مکرم خالد جاوید انجم سیکرٹری اصلاح وارشاد نے حصّہ لیا۔ مختلف طبقے کے لوگوں نے سٹال دیکھا اور مختلف موضوعات پر گفتگو کی۔ ہالینڈ سے آئے ہوئے ایک جوڑے نے بھی بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور ساتھ کتب بھی لے گئے۔ اسی طرح ایک SPANISH دوست نے بھی اسلام کے متعلق گفتگو کی۔ سٹال ۲ بجے بعد دوپہر تک رہا اور مختلف قسم کا لٹریچر جس کی تعداد ۷۵ تھی لوگوں نے اپنی پسند سے خود لیا۔

جماعت OLPE نے مورخہ ۳ر اگست ۱۹۹۱ء کو شہر EISLEBEN میں تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق پائی۔ مکرم انیس احمد صاحب صدر جماعت OLPE کے ہمراہ مکرم شوکت علی صاحب اور مکرم مظفر احمد داؤد تشریف لے گئے۔ ہمارے سٹال کے سامنے چرچ والوں نے بھی سٹال لگایا۔ مکرم انیس احمد اور مکرم داؤد احمد چرچ کے سٹال کو VISIT کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد علیسائیت کے سٹال سے بھی ایک دوست ہمارے سٹال پر آئے اور انہوں نے کتب کو بغور دیکھنا شروع کیا۔ کافی دیر کے بعد انہوں نے نجات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے متعلق گفتگو کی جس کا بخوبی بائیبل کی رو سے اور کتب حضرت مسیح موعود کی روشنی میں جواب دیا گیا۔ کل ۲۵ افراد سے گفتگو ہوئی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

فرینکفرٹ میں ٹیکسٹائل کا کاروبار کرنیوالا اولین با اعتماد ادارہ

لودھی ٹیکسٹائل

گارمنٹس
فیشن
سپورٹس ویئر
سویٹر

غرض ہر قسم کی ٹیکسٹائل کی خرید کے لئے ہمارے ہاں
تشریف لاکر شکریہ کا موقع دیں
احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعائت

کفائت اللہ لودھی
BAZLER PLATZ 5
069-23 24 23

گولڈ وِنگ ٹریول

لندن، پاکستان، انڈیا و دنیا کے دیگر ممالک کے
ہوائی سفر کی ٹکٹوں کی خرید کے وقت ہمیں خدمت کا موقع دیں

بارعائت و سستی ——— ٹکٹیں
بہترین ——— سروس
قابلِ اعتماد ——— ادارہ

گولڈ وِنگ ٹریڈ اینڈ ٹریول
HOHENSTAUFEN STR 9
FRANKFURT/MAIN
TEL: 069 741417
FAX 069 741411
عباس انور، عرفان احمد خان

اسلامک ورلڈ آرڈر

ملک کے دو ممتاز دانشوروں کا فکر انگیز تجزیہ

ایس ایم ظفر (سابق مرکزی وزیر قانون)

جارج بش صدر نے جس ورلڈ آرڈر کا ذکر کیا ہے وہ ایک حد تک بطور حقیقت کے یا تو موجود ہے یا اس کے پیدا کیئے جانے کے قوی امکانات موجود ہیں لیکن مسلم ورلڈ آرڈر نہ صرف موجود نہیں ہے بلکہ مسلم ورلڈ. بحران موجود ہے

کسی ورلڈ آرڈر کو لانے کے لئے قیادت کی ضرورت ہوتی ہے جارج بش نے نیو ورلڈ آرڈر کا نعرہ اس کے حریف روس کے اعتراف شکست کے بعد لگایا جبکہ دنیا کے تمام ممالک کے مقابلہ میں صرف اور صرف امریکہ ایک طاقتور اور سب سے بڑی سپر پاور بن کر ابھر آیا۔ جارج بش نے اعلان کیا اب اس نئی دنیا میں جہاں دو سپر پاورز تھے۔ اب ایک سپر پاور بن گیا ہے نئے نظام کا سوچتے ہیں اور اس کو لانے کے لئے اعلان کے علاوہ اقدامات کرنے کی تجویز پیش کی ہے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ نیا ورلڈ آرڈر مشرق وسطیٰ کی اس جنگ کے بعد کیا گیا ہے جس میں امریکہ کی قیادت میں انٹرنیشنل فورسز (اتحادی افواج) نے امریکہ کے کہنے کے مطابق عراق میں جنگی کارروائی کی اور باقی تمام دنیا کی افواج امریکی کمان میں حرکت میں آئیں یہاں تک کہ جرمنی اور جاپان جن کے آئین کسی قسم کی جنگ سے انہیں منع کرتے ہیں وہ بھی امریکہ کے حکم پر جنگ میں دامے درمے قدمے سخنے شامل ہو گئے۔ غرضیکہ قیادت واضح ہو جانے کے بعد ہی ورلڈ آرڈر کا اعلان کیا گیا۔

کے اختلاف کو بیان کرو تو دل کٹتا ہے۔

ٹیکنالوجی کا جہاں تک تعلق ہے عراق کے علاوہ سارا عرب جہاں اللہ نے تیل کی اتنی دولت دی تھی اس وقت سائنس دانوں سے محروم ہیں تاجروں کی بھرمار ہے ہر قسم کا تاجر ملے گا۔ یہاں تک کہ 11 - 10 سال کی بچیوں کو خریدنے والے تاجر بھی ملیں گے لیکن نہ بیالوجی نہ فلکیات میں نہ فزکس میں نہ کیمسٹری میں نہ ریاضی میں کوئی آگے آتا نظر آیا۔ لے دے کہ ایک پاکستان میں چند سائنس دان دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے ایک چھوٹی سی ٹیکنالوجی میں ایک چھوٹا سا ورکشاپ قائم کیا ہے جس پر تمام غیر مسلم ممالک پاکستان کے درپے ہو چکے ہیں لیکن میں یہاں واضح کر دوں کہ جس طرح پاکستانی سائنس دانوں نے یہ پہچان بین الاقوامی سطح پر پیدا کی ہے ان کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں ہے

آیئے اس چیز کا کر کریں جو ممکن ہے۔ نمبر 1 ہر مسلمان ملک اپنے نظام میں عوام کو شامل کرے۔ اپنے ملک کو پر سکون ماحول دے اور اپنے ملک میں جہاں نماز اور روزہ قائم کرنے کا نعرہ لگاتے ہیں وہاں سائنس قائم کرنے کا نعرہ بھی لگائیں۔ آنحضورؐ کی سب سے مقبول دعا جو وہ پڑھا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

میری بھی خواہش اور دعا ہے کہ مسلمان ممالک آج ہی

مسلمان ممالک نے ابھی ہزار میل کی مسافت کا پہلا قدم بھی نہیں اٹھایا

مزید یہ کہ بیسویں صدی کی یہ دہائی اور آنے والی اکیسویں صدی ٹیکنالوجی کی صدی اور ٹیکنالوجی سے مراد نہ صرف نیوکلیر طاقت اور دور مار میزائل ہیں بلکہ خلا میں ٹیکنالوجی کی برتری کا مقابلہ ہے۔ آج ریاست ہائے متحدہ امریکہ سائنس دانوں کو تمام دنیا سے سہولتیں دے کر اپنے ملک میں جمع کر رہا ہے اور وہ ٹیکنالوجی کی برتری قائم کیئے ہوئے ہے پھر نظریاتی محاذ پر جمہوریت اور کشادگی اور مارکیٹ اکانومی کو مشرقی روس اور تیسری دنیا نے تسلیم کر لیا۔ یورپ اور باقی آزاد جمہوریت پہلے ہی اس کی قائل ہیں راستے میں صرف چین کی رکاوٹ، دکھائی دیتی ہے۔ بہرحال نظریاتی جنگ میں بھی امریکہ اعتماد سے نیو ورلڈ آرڈر کا ذکر کر سکتا ہے۔

اب آیئے اسلامی ممالک کی جانب۔ پہلا سوال اسلامی ممالک میں کسے قیادت حاصل ہے۔ کون کس کو قائد مانتا ہے۔ قیادت کی بات تو ایک طرف ذرا اختلافات پر نظر ڈالئے۔ عراق اور سعودی عرب کی محبت اور نزدیکی کتنی ہے اور اختلافات کتنا ہے اسے آج کون نہیں جانتا ہے۔ ایران کو کمزور کرنے کی اور نیچا دکھانے کے لئے کتنے مسلمان ممالک کوشش میں مصروف نہیں رہے۔ ترکی نے کب مغربی مارکیٹ میں شامل ہونے سے منہ پھیرا اور کیا ترکی کے اڈے سے جہاز اڑ کر عراق پر حملہ آور نہیں ہوئے۔ مصر نے عربوں اور دوسرے مسلمان ممالک کی خواہش کے خلاف اسرائیل کو تسلیم نہیں کر لیا۔ انڈونیشیا اپنی مصیبتوں میں تن تنہا مشرق وسطیٰ کے مسائل سے اجتناب کرتا دکھائی نہیں دیتا اور پھر پاکستان کے اندر نکتہ نظر

سائنس اور ٹیکنالوجی اپنانے میں لگ جائیں۔ انہوں نے ابھی ہزار میل کی مسافت کا پہلا قدم بھی نہیں اٹھایا ابھی تو وہ زمین کی چیزوں سے واقف نہیں ہوئے۔ گردوپیش سے واقف نہیں ہوئے۔ خلا میں امیروں کے گھروں پر لگے ہوئے وہ ڈش دیکھ رہے ہیں جو انہوں نے انہی مغربی ممالک سے بعوض خطیر رقم لگا رکھے ہیں اور شاید بہت سارے اس ڈش کی ٹیکنالوجی سے بھی واقف نہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا ڈاکٹر اور سرجری کے آپریشن کرانے کے لئے بھی تمام مسلمان امریکہ یا لندن جاتے ہیں اس لئے اپنے ملک میں سیاسی جھگڑوں کو ختم کر کے نئے ورلڈ آرڈر جس کا اعلان جارج بش نے کیا ہے اس کا بھڑکوں کے ذریعے نہیں نعروں کے ذریعے اعلان کے ذریعے نہیں بڑی خاموشی سے اور سر جھکا کر کام کرنے سے آغاز کریں۔ میں جنیوا کنونشن میں ڈیڑھ ماہ دنیا کے سو سے زیادہ ممالک کے نمائندوں کے درمیان اس وقت رہا جب خلیج کی جنگ جاری تھی میں نے وہاں سنا کہ ہم نے یعنی مغربی ممالک نے یا امریکہ نے روس کو چالیس بیالیس سالوں میں اس مقام پر پہنچا دیا کہ اس نے اعتراف شکست کر لیا لیکن مسلمان ممالک کو اپنے مقام تک پہنچانے میں ہمیں ایک ہفتہ بھی نہ لگا۔

اسرائیل جس سے ہمیں سخت عناد ہے اور جس سے دشمنی ہم پر واجب ہے انہوں نے اس نئے ورلڈ آرڈر کے لئے کیا اہتمام کیا وہ اپنے علم اور خاموش کوششوں کے ذریعے خود امریکہ کے نظام میں اس طرح سرایت کر گئے ہیں کہ کل جو بھی عالمی نظام آئے گا وہ ان کے مفاد کے خلاف نہیں آئے گا۔ اگر ہمارے پاس کچھ موجود ہے تو ہمارا یقین کہ ہمارا دین سچا ہے اگر ہمارے پاس کچھ موجود ہے تو وہ قرآن حکیم کی دعوت کہ تم تفکر کرو اور تسخیر کرو اگر ہمارے پاس کچھ موجود ہے تو عشق رسولؐ ہے جس پر ہم سب اکٹھے ہو سکتے ہیں اب اگر نئے عالمی نظام میں ہم نے ان تین چیزوں کا فائدہ نہ اٹھایا تو اگلے سالوں میں مسلمانوں کی کیا حالت ہو گی اس کا اندازہ قارئین خود کریں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس سے زیادہ مشکل وقت امت پر اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔

ڈاکٹر مبشر حسن (سابق مرکزی وزیر خزانہ)

جب کسی قوم میں نظریاتی اور فکری آزادی ہو جاتی ہے تو پھر اس قوم میں سائنس ٹیکنالوجی تشریح قوانین اور آرٹس کی ترقی کے شعبے کھل جاتے ہیں اور پھر نئی ٹیکنالوجی کی بنا پر اس کی پیداوار میں اضافے ہوتے ہیں اس کی فراوانی صحت بہتر ہوتی ہے اور وہ خوشحالی کے دور میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کی ایک بڑی شرط یہ ہے کہ فکری اور نظریاتی آزادی کے ساتھ ساتھ معاشرے میں عدل ہو۔ ریاست کو چلانے کے سلسلے میں اسلام کا بہت بڑا تحفہ ایک نظام عدل تھا۔ عدل سے مراد محض صحیح قانون کا ہونا اور ججوں کی صحیح کارکردگی نہیں عدل کے معنی زیادہ وسیع اور بلیغ ہیں۔ صحیح ہے کہ عدل انسان اور انسان کے درمیان لازمی ہے لیکن انسان اور غیر انسان کے درمیان، انسان اور نباتات کے درمیان، انسان اور حیوان کے درمیان۔ انسان کی ہر حرکت اور فیصلے کے درمیان اعتدال ضروری ہے صحیح نظام عدل کے بغیر فکری اور نظریاتی آزادی پروان نہیں چڑھ سکتی۔

عالمی اسلامی نظام سے یہ مراد کم از کم ماضی میں نہیں لی گئی کہ پورے نظام اسلام کی حکومت ایک ہو۔ ماضی میں اسلامی حکومتیں آپس میں لڑتی رہی ہیں جس طرح اپنی ترقی پذیری کے زمانے میں یورپ کی حکومتیں آپس میں لڑتی رہی ہیں۔ لہٰذا عالمی اسلامی نظام کے قیام کی کوشش میں یہ کہنا کہ حکومتیں ایک ہو جائیں شاید ایسی کارگر بات نہ ہو کیونکہ زیادہ تر حکومتیں غیر منصفانہ ہیں وہاں آبادیوں کی اکثریت اقلیت کے پیر تلے کچلی جا رہی ہے اور حاکم اقلیت مغربی دنیا کی طاقت اور معیشت کی

فکری اور نظریاتی آزادی کے ساتھ ساتھ معاشرے میں عدل ضروری ہے

ایجنٹ بنی ہوئی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے کہ کرہ ارض کی دولت سب قوموں کے لئے ہے نہ صرف وہ جو آج ہیں بلکہ جو آنے والی بھی ہیں یعنی آئندہ نسلوں کے لئے بھی ہے لیکن آج عالم اسلام کی تیل پیدا کرنے والی زمینوں کے مالک مختار کل بنے بیٹھے ہیں اور ان کی دولت مسلمانوں کے کام آنے کی بجائے مغربی دنیا کی رہزن کا شکار ہے۔

نیو ورلڈ آرڈر امریکہ کے صدر بش کے نیو ورلڈ آرڈر سے پاکستان کے لوگ بے حد غلط فہمی میں مبتلا ہیں مثلاً وہ یہ سمجھتے ہیں کہ پہلے امریکہ اور روس دو سپر پاورز تھیں اب روس پیچھے رہ گیا دنیا میں صرف امریکہ ہی سپر پاور بن گیا ہے اور جو امریکہ کہے گا یا چاہے گا وہ ہو گا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ امریکہ کی سبقت کا دور جو دوسری عالمی جنگ کے بعد شروع ہوا وہ 1968ء میں ختم ہو گیا

حکمت عملی میں روس اور امریکہ کے مقابلے میں برابر کا درجہ حاصل کر لیا اور زمین پر امریکہ کی تاریخ میں اسکو اپنی بھرپور طاقت کے استعمال کے باوجود ویت نام میں شکست نظر آنے لگی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں جاپان اور جرمنی نے امریکہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ امریکی معیشت پیچھے رہ گئی امریکہ دنیا کا سب سے بڑا قرض دار ملک بن گیا جو آج بھی ہے امریکی حکومت اس بات کے ناقابل ہو گئی کہ اپنا خرچ اپنی آمدنی کے مطابق کر سکے گزشتہ پندرہ بیس برس سے امریکی حکومت نوٹ چھاپ کر دن کاٹ رہی ہے امریکہ کی کمزوری کا نتیجہ عالمی سیاست پر کیا پڑا ہوا یہ کہ ایران عراق۔ کویت سعودی عربیہ اور مصر یعنی کہ تیل پیدا کرنے والے علاقے جو امریکی حکومت کی انگلیوں پر ناچتے تھے اور جن پر حکمرانی محض امریکی سفیر کے ذریعے کی جا سکتی تھی وہ سلسلہ قائم نہ رہا۔ امریکی طاقت کے ذریعے لبنان کو ختم کرنا پڑا۔ اردن کے علاقے پر قبضہ کرنا پڑا۔ صدر قذافی کے دارالحکومت پر بم پھینکنے پڑنے۔ ایران میں امریکی نظر بند چھڑانے کے لئے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے فوج کشی ناکام ہوئی۔ ایران کو سرکشی کی سزا دینے کے لئے اس پر عراق پر حملہ کرانا پڑا اور عراق کی بھرپور مدد کرنا پڑی لیکن پھر بھی یہ کچھ کافی ثابت نہیں ہوا اور امریکہ کو عراق کی چیں بلوانے کے لئے ایک نہایت عظیم اور وسیع فوجی کارروائی کرنا پڑی اور دوسرے ملکوں کی میدانی اور ہوائی فوج لانا پڑی تو پھر یہ کیسے تسلیم کیا جائے کہ امریکہ ان علاقوں میں تیس برس کے پہلے کے امریکہ سے زیادہ طاقتور ہے۔

اس بات سے یہ عیاں ہے کہ فوجی لحاظ سے امریکہ کمزور ہو گیا ہے نئے ورلڈ آرڈر کا مطلب یہ ہے کہ اب امریکہ اور مغربی یورپ یکجا ہو کر ہمارا استحصال کریں گے۔ ہمیں زبردستی قرض دیں گے اور اس کا سود وصول کریں گے۔ ہمیں مجبور کریں گے کہ ہم فلاں چیز بنائیں فلاں نہ بنائیں۔ وہ دنیا کی معیشت کا نظام اس طرح قائم کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اس کا صنعتی میدان میں ان چیزوں کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ جن میں نفع زیادہ ہو۔ ہم کپڑا بنتے رہیں دھاگہ کاتتے رہیں۔ قالین بنائیں۔ مچھلی اور دودھ پیدا کریں کھالیں اور جوتے بنائیں اور سٹیل بھی بنالیں۔ یہ وہ اشیاء ہیں جن میں منافع کمپیوٹر ٹی وی لیزر بنانے کے مقابلے میں ہزاروں فیصد کم ہیں۔ لہٰذا نیو ورلڈ آرڈر کا مطلب یہ ہے کہ ترقی شدہ دنیا غیر ترقی شدہ دنیا پر مل کر کنٹرول کر سکے لیکن یہ منصوبہ فیل ہو سکتا ہے بشرطیکہ غیر ترقی یافتہ دنیا بھی اپنی طاقت کے مضمرات سے واقف ہو جائے۔

شکریہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء

نئے احمدیہ سینٹر کے فون نمبر

AMIR 55 45 01, AMILA 55 45 17, LAJNA 55 43 40,

LOCALA 55 43 87, KHUDDAM-ANSARULLAH 55 11 73,

FAX 55 43 81

پتہ: MITTELWEG 43

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT ZENTRALE

FRANKFURT

ضروری اعلان

پشتو زبان میں ظہور امام مہدی، وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جیسے اہم مواضیع پر آڈیو کیسٹس دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ حضور انور کی بعض مجالس سوال وجواب اور اعتقادی مسائل پر حضور انور کی سیر حاصل تشریحات پر مشتمل بعض آڈیو کیسٹس بھی موجود ہیں۔ جن کو ضرورت ہو وہ اپنی ڈیمانڈ اپنے اپنے مشنوں کو دیں اور پھر ہر مشن احباب کی ڈیمانڈ اور اپنی مزید ضرورت کے مطابق یہاں آرڈر بھجوائیں تاکہ اس کے مطابق پھر کیسٹس یہاں سے بھجوادی جائیں۔

نصیر احمد قمر ـــــــ پرائیویٹ سیکرٹری

تجہیز وتکفین سے متعلق ضروری اعلان

مجلس شوریٰ کی سفارش اور حضور اقدس کی منظوری سے بوقت ضرورت تجہیز وتکفین اور میت کے بیرون ملک بھجوانے کے لئے ایک فنڈ قائم کیا گیا تھا۔ خاکسار نے جائزہ لیا ہے کہ بہت سی جماعتوں میں اس فنڈ کے لئے رقم جمع کرنے کے لئے یا تو سرے سے کام ہی نہیں ہوا یا بہت کم کوشش ہوئی ہے اس اعلان کے ذریعہ تمام صدران اور سیکرٹریان مال کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ ہر چندہ دہندہ سے دس مارک سالانہ کے حساب سے اس فنڈ کے لئے رقم جمع کریں اور اپنی اس کوشش کی رپورٹ خاکسار کو براہ راست بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے اپنے ریجنل امیر سے رابطہ قائم کریں۔

امیر جماعت ـــــــ جرمنی

اعلانات برائے شعبہ اشاعت

• ماہ اگست، ستمبر کا سالنامہ جلسہ سالانہ ۹۱ء کے موقع پر تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بقیہ جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے۔ جن جماعتوں کو ابھی تک یہ اخبار نہیں ملا براہ کرم شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ یاد رہے کہ اس اخبار کی قیمت ۲ مارک ہے۔

• جن احباب نے روحانی خزائن کا سیٹ خریدا ہے اور اُن کے ذمہ بقایا ہے ان احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی جماعت میں ادائیگی کر کے شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔

• اخبار "بدر" کے بقایاجات کی لسٹ قادیان سے موصول ہوئی تھی، ان خریداران کے نام بقایا رقم کے خطوط ارسال کئے گئے تھے۔ براہ کرم جلد رقم ادا کردیں۔

شعبہ اشاعت کا سٹور اور دفتر کھلنے کے اوقات

اتوار : ۱۰ بجے سے لے کر ایک بجے

بدھ : ۷ بجے سے لے کر ۹ بجے

اڈریس درج ذیل ہے۔

INDER RÖMER STADT-17

6000 FRANFURT/50

ٹیلی فون نمبر 069/58 8 71

• صدران جماعت سے گزارش ہے کہ ایڈریس کی تبدیلی اور اخبار کی تعداد میں تبدیلی کی صورت میں شعبہ اشاعت کو فوری مطلع کیا کریں۔

فلاح الدین خان ـــــــ نیشنل سیکرٹری اشاعت جرمنی

خدمت خلق کا نادر موقعہ

بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ہمیں ایسے افراد کی ضرورت ہے جو اپنے اپنے علاقہ میں بچوں کو احمدیت کی ابتدائی تعلیم سے متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم اور نماز باترجمہ سکھا سکیں۔ علاوہ ازیں خصوصی طور پر واقفین نو کو اردو اور عربی زبان پڑھا سکیں۔ جماعت احمدیہ کی بنیادی تعلیم سے واقفیت کے علاوہ قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ جاننا ایسے احباب کے لئے ضروری شرط ہے۔ ابتداء میں دو تین ہفتہ کے لئے اُنہیں ٹریننگ کے لئے مبلغین سلسلہ کے ساتھ رہنا ہوگا تاکہ وہ اپنی جماعتوں میں تدریس کی ذمہ داری احسن رنگ میں ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

ایسے احباب جو اس خدمت کو انجام دینے کے لئے تیار ہوں وہ اپنے کوائف اپنے صدران کی معرفت شعبہ تعلیم کو ارسال فرمائیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ کیا وہ دوسری جماعتوں کے لئے بھی اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں؟

طاہر محمود ـــــــ نیشنل سیکرٹری تعلیم جرمنی

موجودہ پتہ درکار ہے

اگر یہ اعلان مندرجہ ذیل دوست خود پڑھیں یا قارئین میں سے کسی کو ان کا موجودہ پتہ اور ٹیلی فون نمبر معلوم ہو تو دفتر امور عامہ جرمنی ناصر باغ سے رابطہ فرمائیں۔

۱ــــ محترم مظفر احمد ثاقب صاحب (تاریخ پیدائش ۵/۱۲/۵۴) جو کہ مرحوم ومغفور مولانا نور الحق انور صاحب ربوہ کے داماد ہیں اور ان کا پرانا پتہ یہ تھا۔

KURWEG-70, 5900 SIEGEN GERMANY

۲ــــ محترم میر عبدالماجد صاحب ولد محترم میر عبدالواحد صاحب (ریٹائرڈ ایس پی سکنہ شیخ پور ضلع گجرات) سکنہ ۳۴/۶ فیکٹری ایریا ربوہ حال وارد جرمنی۔

محمد عاقل خان ـــــــ سیکرٹری امور عامہ جرمنی

تقرر

مکرم نعیم احمد بشارت صاحب کو فرینکفرٹ ریجن کا زعیم اعلیٰ انصار اللہ مقرر کیا گیا ہے فرینکفرٹ ریجن کی تمام مجالس اُن سے رابطہ رکھیں اور مجلس کے کاموں میں اُن سے تعاون فرمائیں۔ اُن کا ایڈریس درج کیا جارہا ہے

HAUS GEHRINGSHOF 6404 NEUHOF 5

عبدالغفور بھٹی ـــــــ صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

خوشخبری

ہمارے ہاں سے ہر قسم کی

CAPS

جوگنگ سوٹ

جیکٹ

ٹی شرٹ

پاجامہ

Hallo! Unser Sonderpreis! Hallo! Unser Sonderpreis!

T-Shirts.
Tour-T-Shirts.

T-Shirt, weiß, 1. Qualität ....
T-Shirts einseitig ....
Sweatshirts ....
Freizeit-Gummizughosen,
aus Baumwolle (40 versch. Modelle) ....
Michael-Jackson-Jacken ....
jacken ....
Kinder ....
Batik, enge Hosen ....
und weite Hosen ....
Patchwork-Hosen ....
Motorrad-Lederjacken ....
Trilobal-Jogginganzüge,
Black & White ....
und viele andere Artikel mehr. Ein Besuch lohnt sich!

Fa. AZIZ GbR
Rudolf-Diesel-Str. 30 · 6900 Heidelberg
Telefon 0 62 21 / 2 79 49 od. 16 22 49 · Fax 0 62 21 / 2 16 79

Hallo! Unser Sonderpreis! Hallo! Unser Sonderpreis!

دستیاب ہیں

اس کے علاوہ مختلف اشیاء بارعایت خرید فرمائیں اور ایک دفعہ خدمت کا موقع دیں

آپ کی تشریف آوری کا شکریہ

Fa. AZIZ GbR
Rudolf-Diesel-Str. 30 · 6900 Heidelberg
Telefon (0 62 21) 16 22 49 u. 27 949

ضروری اعلان

دو عدد رسید بکس HILDESHEIM ریجن ہمبرگ کے سیکریٹری مال سے گم ہو گئی تھیں۔ تمام دوست مطلع رہیں کہ ان پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے اور اگر کسی کو ملیں تو فوری طور پر شعبہ مال نیشنل فرینکفرٹ کو اطلاع دیں۔ گم شدہ رسیدوں کے نمبر یہ تھے۔ بک نمبر ۳۴۶۷ از رسید نمبر ۱۷۳۰۱ تا ۱۷۳۵۰ تک، بک نمبر ۳۷۶۴ از رسید نمبر ۱۸۸۱۵۱ تا ۱۸۸۲۰۰ تک۔

محمد ریاض سیفی ——— ایڈیشنل سیکریٹری مال

اعلان برائے موصیان

مندرجہ ذیل موصیان خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

نام	وصیت نمبر	نام	وصیت نمبر
مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ	۸۲۰۶	ہدایت اللہ ناصر صاحب	۲۲۳۶۲
چوہدری شریف احمد صاحب	۷۶۲۸	رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ	۱۷۳۳۸
امتہ الحفیظ زوجہ ملک محمد اکرم صاحب	۱۸۰۵۹	فیروز خان صاحب	
مکرمہ احمد بی بی صاحبہ	۱۹۳۶۵	عبد الغفار خان صاحب	۶۴۶۷
چوہدری حمید احمد صاحب	۲۲۱۶۸		

رشید احمد جوئیہ ——— سیکریٹری وصایا

شکریہ احباب

جون ۱۹۹۱ء کے مہینے میں میرے سسر محترم کرامت اللہ خان صاحب آف مانسہرہ (پاکستان) دیگر عزیزوں کے ساتھ میری خوشدامن صاحبہ کا جسدِ خاکی مانسہرہ سے ربوہ لے جا رہے تھے کہ راستے میں مونگ رسول ہیڈ ورکس پر سواریوں والی ویگن بے قابو ہو کر نہر میں گر پڑی جس کے نتیجہ میں آپ کا بمعہ آٹھ دیگر عزیز و اقارب و بچگان کا انتقال ہو گیا۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعُون۔

بہت سے احباب جماعت و خواتین نے گھر آکر یا بذریعہ فون ہمارے ساتھ تعزیت کی ہے جس سے ہمیں کافی صبر اور اطمینان قلب نصیب ہوا ہے۔ بذریعہ اخبار احمدیہ خاکسار اُن سب عزیز بھائیوں اور بہنوں کا شکر گذار ہے جنہوں نے اس صبر آزما مرحلہ پر ہماری ڈھارس بندھائی۔ نیز سب قارئین اخبار احمدؐ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور حافظ و ناصر ہو۔

بیگم و جمیل احمد گل ——— نیوز السٹراسے، آفن باخ

تبلیغی لیکچر کا اہتمام

جماعت بوپارڈ کے زیرِ انتظام بوپارڈ میں واقع ایک سکول EV. FACHSCHULE FÜR SOZIALWESEN BILDUNGSGANG FÜR ERZIEHER کی درخواست پر سکول میں زیر تربیت کنڈر گارڈن کی استانیوں کے لئے اسلام پر لیکچرز کا ایک پروگرام تشکیل دیا گیا۔ یہ لیکچرز مورخہ ۱۲ ستمبر اور ۱۹ ستمبر ۱۹۹۱ء کو ہوئے۔ ان لیکچرز میں مورخہ ۱۲ ستمبر کو مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور ۱۹ ستمبر کو مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب تشریف لائے۔ ہر دو احباب نے اسلام کے بنیادی تصورات کی روشنی میں تقاریر فرمائیں اور زیرِ تربیت استانیوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ ہر دو لیکچرز ۲، ۳ گھنٹوں پر مشتمل تھے۔ ان لیکچرز میں سکول کے ڈائریکٹر نے بھی شرکت کی اور تمام حاضرین نے انتہائی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس سلسلے کا آخری لیکچر ماہ نومبر کی ۷ تاریخ کو ہوگا۔ اس لیکچر کے مقرر کا تقرر ابھی باقی ہے۔

خلیق سلطان انور ——— جنرل سیکریٹری جماعت بوپارڈ

گیسٹ ہاؤس قادیان

احباب کو علم ہے کہ امسال قادیان میں جلسہ سالانہ کے آغاز کو سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس موقعہ پر پوری دنیا سے بکثرت احمدی قادیان میں بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہاں رہائش کے لئے مختلف گیسٹ ہاؤس تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اب تعمیراتی کام آخری مراحل میں ہے۔ جماعت جرمنی بھی خدا کے فضل سے ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر کر رہی ہے۔ جرمنی میں آباد تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو حسبِ توفیق اس گیسٹ ہاؤس کی تعمیر میں مالی اعانت کے ساتھ حصّہ لینا چاہیئے۔ جس قدر ممکن ہو نقد ادائیگی کر کے ثواب حاصل کریں۔

محمد احمد گردیزی ——— نیشنل سیکریٹری مال

سو مساجد سکیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال گزرنے پر جماعت احمدیہ جرمنی نے تشکر کے طور پر جرمنی میں سو مساجد تعمیر کرنے کا عزم کیا تھا۔ یہ سکیم سر دست دس سال کے لئے جاری کی گئی تھی۔ احباب کو اس اہم ذمہّ داری کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے اور ہر ماہ ہر احمدی کو اس بابرکت تحریک میں حسبِ توفیق ضرور چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ جتنی اس سکیم میں رقم اکٹھی ہو گی اتنی جلدی تعمیراتی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

محمد ریاض سیفی ——— ایڈیشنل سیکریٹری مال

تصاویر

حضور کے دورہ جرمنی مئی اور اگست ۱۹۹۱ء کی حضور کے ساتھ انفرادی ملاقاتوں کی تصاویر لندن سے موصول ہو چکی ہیں۔ احباب اپنی شناخت کے لئے ایک تصویر بھجوا کر اپنی گروپ فوٹو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے متعدد بار درخواست کی جا چکی ہے کہ یہ کام ٹیلی فون پر ممکن نہیں۔ احباب خط لکھ کر اور ساتھ اپنی فوٹو بھجوا کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

عبد الرشید بھٹی ——— جنرل سیکریٹری جماعت جرمنی

سمعی و بصری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جنوبی امریکہ کے دوران دیئے جانے والے خطبات اب موصول ہوئے ہیں اور دوستوں کو ارسال کئے جا رہے ہیں۔ اس بارے میں لوگوں نے بکثرت فون پر دریافت کیا تھا۔ اخبار کی اشاعت تک اگر کسی دوست کو یہ خطبات نہ ملے ہوں تو شعبہ سے رابطہ کر کے دوبارہ منگوا لیں۔

منور احمد بنگوی ——— سیکریٹری سمعی و بصری

فرینکفرٹ میں مٹھائیاں بنانیوالا آپ کا اپنا نام

ہر خوشی کے موقع پر خدمت کا موقع دیں۔

لڈو ★ برفی ★ رسگلے ★ گلاب جامن

بادام کی برفی ★ لڈو موتی چور ★ شکر پارے

بالوشاہی ★ میسو ★ جلیبیاں ★ کراچی حلوہ

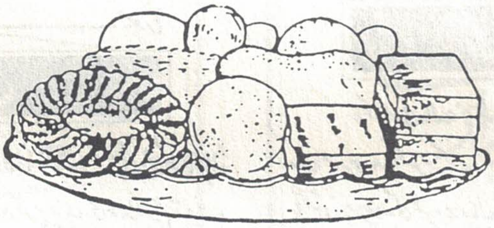

حاجی محمد اکمل

پروپرائیٹر

سموسے ★ پکوڑے ★ نمک پارے ★ شامی کباب

ایک دفعہ خدمت کا موقع دیں آپ کی تشریف آوری

کا شکریہ

ASC 1974

The Quality Sweet Manufacturers

AKMAL SWEET CENTRE

Kaiserstr. 53

6000 Frankfurt/Main Tel. 069/234847 u. 556394

درخواستِ دُعا

مکرم داؤد احمد خان آف ORTENBERG ایک لمبے عرصہ سے علیل ہیں تاحال اُن کی بیماری میں کوئی افاقہ نہیں۔ احباب سے خصوصی طور پر اُن کی صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ——— (ادارہ)

مکرم عبدالباسط گردیزی صدر جماعت PFUNGSTADT کا پتّہ کا اپریشن ہوا تھا۔ اُن کی طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت اُن کی کامل شفایابی اور بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سعید اللہ خان ——— ALSBACH

شادی خانہ آبادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم شاہد محمود آف میونخ کی شادی عزیزہ یاسمین حمید کے ساتھ مورخہ ۷ ستمبر ۹۱ء کو بخیر وخوبی انجام پائی ہے۔ احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صلاح الدین خان ——— میونخ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۱۱ جولائی ۱۹۹۱ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے بچّی کا نام نادیہ نصیر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالکریم آف میرپور خاص کی پوتی اور مکرم بشیر احمد طور آف کھاریاں کی نواسی ہے۔ عزیزہ تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔

نصیر الدین ——— STUTTGART

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۷ اگست ۹۱ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور نے بچّی کا نام شفقت غزالہ احمد رکھا ہے۔ نومولود چوہدری فضل الدین مرحوم (فضل شاپ) کی پوتی اور مکرم شیخ سمیع اللہ آف ربوہ کی نواسی ہے۔

مبارک احمد خالد ——— LAHR

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ جولائی ۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچّے کا نام حضور نے فلاح الدین عباسی رکھا ہے۔ نومولود مکرم بشیر الدین عباسی آف کراچی کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۶ مئی ۹۱ء کو ہمارے ہاں ایک بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچّے کا نام نبیل احمد حضور نے رکھا ہے۔ عزیزم وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ملک عبدالسلام آف کراچی کا پوتا اور مکرم سلطان احمد آف کوئٹہ کا نواسہ ہے۔

مبشر احمد اسلام، تہمینہ احمد ——— ہنوور

خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۶ جولائی بروز جمعۃ المبارک کو پہلے بیٹے کی ولادت ہوئی ہے۔ حضور اقدس نے بچّے کا نام رمیز احمد رکھا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

حافظ عبدالحمید ——— ہنوور

○ مکرم مبارک احمد شاہد آف BITBURG کو اللہ تعالیٰ نے ۸ جولائی ۹۱ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور نے بچّی کا نام معانیہ احمد رکھا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری شیر محمد وڑائچ ضلع گجرات کی پوتی ہے۔ بچّی وقفِ نو میں شامل ہے۔

قارئین اخبار احمدیہ سے اِن تمام نومولود کے لئے دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اِن کو بلند اقبال بنائے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

آمین

خاکسار کی بیٹی عزیزہ عظمیٰ کوثر نے پونے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں احباب جماعت و افرادِ خاندان نے شرکت کی محترم یحییٰ امیر صاحب ہمبرگ نے دُعا کروائی۔

بشیر احمد شاہد ——— STADE

خاکسار کے دو بچّوں عزیزم فہیم احمد ڈار عمر ۸ سال اور عزیزہ شمائلہ ڈار عمر ۶½ سال نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

عبدالعلیم ڈار ——— جرمنی

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم صاحب آف دارالبرکات ربوہ مورخہ ۸ اکتوبر کو دوپہر دو بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ وہ طویل عرصہ سے نرسنگ کے شعبہ سے منسلک تھیں۔ وفات کے روز بھی وہ ایک ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں گئی ہوئی تھیں، وہاں پر ہی دل کے دورے سے اُن کی وفات ہوئی۔ اُن کے جنازہ میں کثیر تعداد میں اہل ربوہ نے شرکت کی۔ احباب جماعت سے اُن کے بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خالد محمود ——— سالم ٹال جرمنی

میرے بہنوئی (جو میرے تایا زاد بھائی بھی تھے) مکرم محمد علی خان مورخہ ۲۸ اگست کو کوئٹہ میں بعمر ۹۰ سال وفات پاگئے ہیں اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ مرحوم بہت سی اخلاقی خوبیوں کے مالک تھے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ سب بچّے شادی شدہ ہیں۔ اُن کی ایک صاحبزادی جرمنی میں مقیم ہیں۔ احبابِ جماعت سے بھائی مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمٰن خان ——— فرینکفرٹ

خاکسار کے ماموں مکرم مرزا انور بیگ ۱۶ اگست کو لاہور میں وفات پاگئے ہیں۔ ان کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔ اسی طرح خاکسار کی خالہ مکرمہ مبارکہ بیگم اہلیہ مرزا محمد لطیف بیگ آف پتوکی ۲۸ اگست کو پتوکی میں وفات پاگئیں آپ کی تدفین پتوکی میں عمل میں آئی۔ تمام احباب جماعت سے ہر دو بزرگان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمود الزمان عباسی ——— فرینکفرٹ

خاکسار کی والدہ محترمہ مکرمہ ساجدہ ریحانہ بیگم اہلیہ مکرم مقصود احمد خان صاحب مرحوم واقف زندگی گذشتہ دنوں کراچی میں وفات پاگئیں۔ بوجہ موصیہ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ اُن کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مُعز احمد خان ——— WALLDORF

شاعر کا استخارہ

جماعت احمدیہ کے بزرگ شاعر محترم قیس مینائی صاحب ماہ جولائی میں وفات پا گئے تھے۔ اپنی وفات سے چند روز قبل جو نظم آپ نے اشاعت کے لئے ارسال کی وہ ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے ———— (ادارہ)

کیا تصوّر میں استخارہ تو دیکھا میں نے عجب نظارہ
کھڑی ہے اک نوجواں حسینہ مثالِ تصویر ماہ پارہ
بڑے وقار اور تمکنت سے کھڑی ہے مالا گلے میں ڈالے
چمک دمک اور روشنی میں ہر ایک موتی ہے اک ستارہ

جو نام پوچھا تو احمدیت مقام پوچھا تو قادیاں ہے
جو کام پوچھا محمدیت حدود پوچھیں تو کل جہاں ہے
قدم جمائے وہ دے رہی ہے دلوں کو اک درس استقامت
کہ ہر مسلمان مرد و عورت کے سامنے ایک امتحاں ہے

حسین معصومہ احمدیت صداقتوں پر اڑی ہوئی ہے
کہ جیسے مکّہ کی وادیوں میں کوئی پہاڑی کھڑی ہوئی ہے
احمدی ہیں اُسی کے موتی اُسی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں
گلے میں تنظیم کی جو اُس کے حسین مالا پڑی ہوئی ہے

اسی طرح کاش کل مسلماں درست اپنا نظام کر لیں
مٹا کے تفریق فرقہ بندی شعار تبلیغ عام کر لیں
وہ عظمتِ رفتہ جو چھپی ہے نظامِ وحدت کے فلسفہ میں
اُسی کو پھر بے نقاب کر کے بلند اپنا مقام کر لیں

بیان سادہ سلیس اُردو لطیف و رنگین استعارہ
نہ سمجھے اے قیس اب بھی کوئی تو اس میں کیا ہے مرا اجارہ
نظام عالم بدل کے رکھ دیں نظام نو کے ستون بن کر
جو سمجھیں خدّامِ احمدیت مرا کنایہ مرا اشارہ

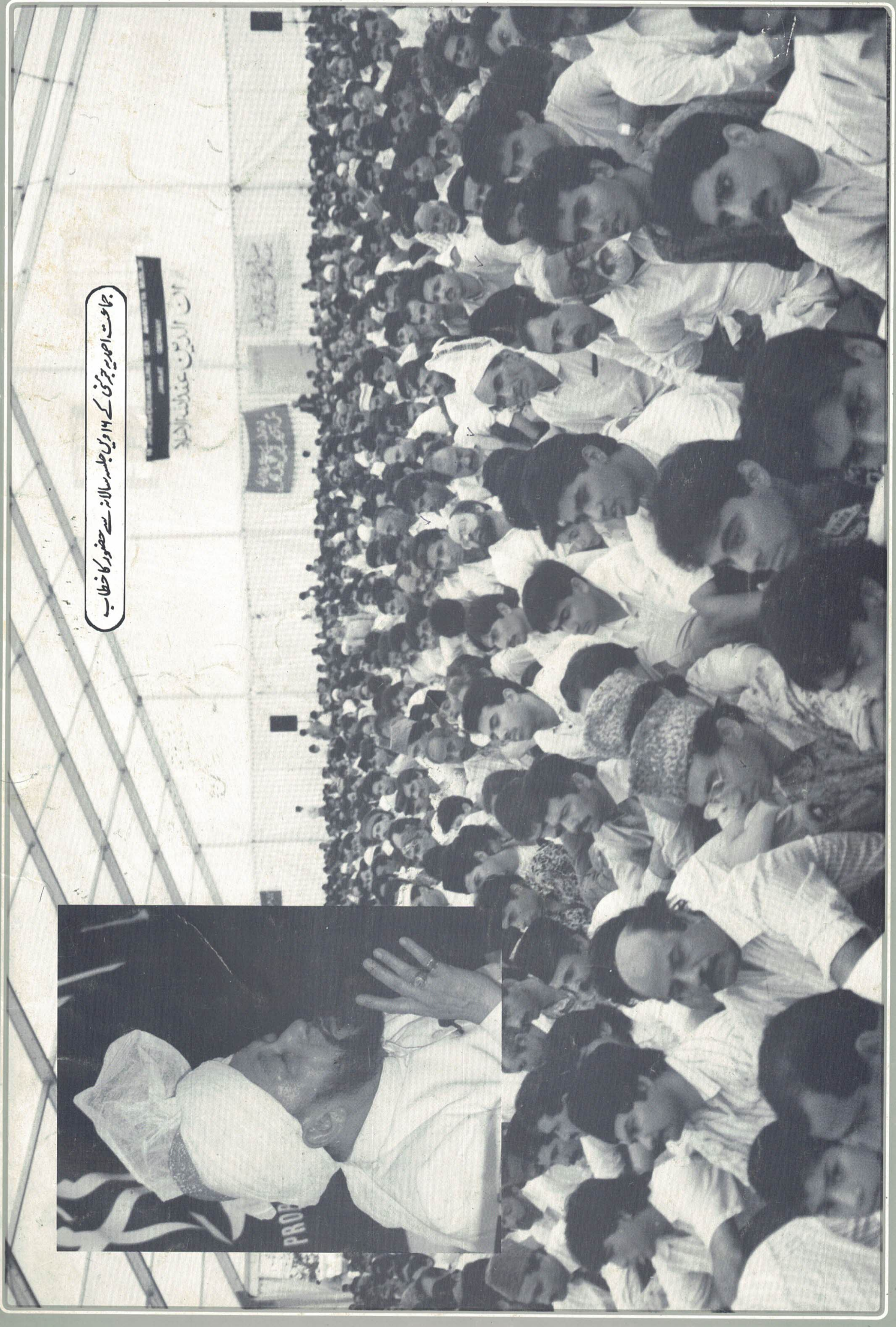

Herausgeber (Publisher): Abdullah Wagishauser, · Babenhäuser Landstr. 25 · D-6000 Frankfurt am Main 70
Tel. (0 69) 68 14 85 / 68 10 62 · Fax (0 69) 68 65 04 · Telex 41 6187 islam d · Telegr.-Adr.: »Islam« Frankfurt/M.